عمران سیریز
ریڈ سرکل
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران ----- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/90 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ریڈ سرکل" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایسے کارنامے پر مبنی ہے جس میں انہوں نے انتہائی ہنگامہ خیز حالات میں مشن کی تکمیل کے لئے بھرپور جدوجہد کی ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں دفاعی انقلابی ایجادات کی دوڑ سی لگ گئی ہے۔ سپر پاورز نت نئے دفاعی انقلابی ہتھیار تیار کرنے میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔ اس لئے موجودہ سائنسی دور میں ایسے انقلابی اور دفاعی فارمولوں کی چوری اور ان پر کام کرنے والے ماہر سائنسدانوں کا اغوا انتہائی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ سپر پاورز گو خود تو ایسے انقلابی اور دفاعی ہتھیار تیار کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بات بھی برداشت نہیں کرتے کہ کوئی دوسرا ملک خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں ایسے انقلابی دفاعی فارمولوں پر کام کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دوسرے کے فارمولوں کی چوری اور سائنسدانوں کے اغوا کی وارداتیں انتہائی اعلیٰ پیمانے پر ہوتی رہتی ہیں۔ موجودہ ناول بھی ایسی ہی ایک جدوجہد پر مبنی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے اعلیٰ معیار پر یہ ناول بھی ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے۔ کیونکہ آپ کی آراء واقعی میرے لئے رہنمائی کا باعث بنتی ہیں البتہ

ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

جوہرآباد ضلع خوشاب سے حاجی عبدالغفور لکھتے ہیں۔" میں آپ کا پرانا قاری ہوں۔آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔آپ نے ناول "ڈومنائی" میں ایک قاری صاحبہ کے خط کا جواب دیتے ہوئے اپنے جواں مرگ بیٹے فیصل جان کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ ایک باپ کے خیالات ہیں حالانکہ آپ کو خط کا جواب مصنف کے طور پر دینا چاہئے تھا اور بطور مصنف ایسے خیالات کا اظہار نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ صبر شکر سے کام لینا چاہئے تھا۔امید ہے آپ آئندہ ضرور خیال رکھیں گے"۔

محترم حاجی عبدالغفور صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔"ڈومنائی" ناول کی چند باتوں میں قاری صاحبہ کے خط کے جواب میں جو کچھ لکھا وہ واقعی میرے ذاتی خیالات تھے لیکن آپ نے شاید قاری صاحبہ کے خط کو غور سے نہیں پڑھا۔اس میں انہوں نے جو پرخلوص تجویز پیش کی تھی اس کا تعلق صرف مصنف کی حد تک نہ تھا۔باقی رہا صبر و شکر۔تو اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔آپ بھی میرے حق میں دعا کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ترنڈہ محمد پناہ ضلع رحیم یار خان سے سویرا مجید، ارسل مجید، نیلم مجید، ہما اور حمیرا عنبرین اپنے علیحدہ علیحدہ خطوط میں لکھتی ہیں۔" آپ کے ناول ہمیں اتنے پسند ہیں کہ تعریف کے لئے الفاظ نہیں مل رہے۔ عمران جب ایکسٹو کے روپ میں صدر مملکت کی میٹنگ میں جاتا ہے تو عمران کے والد سر عبدالرحمان بھی اس کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔یہ غیر اخلاقی بات ہے کہ باپ بیٹے کے احترام میں کھڑا ہو۔آپ عمران کو کہیں کہ وہ جولیا کو تنگ نہ کیا کرے۔اس سے ہمارا دل بے حد دکھتا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہماری سمجھ میں بالاتر ہے کہ کتنی ہی مرتبہ عمران کا فلیٹ تباہ ہوا مگر دوسرے ناول میں عمران کا پھر وہی فلیٹ ہوتا ہے۔کیا عمران اتنی جلدی فلیٹ تیار کرا لیتا ہے۔امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترمہ سویرا مجید، ارسل مجید، نیلم مجید، ہما اور حمیرا عنبرین صاحبہ۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔آپ کی شکایت سر آنکھوں پر۔لیکن آپ نے شاید غور نہیں کیا کہ عمران میٹنگ میں بطور ایکسٹو شامل ہوتا ہے بطور عمران نہیں اور سر عبدالرحمان ایکسٹو کے احترام میں کھڑا ہوتے ہیں عمران کے احترام میں نہیں۔اس لئے باپ بیٹے کا یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔جہاں تک عمران کے جولیا کو تنگ کرنے کی شکایت ہے تو آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ عمران جب سنجیدہ ہو جاتا ہے تو جولیا خود پریشان ہو جاتی ہے۔اس سے آپ خود سمجھ سکتی ہیں کہ کیا جولیا کو واقعی عمران سے شکایت پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔مزید براں آپ نے عمران کے فلیٹ کے اتنی جلدی دوبارہ بن جانے والی جو بات کی ہے تو آپ کو نیا ناول

آئندہ ۔۔ پڑھنے کو مل جاتا ہے لیکن آپ نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا کہ جس مشن میں عمران کا فلیٹ تباہ ہوتا ہے اس کے بعد والے مشن میں جب عمران کا فلیٹ سامنے آتا ہے تو کتنا وقفہ ہوتا ہے ورنہ آپ کو یہ شکایت پیدا نہ ہوتی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد سے صفدر عباس عطاری اور کیپٹن شکیل لکھتے ہیں۔ "ہم کافی عرصے سے عمران سیریز کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہمارا گھرانہ اسلامی اور مذہبی ہے اور آپ کے ناولوں کے سرورق پر لڑکی کی تصویر دیکھ کر سب آپ کے ناولوں کو پڑھنے سے روکتے ہیں۔ آپ برائے مہربانی لڑکی کی تصویر شائع نہ کیا کریں"۔

محترم صفدر عباس عطاری اور کیپٹن شکیل صاحبان۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو کئی بار اس سلسلے میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ سرورق پر کسی بھی خاتون کے چہرے کی تصویر ہوتی ہے صرف چہرے کی اور یقیناً اس بات سے آپ بھی متفق ہوں گے کہ صرف چہرے کی تصویر تو کسی صورت اخلاقیات کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

دنیا پور لودھراں سے راؤ تصور علی بابو لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "ہارچ" واقعی کسی تحفے سے کم نہ تھا۔ کافی عرصے کے بعد عمران اس انداز میں جدوجہد کرتا ہوا بے حد اچھا لگا البتہ ایک بات کی وضاحت چاہوں گا کہ جب عمران یا اس کے ساتھی تشدد کرتے ہوئے کسی کی آنکھ نکال دیتے ہیں اور پھر اسے فون کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو اس قدر تکلیف کے دوران وہ شخص اپنے لہجے اور آواز پر کیسے قابو پا سکتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم راؤ تصور علی بابو صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی مطلوبہ وضاحت کا تعلق ہے تو محترم۔ سب سے زیادہ خوف انسان کو موت سے آتا ہے اس لئے ایسے حالات میں بھی وہ شخص موت سے بچنے کے لئے اپنے آپ پر قابو پا لیتا ہے ورنہ عام حالات میں تو ظاہر ہے وہ بات کرنے کے قابل بھی نہیں رہ سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ ادو سے عامر قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کی تعریف ناقابل بیان ہے۔ آپ نے سپیشل نمبر "ڈومنائی" لکھا ہے۔ ایسا ناول لکھنا واقعی آپ کا ہی کام تھا البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے جوانا کے کردار اور عمران کے مارشل آرٹ اور سنگ آرٹ کو طویل عرصہ سے نظرانداز کر رکھا ہے۔ امید ہے آپ یہ شکایت ضرور دور کریں گے"۔

محترم عامر قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت عمران تک پہنچا دی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ عمران موقع ملتے ہی آپ کی اس شکایت کا ازالہ کر دے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

صبور شریف ضلع گجرات سے غلام مرتضیٰ علی لکھتے ہیں۔ "آپ نے

ریڈ آرمی نیٹ ورک میں ماسٹر سکاٹا کا کردار پیش کیا تھا جس نے
فائٹ میں عمران کو شکست دی تھی لیکن طویل عرصہ گزر گیا ہے ،
سکاٹا دوبارہ سامنے نہیں آیا۔ آپ جلد از جلد کسی آنے والے ناول میں
ماسٹر سکاٹا کی فائٹ عمران سے کرائیں جس میں عمران ماسٹر سکاٹا کو
شکست فاش دے کیونکہ ہم کسی صورت بھی یہ گوارہ نہیں کر سکتے کہ
عمران کسی سے فائٹ میں شکست کھائے"۔

محترم غلام مرتضیٰ علی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے
ساتھ ساتھ بے شمار اور قارئین کا بھی مسلسل یہی مطالبہ ہے کہ ماسٹر
سکاٹا اور عمران کے درمیان دوبارہ فائٹ پیش کی جائے لیکن آپ نے
یہ شرط بھی رکھ دی ہے کہ اس فائٹ میں جیت لازماً عمران کی ہو۔ یہ
شرط خاصی سخت ہے کیونکہ فائٹ میں نتیجہ کس کے حق میں نکلتا ہے۔
اس بارے میں پیشگی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال میں کوشش کروں
گا کہ ان دونوں کے درمیان کسی ناول میں فائٹ سامنے آسکے۔ امید
ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

صفدر جمعہ نماز پڑھ کر مسجد سے باہر آیا ہی تھا کہ ایک طرف
کھڑے ہوئے ایک بزرگ آہستہ سے اس کی طرف بڑھے۔

"مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ کیا آپ مجھے وقت دیں گے"۔ اس
بزرگ نے صفدر کے قریب آکر انتہائی دھیمے لہجے میں کہا تو صفدر بے
اختیار چونک پڑا۔

"مجھ سے کچھ کہنا ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں"...... بزرگ نے اسی طرح دھیمے لیکن پروقار سے لہجے
میں کہا۔

"تو پھر آئیے میرے ساتھ۔ میرا فلیٹ قریب ہی ہے۔ وہاں بیٹھ
کر بات ہو گی"...... صفدر نے بزرگ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
بزرگ کا لباس دھلا ہوا ضرور تھا لیکن صاف دکھائی دے رہا تھا کہ
اسے استعمال ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ بزرگ کے سر پر کپڑے

ٹوپی تھی۔ سفید داڑھی، سفید بھنوؤں اور سفید بالوں کی وجہ سے وہ خاصے باوقار لگ رہے تھے۔

"جی اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو"...... بزرگ نے کہا۔

"نہیں جناب۔ کیسی تکلیف۔ آئیے"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ اس بزرگ کو لے کر قریب ہی ایک بلڈنگ میں پہنچ گیا۔ اس بلڈنگ میں اس نے حال ہی میں فلیٹ لیا تھا۔ چونکہ ایکسٹو کی طرف سے تمام ممبران کو حکم تھا کہ وہ دو تین ماہ بعد اپنی رہائش گاہ بدل لیا کریں اس لئے سب ممبران دو یا تین ماہ بعد لازماً رہائش گاہیں بدل لیا کرتے تھے اور صفدر کو اس فلیٹ میں آئے ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا تھا۔

"تشریف رکھیں"...... صفدر نے فلیٹ کا تالا کھول کر بزرگ کو اندر بڑے کمرے میں لے جاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... بزرگ نے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ صفدر نے ریفریجریٹر سے جوس کے دو ڈبے اٹھائے اور ان میں سٹرا ڈال کر ایک ڈبہ اس نے بزرگ کے سامنے رکھا اور دوسرا ہاتھ میں پکڑے وہ سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی اب فرمائیے۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا نام جواد حسین ہے اور میں یہاں سے قریب ایک بلڈنگ میں رہتا ہوں۔ آپ یہاں نئے آئے ہیں اور آپ سے ملاقات وقتاً فوقتاً مسجد میں ہی ہوتی ہے لیکن آپ کے چہرے پر نمایاں شرافت اور

پاکیزگی بتا رہی ہے کہ آپ صالح اور دیندار آدمی ہیں اس لئے میں نے کئی دن کی سوچ بچار کے بعد آج آپ سے مخاطب ہونے کی جرأت کی ہے"...... بزرگ نے بڑے دھیمے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ آپ میرے بزرگ اور باپ کی جگہ ہیں۔ آپ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ صفدر نے اس کے دھیمے اور پروقار لہجے سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ریلوے سے بطور آفیسر ریٹائر ہوا تھا اور مجھے ریٹائر ہوئے اٹھارہ سال ہو گئے ہیں۔ میرے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ دونوں بیٹیوں کی میں نے دوران ملازمت ہی شادی کر دی تھی اور وہ دونوں الحمدللہ اپنے اپنے گھروں میں خوش و خرم آباد ہیں۔ دونوں بیٹے غیر ملک چلے گئے ہیں اور وہیں سیٹل ہو گئے ہیں۔ اب میں اور میری بیوی ہم دونوں اس بلڈنگ کے ایک فلیٹ میں رہتے ہیں۔ فلیٹ میرا خرید کردہ ہے اور ہمسائے بہت اچھے ہیں اس لئے الحمدللہ ہمیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہے لیکن ایک ماہ پہلے ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے ہمیں انتہائی پریشان کر دیا۔ پھر چند روز ٹھہر کر دوبارہ ایسا ہوا ہے اور اب تک تین بار ایسا ہو چکا ہے"...... جواد حسین نے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... صفدر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تو یہ سن لیں کہ میرے دونوں بیٹے ایکریمیا کی ایک دور

دارالریاست ہاسٹن میں رہتے ہیں۔ ہاسٹن میں کان کنی کی صنعت عروج پر ہے اور میرے دونوں بیٹے وہاں سپروائزر ہیں۔ ان میں سے بڑے کا نام کمال حسین اور چھوٹے کا نام جمال حسین ہے۔ دونوں ہاسٹن کے ایک شہر یونک ہل میں رہتے ہیں۔ انہوں نے وہاں پاکیشیائی خاندانوں میں شادیاں کی ہیں اور اب دونوں کے دو دو بچے ہیں۔ سالوں بعد کبھی کبھار وہ یہاں آجاتے ہیں اور ایک آدھ ماہ ہمارے پاس رہ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ ایک ماہ پہلے ایک فون کال آئی۔ وہ میں نے اٹنڈ کی۔ بولنے والے نے اپنا نام ولیم بتایا۔ اس نے بتایا کہ وہ ایکریمیا کی ریاست ہاسٹن کے دارالحکومت لاسٹن سے بول رہا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس ہاسٹن انٹرنیشنل بینک سے لائی گئی بھاری رقم جہاں دفن کی گئی ہے وہاں کا نقشہ موجود ہے اور میں یہ نقشہ انہیں بھجوا دوں۔ اس نے پتہ بھی بتایا جو کہ راک کلب کا تھا۔ راک کلب لاسٹن۔ میں نے اسے بتایا کہ میں تو زندگی میں کبھی بھی ہاسٹن نہیں گیا اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ وہاں کوئی انٹرنیشنل بینک ہے اور نہ وہاں سے کوئی رقم لائی گئی ہے اور کہیں دفن کی گئی ہے اور نہ ہی میرے پاس ایسا کوئی نقشہ ہے تو اس نے کہا کہ یہ نقشہ بنانے والا ایک آدمی ڈارسن نقشہ لے کر پاکیشیا سے فرار ہو رہا تھا اور پھر وہاں ٹرین کے حادثے میں ہلاک ہو گیا اور ہم نے تصدیق کر لی ہے کہ اس ڈارسن کو ہسپتال تم نے پہنچایا تھا اور پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کی جیب سے وہ نقشہ غائب کر دیا گیا تھا۔

تب سے ہم تمہیں تلاش کرتے رہے ہیں اور اس نے کہا کہ ہمیں اطلاع مل چکی ہے کہ تمہارے دو بیٹے ہاسٹن کے شہر یونک ہل میں رہتے ہیں۔ اگر میں نے وہ نقشہ نہ دیا تو ان دونوں کو ان کے خاندانوں سمیت ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ یہ بات درست ہے کہ میں آج سے چھ ماہ قبل اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے رسول پورہ جا رہا تھا کہ ٹرین کا حادثہ ہو گیا اور ٹرین کی دو بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔ میں نے بھی زخمی اور ہلاک ہونے والوں کے لئے کام کیا۔ ایک غیر ملکی کو میں نے بوگی سے نکال کر ایمبولینس میں ڈالا تھا اور ایسا کرتے ہوئے اس کی جیب سے ایک ڈبیہ گر گئی تھی جو بعد میں مجھے نظر آئی۔ میں نے اسے اس لئے اٹھا لیا کہ ہسپتال جا کر اس غیر ملکی کے بارے میں معلوم کر کے اسے دے دوں گا کیونکہ وہ ڈبیہ میرے تو کسی کام کی نہ تھی۔ پھر میں نے ایسا ہی کیا مگر چیکنگ پر اس غیر ملکی کا مجھے علم نہ ہو سکا اور میں خاموش ہو گیا۔ وہ ڈبیہ میں نے ویسے ہی بینک لاکر میں رکھ دی کہ شاید کبھی وہ غیر ملکی مل جائے تو اس کی امانت میں اسے لوٹا دوں گا۔ جب یہ فون کال مجھے ملی تو مجھے اس ڈبیہ کا خیال آ گیا کہ شاید اس میں کوئی نقشہ ہو جسے وہ غیر ملکی طلب کر رہا ہے۔ میں نے لاکر سے وہ ڈبیہ نکالی۔ اسے کھولا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس میں ایک مائیکرو فلم تھی۔ میں نے اپنے ایک دوست کی معرفت مائیکرو فلم پروجیکٹر حاصل کر کے اس کو چیک کیا تو اس میں ایک فیملی کی نجی

تصاویر تھیں۔ ایک عورت ایک مرد اور دو چھوٹے بچے ۔ مختلف مقامات پر ان کی تصویریں بنائی گئی تھیں اور پھر میں نے یہ فلم واپس ڈبیہ میں رکھ کر ڈبیہ کو دوبارہ لاکر میں رکھ دیا۔ پھر میں نے اپنے بیٹوں کو فون کر کے ساری صورت حال بتائی تو وہ بے حد پریشان ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ لاسٹن کا راک کلب پورے ہاسٹن کا سب سے بدنام کلب ہے اور انتہائی خوفناک جرائم پیشہ افراد کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اب اگر دوبارہ فون آئے تو میں فون کرنے والے کو ساری تفصیل بتا دوں اور اگر وہ کہے تو ڈبیہ اسے بھجوا دوں ۔ پھر چند روز بعد اس آدمی کا دوبارہ فون آیا تو میں نے اسے ساری صورتحال بتا دی لیکن اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے نقشہ چھپا لیا ہے ۔ اس نے مجھے دھمکی دی کہ اب اگر ایک ہفتے کے اندر یہ نقشہ ہاسٹن نہ پہنچا تو مجھے عبرتناک سزا دی جائے گی ۔ اس کے ایک ہفتے بعد پھر اس کی کال آئی میں نے اسے بہت کہا کہ میں سچ بول رہا ہوں لیکن اس نے مجھے دھمکی دیتے ہوئے رابطہ ختم کر دیا اور پھر دوسرے روز مجھے اطلاع ملی گئی کہ میرے دونوں بیٹوں، ان کی بیویوں اور ان کے معصوم بچوں کو غنڈوں نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ یہ ایسی اطلاع تھی جس نے مجھے اور میری بیوی کو بے ہوش کر دیا۔ میرے بیٹے کے دوستوں نے مجھے اور میری بیوی کو ٹکٹیں بھیج کر وہاں بلوا لیا۔ ہم دونوں نے وہاں اپنے دونوں بیٹوں اور ان کے اہل خانہ کی قبروں پر

فاتحہ پڑھی ۔ پھر میں وہاں ایک آدمی کے ذریعے راک کلب گیا۔ راک کلب کا جنرل مینجر اور مالک ایک گینڈے نما آدمی ہمفری ہے جسے کنگ کہا جاتا ہے۔ میں نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے اور اسے وہ ڈبیہ دے دی لیکن اس نے وہ ڈبیہ پھینک دی اور مجھے کہا کہ ایک ماہ کے اندر اگر میں نے وہ نقشہ انہیں نہ دیا تو جس طرح میرے بیٹوں کو ہلاک کیا گیا ہے اس طرح پاکیشیا میں میری بیٹیوں اور ان کے خاندان والوں کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا ۔ میں نے اس کی بے حد منتیں کیں لیکن اس فرعون نے میری ایک نہ سنی اور میں روتا پیٹتا واپس آگیا۔ یہاں آکر میں بے حد سوچتا رہا کہ کیا کروں ۔ کس کے پاس جاؤں کہ ایک روز میں نے آپ کو مسجد میں دیکھا ۔ آپ شاید یہاں نئے آئے ہیں ۔ آپ کا چہرہ دیکھ کر میرے دل نے کہا کہ آپ ہمدرد انسان ہیں اور آپ میری مدد کر سکتے ہیں لیکن میں پھر بھی سوچتا رہا کیونکہ میں تو آپ کو جانتا بھی نہ تھا۔ آج میں نے ہمت کر کے آپ سے بات کر لی ہے۔ آپ خدا کے لئے میری مدد کریں ۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ میری مدد کس طرح کر سکتے ہیں لیکن خدا کے لئے کچھ کریں ۔ میرے دونوں بیٹے تو ختم ہو گئے ۔ اب اگر ان ظالموں نے میری دونوں بیٹیوں اور ان کے خاندان والوں کو بھی ہلاک کر دیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گا"...... بزرگ نے روتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ اس نے صفدر کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے ۔

" ارے ۔ ارے ۔ آپ یہ کیا کر رہے ہیں ۔ میں نے آپ کو پہلے

ی کہا ہے کہ آپ میرے والد کے برابر ہیں اور اب آپ کی بات سن کر مجھے دلی صدمہ پہنچا ہے ۔ اس عمر میں نجانے آپ نے اور آپ کی بیگم نے یہ صدمہ کیسے جھیلا ہو گا۔ بہرحال آپ مجھے اپنا بیٹا ہی سمجھیں اور انشاء اللہ آپ کا کام ہو جائے گا ۔ میری ایکریمیا میں ایسے لوگوں سے واقفیت ہے جو اس کنگ کو اچھی طرح سمجھا دیں گے اور وہ آپ کا پیچھا چھوڑ دے گا" ...... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کرم کر دیا ہے" ...... بزرگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ۔ وہ ڈبیہ کہاں ہے جو آپ نے اس کنگ کو دی تھی لیکن اس نے واپس پھینک دی تھی" ...... صفدر نے کہا۔

"وہ میں اٹھا لایا تھا کیونکہ وہی تو ایک ثبوت تھا میرے پاس ۔ وہ میرے گھر میں ہے ۔ لے آؤں" ...... جواد حسین نے کہا۔

"ہاں ۔ میں اسے چیک کرنا چاہتا ہوں" ...... صفدر نے کہا تو جواد حسین اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر صفدر اسے دروازے تک چھوڑنے آیا۔

"میں ابھی آتا ہوں ۔ نجانے کیا بات ہے جب سے آپ نے مدد کا وعدہ کیا ہے میرے دل کو سکون سا آگیا ہے" ...... جواد حسین نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیا اور واپس آکر کمرے میں بیٹھ گیا ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا کرے کیونکہ اس نے صرف دل رکھنے کے لئے جواد حسین کو کہہ دیا تھا کہ اس کے ہاسٹن میں تعلقات ہیں حالانکہ وہ کبھی ہاسٹن گیا ہی نہیں تھا

اور نہ اس کے وہاں تعلقات تھے لیکن وہ بہرحال جواد حسین کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ سوچ سوچ کر آخر اس نے عمران کو فون کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے یقین تھا کہ عمران لازماً اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ۔ ہیچ مداں بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے عمران کی شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ کیا آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ کسی شریف آدمی کی مدد کر سکیں" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر معاملہ وقت کا ہے تو پھر میں دل کھول کر مدد کر سکتا ہوں ۔ یہی تو ایک ایسی چیز ہے جو وافر مقدار میں میرے پاس ہے اور اگر امداد سے تمہارا مطلب کچھ اور ہے تو پھر مجھے آغا سلیمان پاشا کی آئندہ دو سالوں تک مسلسل خوشامد کرنا پڑے گی ۔ پھر شاید اس کا دل مدد کے لئے پسیج سکے" ...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"صرف وقت چاہئے ۔ آپ میرے فلیٹ پر آ جائیں ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی" ...... صفدر نے جلدی سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے بات ختم نہ کی تو عمران کی زبان شاید سالوں

تک نہ رک سکے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صفدر نے رسیور اٹھالیا۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ارے واقعی۔ میں سمجھا تھا کہ کسی نے مذاق کیا ہے۔ تم تو واقعی صفدر بول رہے ہو۔ ویسے یہ بیٹھے بٹھائے تمہیں وقت خریدنے کی کیا سوجھی ہے۔ یہ وقت تو ہمارے معاشرے میں سب سے بے قیمت چیز ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ تم جیسے وقت کے قدردان موجود ہیں۔ ارے ہاں۔ میں نے یہ پوچھنا تھا کہ کتنا وقت تمہیں چاہئے تاکہ میں اس کے مطابق فیصلہ کر سکوں کہ تھوک کا سودا ہے یا پرچون کا اور ویسے ہی ریٹس لگاؤں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ آجائیں۔ اس کا فیصلہ بعد میں کر لیں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو صفدر سمجھ گیا کہ جواد حسین صاحب آگئے ہوں گے۔ وہ اٹھا اور اس نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا تو دروازے پر جواد حسین صاحب ہی تھے۔ صفدر نے دروازہ کھول دیا۔

"تم میری وجہ سے ڈسٹرب تو نہیں ہو رہے بیٹا"...... جواد حسین نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹا بھی کہہ رہے ہیں اور شرمندہ بھی کر رہے ہیں"...... صفدر

نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔ میں کیا دے سکتا ہوں"...... جواد حسین نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک سیاہ رنگ کی ڈبیہ نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دی۔ صفدر ڈبیہ کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس کے اندر مائیکرو فلم ہو گی۔ اس نے ڈبیہ جیب میں ڈال لی۔

"میں نے اپنے ایک دوست کو بلایا ہے۔ ان کا نام علی عمران ہے۔ بظاہر وہ بے حد مزاحیہ باتیں کرتے ہیں لیکن انتہائی سمجھ دار اور اچھے آدمی ہیں۔ ان کے بارے میں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ان کے رابطے ایسے ہیں کہ جو کنگ کو روک سکتے ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ بس ایک درخواست ہے کہ اگر عمران صاحب کوئی مزاحیہ بات کریں تو آپ برا نہیں منائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے بیٹے کیا برا منانا ہے۔ میں تو اس وقت جس کیفیت سے گزر رہا ہوں بس کچھ نہ پوچھو"...... جواد حسین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر کال بیل کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"وقت فروش"...... باہر سے عمران کی آواز سنائی دی تو صفدر نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

"اخبار فروش تو سنتے آئے تھے آج وقت فروش سے بھی ملاقات ہو

گئی "...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" کسی زمانے میں خبر کی کوئی اہمیت ہوتی تھی۔ آج کل تو یہ ایک بے معنی چیز بن کر رہ گئی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ دونوں بڑے کمرے میں پہنچے تو جواد حسین اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" ارے۔ ارے۔ قبلہ آپ کیوں ہمیں شرمندہ کر رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ میرا نام علی عمران ہے "...... عمران نے انہیں اٹھتے دیکھ کر جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام جواد حسین ہے جناب "...... بزرگ نے دھیمے اور باوقار سے لہجے میں کہا تو عمران نے صفدر کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ یہ بزرگ کون ہیں لیکن ایک بات صفدر نے محسوس کی تھی کہ جواد حسین کو دیکھتے ہی عمران کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی کی تہہ سی چڑھ گئی تھی۔ وہ جیسے سنبھل سا گیا تھا۔ صفدر نے ریفریجریٹر سے جوس کے ڈبے نکال کر میز پر رکھے اور پھر ایک ایک ڈبہ اس نے جواد حسین اور عمران کے سامنے رکھ کر تیسرا ڈبہ خود اپنے سامنے رکھ لیا۔

" عمران صاحب۔ ان کا نام جواد حسین ہے اور میں نے ان صاحب کے لئے آپ کو یہاں بلوایا ہے "...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ پوری تفصیل بتا دی جو جواد حسین نے صفدر کو بتائی تھی جبکہ جواد حسین سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔

" اوہ۔ اوہ۔ بے حد افسوس ناک بات سنائی ہے تم نے صفدر۔ اس قدر ظلم "...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" صاحب۔ میری دو بیٹیاں اور ان کا خاندان خطرے میں ہے۔ میں بے گناہ ہوں۔ میرے پاس کوئی نقشہ نہیں ہے۔ خدا کے لئے مجھے ان ظالموں سے بچا لیجئے۔ ابھی تو میں نے یہ بات اپنی بیوی کو نہیں بتائی ورنہ وہ تو پہلے ہی مری ہوئی ہے۔ وہ تو واقعی یہ سن کر مر جائے گی "...... جواد حسین نے روتے ہوئے کہا۔

" حوصلہ رکھیں جواد حسین صاحب۔ گئے ہوؤں کو تو کوئی واپس نہیں لا سکتا لیکن مزید ظلم کے آگے تو بند باندھا جا سکتا ہے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔ میں اس کا ایسا بندوبست کروں گا کہ اس کنگ کو آپ سے معافی مانگنا پڑے گی"۔ عمران نے کہا۔

" خدا آپ کی زبان مبارک کرے۔ مجھے اس شخص کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔ بس میری دونوں بیٹیاں اور ان کے خاندان والے محفوظ رہیں "...... جواد حسین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" صفدر۔ تم جا کر جواد حسین صاحب کو ان کے گھر چھوڑ آؤ"۔ عمران نے کہا۔

" جی اچھا۔ آیئے جواد حسین صاحب "...... صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ جواد حسین کو ساتھ لئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو

عمران ویسے ہی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ کیا سوچ رہے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"وہ مائیکرو فلم کہاں ہے اور تمہارے پاس یقیناً مائیکرو فلم پروجیکٹر بھی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں لے آتا ہوں"...... صفدر نے جواب دیا اور پھر وہ ایک کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید فلم پروجیکٹر تھا۔ اس نے اسے ایڈجسٹ کیا اور وہ مائیکرو فلم ڈبیہ سے نکال کر اس نے پروجیکٹر میں ڈالی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے پروجیکٹر کی سکرین روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک تصویر ابھر آئی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسے وہیں روک دیا۔ تصویر میں ایک غیر ملکی ادھیڑ عمر آدمی نظر آ رہا تھا جس کے ساتھ ایک نوجوان غیر ملکی عورت تھی اور ساتھ ہی دو بچے تھے۔ وہ دونوں ایک ٹیلے نما چٹان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے عقب میں ایک اونچی پہاڑی تھی جس میں بے شمار چھوٹی بڑی غاروں کے دہانے نظر آ رہے تھے۔ اس مرد کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا بیگ تھا اور اس کی نظریں چٹان کے نیچے درے کی طرف ہونے کی بجائے سامنے کسی اور جگہ پر جمی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران کافی دیر تک غور سے اس تصویر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے پروجیکٹر کو آن کر دیا تو دوسرے لمحے ایک بار پھر جھماکا ہوا اور ایک تصویر سکرین پر ابھری تو عمران نے اسے بھی پہلے کی طرح ساکت کر دیا۔ اس تصویر

میں بھی وہی فیملی تھی لیکن اس بار مرد اور عورت ایک اونچی چٹان کی جڑ میں کھڑے تھے اور دونوں بچے چٹان کے اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ وہ سرخ رنگ کا بیگ اس تصویر میں بھی اس آدمی کے ہی ہاتھ میں تھا۔ ان کے عقب میں ایک اور پہاڑی تھی جو سلیٹ کی طرح صاف اور سیدھی تھی۔ عمران کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے پروجیکٹر کا بٹن پریس کر دیا اور تیسری تصویر سامنے آ گئی۔ اس فلم میں کل پانچ تصویریں تھیں۔ عمران نے بار بار انہیں دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے پروجیکٹر آف کر دیا۔

"یہ مسئلہ خاصا پیچیدہ اور گہرا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ سرخ بیگ اس کنگ کو چاہئے اور اتنے چھوٹے بیگ میں بہرحال بینک کی اتنی بڑی دولت نہیں سما سکتی جس کے لئے وہ خاندانوں کو ہلاک کرنے پر تل گیا ہے اور اس نے اس قدر محنت سے جواد صاحب کو یہاں ٹریس کرایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہو سکتا ہے اس بیگ میں"...... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال اب یہ تو معلوم کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور ایکریمیا کی ریاست ہاسٹن کا رابطہ نمبر دیں" ...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر" ...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس" ...... عمران نے جواب دیا تو انکوائری آپریٹر نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن آواز، لہجہ اور زبان سے ہی صفدر کو معلوم ہو گیا کہ یہ لڑکی ایکریمین ہے۔

"ہاسٹن کے دارالحکومت لاسٹن میں ایک کلب ہے آک لینڈ۔ اس کا نمبر دیں" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آک لینڈ کلب" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ مسٹر آک لینڈ سے بات کرائیں" ...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے پرنس۔ پاکیشیا کہاں ہے" ...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایشیا کا ایک ملک ہے" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ آک لینڈ بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آپ ڈھمپ بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے یاد کیا ہے۔ حکم کریں" ...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاسٹن میں کوئی راک کلب ہے جس کا مالک اور مینجر کنگ کہلاتا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے پرنس۔ لیکن وہ تو ہاسٹن کے چوٹی کے جرائم پیشہ افراد ہیں۔ پورا ہاسٹن ان سے خوفزدہ رہتا ہے اور پھر ان جیسے لوگوں کا تو پاکیشیا سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکتا۔ پھر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ...... آک لینڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جواد حسین کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ وہ کنگ اور اس کے آدمی ایسے ہی ظالم اور سفاک ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ انٹرنیشنل بینک میں ڈکیتی ہوئی تھی جس میں ایک کروڑ ڈالرز لوٹ لئے گئے تھے۔ ڈاکوؤں کی تعداد آٹھ تھی جن میں سے سات پولیس کے ساتھ مقابلے میں ہلاک ہو گئے۔ البتہ ایک ڈاکو کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ غائب ہو گیا اور وہ رقم بھی برآمد نہیں ہوئی۔ اس آدمی کا نام ڈارسن بتایا جاتا

ہے یقین یہ بات پہلی بار میں سن رہا ہوں کہ ڈارسن پاکیشیا پہنچ گیا اور اس نے رقم کسی جگہ چھپا دی اور اس کا نقشہ بنا لیا"...... آک لینڈ نے کہا۔

"اس ڈارسن کی جیب سے ایک مائیکرو فلم ملی ہے جس میں فیملی تصویریں ہیں۔ میں وہ فلم تمہیں بھجوا دیتا ہوں۔ تم اسے دیکھ کر مجھے بتاؤ کہ یہ مناظر کہاں کے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہاسٹن کا چپہ چپہ میں نے گھوم رکھا ہے اس لئے میں فوراً پہچان جاؤں گا۔ آپ بھجوا دیں"...... آک لینڈ نے کہا۔

"اب یہ بتا دو کہ اس کنگ صاحب کو اس ظلم سے روکنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ وہ آدمی کسی کی بات نہیں ماننے والا اور نہ ہی ایسی بات اس سے کرنے کی کسی میں جرأت ہو سکتی ہے"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود اس کا کوئی نہ کوئی بندوبست کر لوں گا۔ تم نے اس فلم کے بارے میں مجھے رپورٹ دینی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... آک لینڈ نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ فلم مجھے دے دو۔ میں اسے آک لینڈ کو بھجوا دیتا ہوں۔ پھر آگے دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے

اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران فلم لے کر چلا گیا تو صفدر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں کیپٹن شکیل۔ میرے فلیٹ پر آؤ۔ تم سے چند اہم باتیں کرنی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ یہ معاملہ کیپٹن شکیل سے ڈسکس کر کے اپنے طور پر کچھ کیا جائے اور اب وہ کیپٹن شکیل کا منتظر بیٹھا ہوا تھا۔

ایک خاصے بڑے کمرے میں ایک گینڈے جیسے جسم کا مالک
آدمی ایک صوفے پر تقریباً نیم دراز تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کے جسم
کی مناسبت سے خاصا چوڑا تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے
سر پر سرخ رنگ کے گھنگھریالے بال تھے۔ اس نے سیاہ رنگ کا
سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور وہ بڑے
اطمینان بھرے انداز میں شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھا۔ یہ
ہاسٹن کے راک کلب کا کنگ تھا۔ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے
سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"یس۔ کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے بڑے تفاخرانہ لہجے
میں کہا۔

"کیرن بول رہا ہوں چیف۔ آک لینڈ کلب کا مالک آک لینڈ آپ

سے بات کرنے کا خواہشمند ہے"...... دوسری طرف سے ایک
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آک لینڈ بات کرنا چاہتا ہے۔ کیوں۔ ٹھیک ہے کراؤ بات"۔
کنگ نے ایسے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اس نے بات کرنے کا
فیصلہ کر کے بات کرنے والے آک لینڈ کی سات نسلوں پر احسان
عظیم کر دیا ہو۔

"ہیلو۔ آک لینڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
سی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں۔ کیوں فون کیا ہے"...... کنگ نے بڑے
رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے بارے میں پاکیشیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ علی
عمران پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ وہ میرا طویل عرصے سے واقف ہے۔ آج
طویل عرصے بعد اچانک اس کا فون آ گیا۔ وہ اپنے آپ کو پرنس آف
ڈھمپ بھی کہلواتا ہے۔ اس کا فون آنے پر میں بے حد حیران ہوا۔
س نے مجھے کہا کہ راک کلب کے کنگ کے بارے میں کیا معلومات
یں۔ میں نے حیرت بھرے لہجے میں وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ
یک پاکیشیائی بوڑھے نے اسے بتایا ہے کہ راک کلب کے کنگ
نے یونک ہل میں رہنے والے اس کے دونوں بیٹوں کو ان کی
بیویوں اور بچوں سمیت ہلاک کر دیا ہے اور اسے دھمکی دی ہے کہ
ب وہ پاکیشیا میں موجود اس بوڑھے کی دونوں بیٹیوں کو بھی ہلاک

کرا دے گا ورنہ بینک ڈکیتی میں ملوث ڈارسن نے رقم جہاں چھپائی ہے اس کا وہ نقشہ دے جو اس نے ڈارسن کی جیب سے ٹرین حادثے کے وقت نکالا تھا۔ اس عمران نے مجھے بتایا کہ اس بوڑھے کے پاس تو کوئی نقشہ نہیں ہے۔ بس ایک مائیکرو فلم ہے جس میں ڈارسن یا کسی اور ایکریمین کی تصویریں ہیں۔ اس نے بتایا کہ اس بوڑھے نے یہاں آکر یہ مائیکرو فلم تمہیں دی لیکن تم نے اسے پھینک دیا"۔ دوسری طرف سے آک لینڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اصل بات کرو اور مختصر"...... کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ عمران انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اگر وہ اس بوڑھے کے دونوں بیٹوں کا انتقام لینے کے لئے یہاں ہاسٹن آگیا تو تمہیں خاصی پریشانی اٹھانا پڑے گی اس لئے تم اس بوڑھے کی بیٹیوں کو ہلاک کرنے کے بارے میں دی ہوئی دھمکی واپس لے لو"...... آک لینڈ نے کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرے سامنے ایسی بات کرنے والے کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اگر تم میرے استاد کے بیٹے نہ ہوتے تو اب تک تمہارا کلب تم سمیت ریزوں میں تبدیل ہو چکا ہوتا"...... کنگ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کنگ اور میں بھی اپنے باپ کا شاگرد سمجھ کر تم سے بات کر رہا ہوں ورنہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے آج تک تمہاری

کسی دلچسپی سے کوئی تعلق نہیں رہا اور اصل بات جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عمران نے مجھے وہ مائیکرو فلم بھجوائی ہے اور میں نے اسے چیک کیا ہے۔ اس میں وہ آدمی ڈارسن ایک عورت اور دو بچوں کے ساتھ موجود ہے اور بظاہر یہ عام سی تصویریں ہیں لیکن اس ڈارسن کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا بیگ ہے جس پر باریک حروف میں کے کے اے تحریر ہے اور تم شاید نہ جانتے ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ کے کے اے ہاسٹن کی ایک خفیہ لاکر سروس ہے۔ یقیناً بینک سے لوٹی گئی دولت کے کے اے کے کسی لاکر میں رکھی گئی ہے اور اس بیگ میں لاکر کی چابی ہو گی اور تصویریں جس پس منظر میں کھنچوائی گئی ہیں یہ پس منظر ویسٹ ہلز کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس ڈارسن نے یہ بیگ اپنے پاس رکھنے کی بجائے ویسٹ ہلز کی کسی غار میں چھپا دیا ہو۔ اگر تم ویسٹ ہلز کی غاروں کو چیک کراؤ تو ہو سکتا ہے کہ یہ بیگ وہاں سے مل جائے اور اس طرح بینک کی دولت تم تک پہنچ جائے اور تم پاکیشیا کے اس بوڑھے کا پیچھا چھوڑ دو"...... آک لینڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے مجھے یہ ساری تفصیل کیوں بتائی ہے۔ یہ کام تو تم بھی کر سکتے تھے اور دولت حاصل کر سکتے تھے"...... کنگ نے کہا۔

" تمہیں میرے بارے میں معلوم ہے کہ میں ایسی دولت کا کبھی خواہشمند نہیں رہا اور نہ ہی مجھے اب اس کی خواہش ہے"...... آک لینڈ نے کہا۔

" میں دیکھتا ہوں ۔ اگر تمہاری اطلاع درست نکلی اور یہ دولت حاصل ہو گئی تو میں تمہاری خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس بوڑھے کی بیٹیوں کو ہلاک نہیں کروں گا اور اگر درست نہ نکلی تو پھر ایسا لازماً ہو گا"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" لارجر بول رہا ہوں "...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" کنگ بول رہا ہوں "...... کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ آپ ۔ اوہ حکم فرمائیں سر "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تو کنگ نے اسے آک لینڈ کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی ۔

" اوہ ۔ تو پھر کیا حکم ہے سر "...... لارجر نے پوچھا ۔

" تم ویسٹ ہلز کی چیکنگ کراؤ ۔ ہو سکتا ہے کہ آک لینڈ کا اندازہ درست ہو "...... کنگ نے کہا ۔

" یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" اپنی فل فورس لگا دو ۔ مجھے ایک گھنٹے کے اندر رپورٹ چاہئے ۔ اپنی پوری فورس لگا دو وہاں "...... کنگ نے کہا ۔

" سر ویسٹ ہلز بے حد وسیع علاقہ ہے اور وہاں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں چھوٹی بڑی غاریں ہوں گی ۔ اگر ہم نے آدمیوں

کے ذریعے ایک ایک غار کا جائزہ لینے کی کوشش کی تو شاید دس سال میں بھی یہ کام مکمل نہ ہو سکے اس لئے میں وہاں ایس وی سکریننگ ریم مشین استعمال کروں گا ۔ اس کے ذریعے ہم ایک گھنٹے میں پورا علاقہ چیک کر لیں گے اور جو جو چیز جس جس غار میں موجود ہو گی وہ سامنے آ جائے گی اس لئے آپ بے فکر رہیں ۔ میں ایک گھنٹے کے اندر آپ کو رپورٹ دے دوں گا "...... لارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے بہرحال جلد از جلد رپورٹ چاہئے "...... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ گزرنے ہی والا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کنگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔ کنگ بول رہا ہوں "...... کنگ نے تیز اور سخت لہجے میں کہا ۔

" لارجر بول رہا ہوں سر "...... دوسری طرف سے لارجر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "...... کنگ نے چونک کر پوچھا ۔

" باس ۔ ایک غار میں سرخ رنگ کا بیگ موجود ہے ۔ اسے باقاعدہ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے چھپایا گیا تھا ۔ ریز نے اسے چیک کر لیا ورنہ شاید اسے کوئی آدمی چیک نہ کر سکتا "...... لارجر نے کہا ۔

" اس بیگ کو چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ اس میں کیا ہے اور اس بیگ کے باہر کیا لکھا ہوا ہے "...... کنگ نے کہا ۔

"باس ۔ یہ بیگ کے کے اے لاکر ۔رز والوں کا ہے اور ان کی کمپنی کا نام اور مونو گرام بیگ پر موجود ہے"...... لارجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب اسے چیک کر کے مجھے بتاؤ"...... کنگ نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی چیک کر کے رپورٹ دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آک لینڈ کی نظریں بے حد تیز ہیں"۔ کنگ نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے اس بار جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے سخت اور تیز لہجے میں کہا۔

"لارجر بول رہا ہوں سر۔ اس بیگ میں ایک لاکر کا کمپیوٹر کارڈ اور لاکر کی کمپیوٹرائز چابی ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ جا کر اس لاکر کو چیک کرو۔ اگر اس میں بینک کی لوٹی ہوئی دولت موجود ہو تو اسے میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دو اور اگر کوئی اور چیز ہو تو وہ مجھے پہنچاؤ اور رپورٹ دو ۔ سمجھے"۔ کنگ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا۔

"یہاں تک تو آک لینڈ کی بات درست ثابت ہو رہی ہے۔ کاش

یہ بھی درست ہو کہ دولت اس لاکر میں موجود ہے"...... کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کنگ بول رہا ہوں"...... اس نے اپنی عادت کے مطابق تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لارجر بول رہا ہوں سر۔ لاکر میں ایک ڈائری موجود ہے ۔ ڈارسن کی ذاتی ڈائری اور سر اس کے ایک صفحے پر تحریر ہے کہ بینک سے لوٹی ہوئی تمام دولت وکٹوریہ ہاؤس کے تہہ خانے میں محفوظ کر دی گئی ہے"...... لارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے وہاں سے معلوم کیا ہے"...... کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں سر۔ آپ کی اجازت کے بغیر میں کیسے وہاں سے معلوم کر سکتا تھا۔ پیٹر آپ کا نمبر ٹو ہے جناب اور ایک بات اور بھی ہے جناب کہ پیٹر کی مرضی کے بغیر وکٹوریہ ہاؤس کے تہہ خانے میں یہ دولت محفوظ ہی نہیں کی جا سکتی"...... لارجر نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل میں ان ڈاکوؤں کا سرپرست پیٹر ہی تھا۔ ٹھیک ہے ۔ میں پیٹر کو گرفتار کرا دیتا ہوں ۔ تم وہاں ریڈ کرو اور تہہ خانوں کو چیک کر کے مجھے رپورٹ دو"...... کنگ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے ہاتھ بڑھا کر

کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ڈریک بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" کنگ بول رہا ہوں "...... کنگ نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ یس باس ۔ حکم باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وکٹوریہ ہاؤس کے انچارج پیٹر کو گرفتار کر کے میرے پاس پہنچاؤ ۔ فوراً ۔ ابھی اور اسی وقت "...... کنگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" ہونہہ ۔ تو یہ پیٹر تھا۔ ویری بیڈ "...... کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کنگ بول رہا ہوں "...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

" لارجر بول رہا ہوں باس ۔ تہہ خانوں میں کوئی دولت موجود نہیں ہے سر۔ ویسے میں نے وہاں کے ایک خاص آدمی سے جب اپنے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی تو مجھے پتہ چلا کہ یہاں تہہ خانوں میں واقعی دولت کے دس بڑے تھیلے لائے گئے تھے اور ان تھیلوں پر بینک کا نام اور مونوگرام موجود تھے ۔ یہ تھیلے چند روز بعد اچانک

خود بخود غائب ہو گئے اس لئے مجھے یقین ہے سر کہ پیٹر کو معلوم ہو گا کہ یہ دولت کہاں گئی ہے "...... لارجر نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہی ہو گا ۔ تم واپس چلے جاؤ ۔ پیٹر میرے پاس پہنچ رہا ہے ۔ میں اس سے خود معلوم کر لوں گا اور ہاں سنو۔ وہ ڈائری مجھے بھجوا دو ۔ میں اسے خود بھی چیک کرنا چاہتا ہوں "...... کنگ نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" آک لینڈ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کنگ بول رہا ہوں ۔ آک لینڈ سے بات کراؤ "...... کنگ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ یس سر "...... دوسری طرف سے تقریباً بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ آک لینڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد آک لینڈ کی آواز سنائی دی۔

" آک لینڈ ۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ تمہاری بات درست ثابت ہوئی ہے۔ ویسٹ ہلز کی ایک غار سے پتھروں کے ڈھیر میں چھپا ہوا وہ بیگ برآمد ہو گیا ہے اور یہ

بیگ میں سے کے کے اے کا کمپیوٹر کارڈ اور چابی بھی مل گئی لیکن اس لاکر سے اس ڈارسن کی ذاتی ڈائری ملی ہے۔ البتہ اس ڈائری میں درج تھا کہ بینک سے لوٹی گئی دولت وکٹوریہ ہاؤس کے تہہ خانوں میں چھپائی گئی ہے لیکن وہاں چیکنگ سے معلوم ہوا کہ دولت وہاں پہنچی ضرور تھی لیکن پھر وہاں سے غائب ہو گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ پیٹر اس میں ملوث ہے اور پیٹر سے میں سب کچھ اگلوا لوں گا۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم پاکیشیا میں موجود اس بوڑھے کو بتا دو کہ اب اس کی بیٹیوں کو کچھ نہیں کہا جائے گا"۔ کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "...... عمران نے رسمی سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" صفدر کا فون آیا تھا۔ وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ایکریمیا جانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے جواد حسین کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی اور آپ کے بارے میں بھی بتا دیا کہ آپ نے وہاں کسی کو فون کیا تھا۔ میں نے انہیں کہہ دیا کہ وہ ابھی رک جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران ان کے وہاں گئے بغیر ہی مسئلہ حل کرا دے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں معلوم کرتا ہوں اس آک لینڈ سے۔ پھر فیصلہ کریں گے

کہ کیا ہونا چاہئے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ویسے عمران صاحب ۔ یہ لوگ اس قدر ظالم کیسے بن جاتے ہیں کہ معمولی سی بات کے لئے دو خاندانوں کا خاتمہ کر دیا انہوں نے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ان کی نظروں میں اہمیت دولت کی ہے انسانوں کی نہیں "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" آک لینڈ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ۔ آک لینڈ سے بات کرائیں "...... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سے ۔ اچھا ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو ۔ آک لینڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد آک لینڈ کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ عمران صاحب ۔ آپ کا فون نمبر مجھے معلوم نہیں تھا ورنہ میں آپ کو آپ کے مطلب کی رپورٹ دینا چاہتا تھا "...... دوسری طرف سے آک لینڈ کی پرجوش آواز سنائی دی۔

" میرے مطلب کی رپورٹ ۔ کیا مطلب "...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ہاں ۔ کیونکہ کنگ نے پاکیشیا کے اس بزرگ کی بیٹیوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے ۔ اب ایسا نہیں ہو گا "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا ۔ وہ کیسے ۔ کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے "...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی اور جواب میں آک لینڈ نے کنگ کو فون کرنے سے لے کر پھر کنگ کے فون آنے تک کی اور ان کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" اوہ ۔ مجھے بھی اس سرخ بیگ پر شک گزر رہا تھا کہ جس طرح اس آدمی نے اسے پکڑا ہوا تھا اس سے لگتا تھا کہ وہ اس کے بارے میں بے حد محتاط ہے ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ تمہارا شکریہ ورنہ مجھے ہاسٹن آنا پڑتا "...... عمران نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ اب معاملہ ختم ہو گیا ہے "...... آک لینڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ تمہارا شکریہ "...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" صفدر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "۔

...ن نے کہا۔

"عمران صاحب ۔آپ کہاں موجود ہیں ۔فلیٹ پر تو فون کر کر کے میں تھک گیا ہوں ۔آپ نے اب فلیٹ شاید مستقل طور پر سلیمان کے حوالے کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے صفدر نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"آخر ہونا تو یہی ہے ۔جب انسان دیوالیہ ہو جائے تو پھر مانگے کی چیزیں بھی دوسرے لے جاتے ہیں۔بہرحال میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم جواد حسین کو بتا دو کہ اب اس کی بیٹیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی"...... عمران نے کہا۔اس نے جان بوجھ کر اس بات کو ٹال دیا تھا کہ وہ کہاں سے فون کر رہا ہے۔

"اوہ ۔کیسے ۔کیا ہوا ہے ۔تفصیل تو بتائیں تا کہ جواد حسین کو مطمئن کیا جا سکے"...... صفدر نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے آک لینڈ سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"اوہ ۔پھر تو ٹھیک ہے ۔لیکن جواد حسین کو کیسے مطمئن کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"میں تمہیں آک لینڈ کا فون نمبر بتا دیتا ہوں ۔تم اس سے میرے حوالے سے بات کر لینا۔وہ تمہیں تفصیل بتا دے گا۔لاؤڈر پر جواد حسین کو بھی ساری بات چیت سنوا دینا۔اس طرح ان کی تسلی ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ۔لیکن اگر آپ چیف کو سفارش کر

کے مجھے، کیپٹن شکیل اور تنویر کو چھٹی دلوا دیں تا کہ ہم جواد حسین کے دونوں بیٹوں اور ان کے خاندان کا انتقام اس گنگ سے لے سکیں"...... صفدر نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے صفدر کہ چیف صاحب سفارش کے قائل ہی نہیں ۔دوسری بات یہ کہ جو ہو گیا ہے اس کے جواب میں تم چاہے پورے ہاسٹن کو آگ لگا دو تو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور تیسری بات یہ کہ تم جواد صاحب کو کچھ رقم دے دو اور انہیں کہہ دینا کہ یہ ہاسٹن سے ان کے بیٹوں کے ادارے والوں نے بھجوائی ہے ۔اس طرح ان کا بڑھاپا زیادہ بہتر انداز میں گزر جائے گا اور آخری بات یہ ہے کہ تم بہرحال سیکرٹ سروس کے رکن ہو اور یہ تمہارے شایان شان نہیں ہے کہ تم عام غنڈوں اور بدمعاشوں سے لڑتے پھرو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔اب مزید کیا کہا جا سکتا ہے۔اوکے ۔آپ کا شکریہ کہ آپ کی وجہ سے جواد صاحب کی بیٹیوں کے سروں پر منڈلاتا ہوا خطرہ دور ہو گیا ہے ۔اللہ حافظ"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ویسے میرا خیال بھی یہی تھا کہ اس گنگ کا خاتمہ ہونا چاہئے ۔ایسے ظالم اور سفاک لوگوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے"۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی بلیک زیرو نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے ۔میں ممبروں کو بتا رہا تھا کہ یہ کام ان کے شایان شان

نہیں ہے اور یہاں تم تو ان سے بھی زیادہ جوشیلے ثابت ہو رہے ہو۔ یہاں پوری دنیا میں غنڈے اور بدمعاش بھرے ہوئے ہیں۔ کس کس سے لڑتے پھرو گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب یہاں موجود ہیں یا نہیں"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ سلیمان بغیر اشد ضرورت کے یہاں فون نہیں کیا کرتا تھا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ ایکریمیا سے آپ کے دوست ٹرومین کا فون آیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے میں آپ کو تلاش کر کے پیغام پہنچا دوں کہ آپ اسے فوراً فون کر لیں"...... سلیمان نے کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ بلیک ایگل سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹرومین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کیا کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ واقعی ایمرجنسی مسئلہ ہے اس لئے میں نے سلیمان کو کہا تھا کہ آپ کو ٹریس کر کے پیغام دے دے۔ عمران صاحب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایکریمیا کی ایک ریاست ہاسٹن میں ایک مجرم تنظیم موجود ہے جس کا نام ریڈ سرکل ہے۔ یہ ریڈ سرکل نامی تنظیم اغوا کرنے کا کام کرتی ہے اور اس سلسلے میں اسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ آپ کے ہمسایہ ملک کافرستان نے اس ریڈ سرکل سے پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر قاضی کو اغوا کرانے کی بکنگ کرائی۔ یہ ڈاکٹر قاضی ایکریمیا میں کسی سائنسی کانفرنس کے سلسلے میں موجود تھے۔ بہرحال ریڈ سرکل نے انہیں اغوا کر لیا لیکن کافرستانی حکام نے انہیں وصول کرنے کی بجائے وہیں ہاسٹن میں ہی رکھنے کے لئے کہا ہے۔ انہوں نے اس ڈاکٹر قاضی سے کسی ایسے طیارے کے سلسلے میں تفصیلات معلوم کرنی تھیں جو

پاکیشیا اور شوگران مشترکہ طور پر تیار کر رہے ہیں اور کافرستانی حکام ڈاکٹر قاضی کو اس لئے کافرستان نہیں لے جانا چاہتے کہ انہیں خطرہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم نہ ہو جائے۔ انہوں نے چونکہ صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے ان کا ایک گروپ ہاسٹن پہنچ رہا ہے"...... ٹرومین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس قدر تفصیلی رپورٹ مل چکی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس تنظیم کے بارے میں دیگر تفصیلات کا بھی علم ہو گا۔ کیا تم ڈاکٹر قاضی کو وہاں سے نکال نہیں سکتے کیونکہ ہمارے وہاں پہنچنے میں بہرحال کافی وقت لگ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے آپ کو فون کرنے سے پہلے کوشش کی ہے۔ وہاں ایک راک کلب ہے جس کا مالک اور جنرل مینجر کنگ نام کا کوئی بدمعاش ہے۔ میرا آدمی اس کا نمبر ٹو تھا۔ اس کا نام پیٹر تھا اور پیٹر وہاں وکٹوریہ ہاؤس کا انچارج تھا۔ یہ وکٹوریہ ہاؤس منشیات کے سلسلے کا اس کنگ کا اہم اڈا تھا۔ اس پیٹر کو اس بارے میں کہیں سے رپورٹ ملی اور چونکہ اس میں پاکیشیا کا نام آیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ میرے آپ سے کس طرح کے تعلقات ہیں اس لئے اس نے مجھے رپورٹ دی۔ میں ایک ضروری کام کی وجہ سے آفس سے غیر حاضر تھا۔ رپورٹ ٹیپ ہو گئی۔ میں نے واپس آکر یہ رپورٹ سنی تو میں نے پیٹر کو کال کیا لیکن وہاں سے مجھے اطلاع ملی کہ کنگ نے اچانک پیٹر کو گرفتار کرا دیا اور پھر پیٹر کی لاش راک کلب کے سامنے سڑک

پر پائی گئی ہے۔ میں نے مزید معلومات اس کنگ کے ایک آدمی سے اس بارے میں حاصل کیں تو پتہ چلا کہ کسی بینک کی ڈکیتی کے سلسلے میں پیٹر کنگ کے ہاتھوں مارا گیا ہے اس لئے اب فوری طور پر کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ ریڈ سرکل کے بارے میں بھی مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہاسٹن میں میرا کوئی اور ایسا آدمی ہے جو اس کا سراغ لگا سکے۔ ویسے اگر آپ حکم دیں تو پھر میں وہاں جا کر انکوائری کر سکتا ہوں"...... ٹرومین نے کہا۔

"اوہ۔ ان حالات میں تمہارے وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود ہی کچھ کرتا ہوں۔ تمہارا بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی تھی۔ میز کی دوسری طرف بیٹھے بلیک زیرو کے چہرے پر اس سے بھی زیادہ گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی کیونکہ ٹرومین کی اطلاع بے حد اہم تھی۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر قاضی ایکریمیا میں کسی سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ انہیں اغوا کر لیا گیا ہے اور وہ کسی ایسی لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں جہاں پاکیشیا اور شوگران مل کر کوئی دفاعی طیارہ تیار کر رہے ہیں۔ آپ وزارت سائنس سے اس بارے میں مکمل تفصیلات فوری طور پر معلوم کر کے مجھے رپورٹ دیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ ایسی کوئی لیبارٹری میرے نوٹس میں تو نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ کیا رپورٹ ملتی ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو الرٹ کر دو اور تم بھی تیار ہو جاؤ۔ عمران کی سربراہی میں تمہاری ٹیم کسی بھی وقت ایکریمیا روانہ

ہو سکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر تم روانہ ہو سکتے ہو۔ تفصیل تمہیں عمران بتائے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"کافرستان نے ایکریمیا کی ایک دور دراز ریاست ہاسٹن میں موجود ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ریڈ سرکل کے ذریعے پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر قاضی کو اغوا کرایا ہے۔ ڈاکٹر قاضی کو وہیں ہاسٹن میں ہی رکھا گیا ہے اور ان سے معلومات حاصل کرنے کے لئے کافرستان سے ایسے سائنس دانوں کا وفد ہاسٹن جا رہا ہے جن کا تعلق دفاعی طیارے کی ٹیکنالوجی سے ہو گا۔ تم فوری طور پر اس بارے میں معلومات حاصل کر کے رپورٹ دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی طاری تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ کا دوست آک لینڈ شاید ریڈ سرکل کے

بارے میں کچھ جانتا ہو۔ اس سے پوچھ لیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سر سلطان کی رپورٹ آ جائے۔ پھر اس سے بات کروں گا"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے سر سلطان"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا کیونکہ اب فون سر سلطان خود کر رہے تھے۔

"عمران بیٹے۔ ڈاکٹر قاضی یہاں پاکیشیا میں کام نہیں کرتے بلکہ وہ شوگران میں ایک ایسی لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں جہاں پاکیشیا اور شوگران کے ماہرین مل کر انتہائی جدید ترین طیارے کی تیاری پر کام کر رہے ہیں۔ ایک ایسا طیارہ جس کی تمام ٹیکنالوجی پاکیشیائی سائنس دانوں اور خاص طور پر ڈاکٹر قاضی کی تحقیق کردہ ہے۔ چونکہ پاکیشیا میں ایسی لیبارٹری موجود ہی نہ تھی جہاں اس ٹائپ کا طیارہ تیار کیا جا سکے اس لئے حکومت پاکیشیا نے شوگران حکومت سے بات کی اور حکومت شوگران نے بھی اس طیارے میں دلچسپی ظاہر کی جس کی وجہ سے ڈاکٹر قاضی کو وہاں بھیج دیا گیا اور پھر شوگران حکومت اس پر کام کرنے کے لئے تیار ہو گئی اور اس سلسلے میں دونوں ممالک میں باقاعدہ معاہدہ بھی ہوا اور ڈاکٹر قاضی اپنے

ساتھ چار ساتھی سائنس دانوں کو لے گئے۔ حکومت پاکیشیا کو تو ڈاکٹر قاضی کے ایکریمیا جانے کا علم نہیں تھا اس لئے میں نے حکومت شوگران سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ ڈاکٹر قاضی ایکریمیا کے ایک سائنس دان سے ٹیکنالوجی میں آ جانے والی ایک رکاوٹ دور کرنے کے سلسلے میں گئے ہیں اور چونکہ وہاں کوئی سائنسی کانفرنس ہو رہی تھی اس لئے سرکاری طور پر یہ بات نہ بتائی گئی کہ وہ سائنس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ حکومت شوگران کو بھی ڈاکٹر قاضی کے اغوا کا علم نہیں تھا۔ میرے بتانے پر انہوں نے بھی اس پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میں نے انہیں تسلی دی ہے کہ چونکہ ایکسٹو اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں اس لئے وہ مطمئن رہیں"...... سر سلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جس سائنس دان سے انہوں نے مشورہ کرنا تھا اس کا نام کیا ہے اور وہ کہاں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کانفرنس کہاں ہو رہی تھی۔ اس بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے پوچھا تھا عمران بیٹے۔ لیکن انہوں نے بتایا ہے کہ یہ سب کچھ ڈاکٹر قاضی صاحب کو ہی معلوم ہو گا۔ ویسے وہ ایکریمیا کی ریاست ہاسٹن گئے تھے۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ شکریہ ۔ اب میں خود ہی کچھ کرتا ہوں "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" آک لینڈ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ۔ آک لینڈ سے بات کراؤ"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آک لینڈ بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ ابھی آپ کے ساتھی صفدر کی کال آئی تھی۔ انہوں نے آپ کا حوالہ دیا تھا۔ میں نے انہیں تمام تفصیل بتا دی ہے"...... آک لینڈ نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ دراصل اس بزرگ کو مطمئن کرنا تھا جس کے بیٹوں کو کنگ نے ہلاک کر دیا تھا لیکن اب میں نے ایک اور سلسلے میں فون کیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ کیا مطلب "...... آک لینڈ نے چونک کر کہا۔

" ہاسٹن میں کوئی مجرم تنظیم ہے ریڈ سرکل جو اغوا کرانے میں خاصی شہرت رکھتی ہے ۔ کیا تمہیں اس بارے میں معلومات ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ریڈ سرکل ۔ ہاں ۔ لیکن معمولی معلومات تک محدود ہے عمران صاحب ۔ مگر ہوا کیا ہے"...... آک لینڈ نے کہا۔

" ہمارے ہمسایہ لیکن دشمن ملک کے لئے اس ریڈ سرکل نے پاکیشیا کے ایک اہم سائنس دان ڈاکٹر قاضی کو ہاسٹن سے اغوا کیا ہے۔ وہاں وہ ایک سائنسی کانفرنس میں شرکت کے سلسلے میں گئے تھے لیکن کافرستان نے اس سائنس دان کو وہیں رکھنے کا کہا ہے کیونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہے ۔ انہوں نے اس سائنس دان سے ایک اہم دفاعی طیارے کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے یہ اطلاع ملی ہے کہ کافرستان سے سائنس دانوں کا ایک گروپ ہاسٹن جا کر وہاں ان سے معلومات حاصل کرے گا اور پھر ڈاکٹر قاضی کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہم نے اب فوری طور پر اس سائنس دان کو برآمد کرانا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب ۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ایک جزیرے پائی لینڈ میں ہے اور انتہائی خفیہ ہے ۔ البتہ ہاسٹن میں اس کا کرتا دھرتا ایک آدمی جان آرک بتایا جاتا ہے۔ یہ جان آرک بھی خفیہ رہتا ہے لیکن اس کے لئے تمام بکنگ اسکوائر کلب کا جنرل مینجر ہاپکن کرتا ہے لیکن یہ ہاپکن اور اس کا کلب دونوں انتہائی بدنام ترین ہیں"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم کسی طرح معلوم کر سکتے ہو کہ اغوا ہونے والوں کو کہاں رکھا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" سوری عمران صاحب ۔ میں ان معاملات میں مداخلت کرنے کا

قائل ہی نہیں اور یہ جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ بھی صرف آپ کو بتایا ہے ورنہ اس بارے میں، میں کچھ بھی نہیں جانتا "...... آک لینڈ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

کنگ مخصوص انداز میں اپنے آفس میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کنگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کنگ بول رہا ہوں "...... کنگ نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"ریڈ چیف بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور سخت آواز سنائی دی تو کنگ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی بوتل میز پر رکھ دی تھی۔

"یس سر ۔ حکم سر "...... اس بار کنگ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا کے کسی بوڑھے آدمی کے یہاں ہاسٹن میں موجود

دو بیٹوں کو ان کے خاندان سمیت ہلاک کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینک سے لوٹی جانے والی دولت کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"آک لینڈ نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ بوڑھا پاکیشیا میں رہنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران تک پہنچ گیا ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ ویسے سر جب پیٹر کا کلیو مل گیا تو میں نے آک لینڈ کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ اب اس پاکیشیائی بوڑھے اور اس کی بیٹیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری وجہ سے اس عمران نے ہاسٹن میں ہمارے خلاف کام شروع کر دیا ہے اور وہ اپنے گروپ کے ساتھ کسی بھی وقت ہاسٹن پہنچ سکتا ہے۔ اگر تم یہ کارروائی نہ کرتے تو عمران کو یہاں آنے کے لئے کوئی بہانہ تلاش نہ کرنا پڑتا۔ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ ریڈ سرکل کی بکنگ ہاپکن کرتا ہے اور عمران لامحالہ ہاپکن تک پہنچے گا اس لئے ہاپکن کو فوری طور پر ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا گیا ہے۔ اب تم نے ہاسٹن میں اس عمران اور اس کے گروپ کا خاتمہ

کرانا ہے"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ ہو جائے گا۔ یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس بارے میں تفصیلات کہاں سے ملیں گی"...... کنگ نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آک لینڈ سے اطلاع ملتے ہی میں نے فوری طور پر رائل ٹریسنگ ایجنسی کے چیف آرنلڈ کو حکم دے دیا تھا۔ اس کے رابطے پاکیشیا میں بھی ہیں اس لئے تم اس سے تمام معلومات بھی حاصل کر سکتے ہو اور تازہ صورت حال کی بھی تمہیں رپورٹ دینے کا اسے پابند کر دیا گیا ہے"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیسے ہی ان کی نشاندہی ہوئی وہ دوسرا سانس نہ لے سکیں گے"...... کنگ نے کہا۔

"انہیں کسی صورت بھی ہاسٹن سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے ورنہ تمہارے خلاف بھی ڈیتھ آرڈر جاری کیا جا سکتا ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کنگ نے جلدی سے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آرنلڈ گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں۔ آرنلڈ سے بات کراؤ"...... کنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ۔آرنلڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں آرنلڈ ۔ریڈ چیف نے تمہارے ذمے جو کام لگایا تھا وہ یقیناً تم نے کر لیا ہو گا"...... کنگ نے کہا۔

"ہاں ۔مجھے رپورٹ مل چکی ہے ۔عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک چارٹرڈ طیارے سے ولنگٹن پہنچ چکا ہے اور اب وہ ولنگٹن سے ہاسٹن کے لئے بھی چارٹرڈ طیارے سے سفر کرنے والا ہے۔ابھی مجھے پانچ منٹ پہلے رپورٹ ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ولنگٹن ایئرپورٹ پر موجود ہے اور اس نے ہاسٹن کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرایا ہے اور کسی بھی لمحے ان کا طیارہ پرواز کر سکتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ آٹھ گھنٹوں بعد یہ طیارہ ہاسٹن ایئرپورٹ پر لینڈ کر جائے گا"...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس عمران کے ساتھی کتنے ہیں اور ان کی کیا تفصیل ہے "۔ کنگ نے کہا۔

"عمران کے ساتھ ایک عورت اور تین مرد ہیں۔عمران سمیت یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں۔عمران کو اس لئے پہچان لیا گیا ہے کہ وہ مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ان کے حلیوں کی تفصیل مجھے مل چکی ہے"......آرنلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیوں کی تفصیل بھی بتا دی۔

"اس طیارے کی کیا تفصیل ہے ۔کس کمپنی کا ہے اور اس کا نمبر وغیرہ کیا ہے"...... کنگ نے پوچھا تو آرنلڈ نے طیارے کی تفصیل بھی بتا دی۔

" اوکے ۔ٹھیک ہے ۔اب میں انہیں خود ہی کور کر لوں گا"...... کنگ نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں ۔باب سے بات کراؤ"...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ۔باب بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں باب"...... کنگ نے کہا۔

"یس سر۔حکم فرمائیں"...... باب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چار مرد اور ایک عورت ایک چارٹرڈ طیارے سے ولنگٹن سے ہاسٹن آ رہے ہیں۔یہ سب اصل میں پاکیشیائی ہیں لیکن انہوں نے ایکریمین میک اپ کر رکھے ہیں۔یہ ابھی ولنگٹن ایئرپورٹ پر موجود

ہیں اور آٹھ گھنٹوں بعد طیارہ ہاسٹن ایئرپورٹ پر اترے گا۔ تم اپنے گروپ کو ایئرپورٹ پر تعینات کر دو اور ان پانچوں کی لاشیں مجھے چاہئیں اور یہ سن لو کہ اگر یہ لوگ ایئرپورٹ سے زندہ باہر جانے میں کامیاب ہو گئے تو تم اپنے تمام گروپ سمیت ختم کر دیئے جاؤ گے "...... کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی باس ۔ لیکن ان کے حلیوں وغیرہ کی تفصیل "...... باب نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کنگ نے نہ صرف ان کے حلیئے بتا دیئے بلکہ طیارے کے بارے میں بھی وہ ساری تفصیل بتا دی جو آرنلڈ نے اسے بتائی تھی۔

" اوکے باس ۔آپ بے فکر رہیں لیکن ان کی لاشیں کہاں پہنچانی ہوں گی "...... باب نے کہا۔

" انہیں پوائنٹ تھری پر پہنچا کر تم نے مجھے کال کر کے رپورٹ دینی ہے "...... کنگ نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ باب اور اس کے گروپ کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا لیکن پھر وہ اس طرح چونک پڑا جیسے اسے اچانک ایک خیال آ گیا ہو۔ اسے خیال آیا تھا کہ ریڈ چیف نے انہیں انتہائی خطرناک ایجنٹ بتایا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ باب اور اس کے ساتھی جو عام قاتل ہیں ان کے مقابل کامیاب نہ ہو سکیں اس لئے اسے متبادل

بندوبست بھی کر لینا چاہئے اور اس خیال کے آتے ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رالف بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کنگ بول رہا ہوں "...... کنگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔یس سر حکم "...... دوسری طرف سے چونک کر اور مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پانچ افراد کا ایک گروپ جس میں چار مرد اور ایک عورت شامل ہے ولنگٹن سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ہاسٹن پہنچ رہا ہے۔ آٹھ گھنٹوں بعد یہ طیارہ ہاسٹن پہنچے گا۔ اس گروپ کا یقینی خاتمہ میں نے ایئرپورٹ پر ہی کرانا ہے اور میں نے باب کو اس کے احکامات دے دیئے ہیں۔ اول تو وہ اپنا کام بخوبی کر لے گا لیکن یہ لوگ جو ایکریمین میک اپ میں ہیں یہ دراصل پاکیشیائی ہیں اور انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ یا ان میں کچھ باب اور اس کے گروپ سے بچ نکلیں اس لئے تم اپنے گروپ سمیت ایئرپورٹ سے باہر پکٹنگ کرو گے اور پھر تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے ہاسٹن کو کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے ۔ان پانچوں کی یقینی ہلاکت مجھے چاہئے اور اگر باب یہ کام مکمل کر لے تو پھر تم نے مداخلت نہیں کرنی ۔ اگر باب ناکام رہے گا تو میں نے اسے وارننگ دے دی ہے کہ اس کے

بعد اسے اور اس کے پورے گروپ کو ختم کر دیا جائے گا۔ تمہیں میں متبادل کے طور پر سامنے لا رہا ہوں۔ تم نے بھی کوئی کوتاہی نہیں کرنی"...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ویسے کیا ان کے حلیئے وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئی ہیں یا نہیں"...... رالف نے کہا تو کنگ نے اسے حلیوں کی تفصیل بتا دی۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اب یہ لوگ دوسرا سانس نہ لے سکیں گے"...... دوسری طرف سے کہا تو کنگ نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

چارٹرڈ طیارے میں عمران اپنے ساتھیوں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سمیت موجود تھا۔ وہ طویل پرواز کر کے ایک چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا سے ولنگٹن پہنچے تھے اور پھر وہاں ولنگٹن میں انہوں نے ایکریمین میک اپ کئے اور پھر ولنگٹن سے انہوں نے ہاسٹن کے لئے ایک طیارہ چارٹرڈ کرایا اور اس وقت وہ سب اس طیارے میں سوار ہاسٹن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ آٹھ گھنٹوں کی پرواز تھی جس میں انہوں نے راستے میں ایک جگہ تھوڑی دیر کے لئے رکنا تھا کیونکہ طیارے میں فیول بھرا جانا تھا اور اس وقت طیارہ راستے میں رکنے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹے کی پرواز کے بعد طیارہ رانکسن ایئرپورٹ پر لینڈ کر جاتا۔ عمران اپنی عادت کے مطابق سر سیٹ کی پشت پر ٹکائے آنکھیں بند

کئے ہلکے ہلکے خراٹے لینے میں مصروف تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھی۔ عقبی سیٹوں پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے جبکہ سائیڈ سیٹ پر تنویر اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔

" عمران صاحب ۔ آخر اس بار ایسی کیا جلدی ہے کہ آپ مسلسل چارٹرڈ طیارے سے سفر کر رہے ہیں "...... اچانک صفدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" جلدی تو کوئی نہیں ہے بس تمہارے چیف سے انتقام لے رہا ہوں "...... عمران نے آنکھیں بند کئے کئے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چیف سے انتقام ۔ کیا مطلب "...... ساتھ بیٹھی جولیا نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"چیف مجھے بڑا چیک دینے سے انکار کر دیتا ہے اس لئے میں اس کا خرچہ کروا رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تم اس لئے چارٹرڈ طیارے پر سفر کر رہے ہو ۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنی رپورٹ میں یہ بات لکھ دوں گی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" عورتوں کی رپورٹوں پر اگر مرد کان دھرنے لگیں تو ایک گھر بھی سلامت نہ رہے اس لئے بے فکر رہو "...... عمران نے آنکھیں کھول کر جواب دیتے ہوئے کہا تو عقبی سیٹ پر بیٹھا صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہ رہے ہو تم "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی عمران کی بات کی سمجھ نہ آئی تھی۔

" جب مرد شام کو اپنے روزگار سے فارغ ہو کر گھر آتے ہیں تو ان کی بیگمات ، ان کی بہنیں، ان کی بھابیاں، ان کی والدہ غرضیکہ گھر میں جتنی بھی خواتین ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے کے خلاف اسے رپورٹیں دیتی ہیں لیکن مرد کسی رپورٹ پر بھی کان نہیں دھرتے اس لئے گھر چلتے رہتے ہیں ورنہ اگر وہ عورتوں کی رپورٹوں پر کان دھرنے لگیں تو دوسرے روز گھر مقتل گاہ بنا ہوا نظر آئے "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا بکواس ہے ۔ کیا تم عورتوں کو اس قدر گھٹیا سمجھتے ہو "...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیا رپورٹ دینا گھٹیا بات ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر تم خود سوچ لو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم احمق ہو۔ نجانے کہاں کی بات کہاں جا ملاتے ہو۔ نانسنس میں مشن کی رپورٹ کی بات کر رہی تھی تم گھریلو رپورٹوں کی بات لے بیٹھے "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اس بار مشن کیا ہے ۔ مس جولیا بتا رہی تھی کہ چیف نے بھی فوری حرکت میں آنے کا حکم دیا اور آپ بھی چارٹرڈ طیارے پر سفر کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے "...... صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ اگر اس نے موضوع نہ بدلا تو عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا غصہ بڑھتا چلا جائے گا۔

"ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اس کے پاس وقت بے حد کم ہوتا ہے لیکن یہ انسانوں کی غفلت ہے کہ وہ ایسا نہیں سمجھتے حالانکہ کسی بھی لمحے وقت ختم ہو سکتا ہے"...... عمران نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ صرف اتنا بتا دیں کہ مین مشن کیا ہے۔ بے شک تفصیل نہ بتائیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا چلو بتا دیتا ہوں حالانکہ میرا خیال تھا کہ ہاسٹن پہنچ کر وہاں کے کسی اخبار میں ایک طویل مضمون لکھوں گا جس میں مشن کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہوں گی کیونکہ پاکیشیائی اخبارات کے مالکان تو مفت مضامین شائع کرتے ہیں اور مضامین لکھنے والوں کو کوئی رائیلٹی نہیں دیتے بلکہ انہیں کہا جاتا ہے کہ یہ ان کا احسان عظیم ہے کہ ان کا مضمون اخبار میں شائع کر دیا گیا ہے جبکہ ایکریمین اخبارات کے مالکان بڑا معقول معاوضہ دیتے ہیں"۔ عمران بھلا کہاں اتنی آسانی سے قابو میں آنے والوں میں سے تھا۔

"تم سے بات کرنا تو عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اگر مشن کے بارے میں نہیں بتاؤ گے تو پھر ہم کام کیا کریں گے اور اگر تم نے ہم سے کام نہیں لینا تھا تو پھر ہمیں ساتھ لے آنے کا کیا

فائدہ"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آج کل صاحب ذوق کہلوانے کے لئے ڈیکوریشن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ تم سوچو۔ اگر میں اکیلا آ جاتا تو کیا صاحب ذوق کہلوا سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے مس جولیا۔ ہم کیپٹن شکیل سے پوچھ لیتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا عمران نے کیپٹن شکیل کو بتا دیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب چاہے نہ بھی بتائیں لیکن کیپٹن شکیل کے پاس کوئی ایسا نسخہ موجود ہے کہ وہ عمران صاحب کے ذہن میں جھانک کر معلوم کر لیتا ہے۔ کیوں کیپٹن شکیل"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو صرف اندازہ لگا سکتا ہوں۔ عمران صاحب کے ذہن میں جھانکنا تو ناممکن ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو تم اندازہ ہی بتا دو"...... صفدر نے کہا۔

"اس بار ہمارا مشن کسی اغوا شدہ شخصیت کی فوری برآمدگی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقتاً حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کیپٹن شکیل نے واقعی درست بات کی تھی۔

"یہ تم نے کس طرح اندازہ لگایا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ کیا میرا اندازہ درست ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد درست ہے اسی لئے تو میں حیران ہو رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور جولیا کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کیپٹن شکیل کے ساتھ وہ بھی شروع سے ہی تھے اس لئے انہیں بھی حیرت ہو رہی تھی کہ کیپٹن شکیل نے یہ بات کیسے کر دی ہے جبکہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تنویر بھی اب ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا لیکن وہ اپنی عادت کے مطابق چونکہ بے حد کم گو تھا اس لئے ان کی باتوں میں اس نے کوئی مداخلت نہیں کی تھی۔

"عمران صاحب۔ چیف نے مس جولیا کو جس انداز میں مشن پر روانگی کے سلسلے میں حکم دیا اور پھر جس طرح آپ چارٹرڈ طیاروں پر سفر کر رہے ہیں اس سے یہ بات تو سب ہی سمجھ گئے ہیں کہ مشن میں ہمارے پاس وقت کم ہے اور جس مشن میں وقت کم ہوتا ہے اس مشن کا تعلق بہرحال کسی شخصیت سے ہوتا ہے جس کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اور آپ نے ایئرپورٹ پر باتیں کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہاسٹن پہنچتے ہی ہمارے پاس فرصت کا ایک لمحہ بھی نہیں ہو گا اور صفدر نے آپ سے کہا تھا کہ کیا ہاسٹن میں آپ راک کلب کے

کلب کے خلاف بھی کام کریں گے تو آپ نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اس معاملے کا کوئی تعلق کلب سے بھی نکل آئے۔ ان ساری باتوں سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کلب نے یا کسی اور تنظیم نے پاکیشیا کی کوئی اہم شخصیت کو اغوا کرایا ہے اور ہم نے اسے فوری برآمد کرنا ہے اور ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویسے یہ اندھے کے پیر کے نیچے بٹیر آنے والی بات ہے ورنہ جو وضاحت تم نے کی ہے اس سے اندازہ نہیں لگایا جا سکتا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی وہاں سے کسی شخصیت کو برآمد کرنا ہے۔ کون ہے وہ"...... جولیا نے کہا۔

"اب ظاہر ہے تفصیل تو بتانا ہی پڑے گی ورنہ میرا خیال تھا کہ مضمون لکھ کر کچھ رقم کما لوں گا لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اپنی اپنی قسمت کی بات ہے۔ پاکیشیا کا ایک سائنس دان ہے ڈاکٹر قاضی۔ اس سائنس دان نے ایک دفاعی جدید طیارے کی ٹیکنالوجی پر کام کیا حکومت پاکیشیا کو اس طیارے کی ساخت اور کارکردگی پسند آ گئی لیکن پاکیشیا میں چونکہ ایسی کوئی لیبارٹری نہیں تھی جس میں اس طیارے پر کام کیا جا سکتا اس لئے پاکیشیا نے حکومت شوگران سے بات کی۔ حکومت شوگران کو بھی اس طیارے کی ٹیکنالوجی بے حد پسند آئی اور پھر شوگران میں اس طیارے پر کام شروع کر دیا گیا۔

ڈاکٹر قاضی اپنے ساتھی سائنس دانوں کے ساتھ شوگران شفٹ ہو گئے۔ پھر اچانک تمہارے چیف کو اطلاع ملی کہ ڈاکٹر قاضی شوگران سے ہاسٹن کسی سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہیں اور انہیں اغوا کر لیا گیا ہے۔ یہ اغوا ہاسٹن میں کام کرنے والی ایک بین الاقوامی سطح کی مجرم تنظیم ریڈ سرکل نے کیا ہے۔ ریڈ سرکل اغوا کرنے میں مہارت رکھتی ہے اور یہ کارروائی کافرستانی حکومت کی ایماء پر کی گئی ہے کیونکہ کافرستان اس طیارے کی ٹیکنالوجی اور اس کی تفصیلات سے واقف ہونا چاہتا ہے تاکہ جب اس طیارے کو پاکیشیا کے دفاع میں استعمال کیا جائے تو اس سے وہ اپنے تحفظ کا بندوبست پیشگی کر سکیں۔ کافرستان حکومت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے ڈاکٹر قاضی کو کافرستان میں لے جانے کی بجائے وہیں ریڈ سرکل کے پاس ہی رکھنے کا کہا اور کافرستان سے سائنس دانوں کا گروپ ہاسٹن پہنچ کر ان سے تمام تفصیلات حاصل کرے گا۔ اس کے بعد ظاہر ہے ڈاکٹر قاضی کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ چنانچہ چیف نے حکم دیا ہے کہ کافرستانی سائنس دانوں کے گروپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہم وہاں پہنچ کر ڈاکٹر قاضی کو برآمد کر لیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واقعی کیپٹن شکیل نے درست اندازہ لگایا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ گو جو کچھ اس نے بتایا ہے اس سے درست اندازہ نہیں

لگایا جا سکتا لیکن بہرحال کیپٹن شکیل نے واقعی سو فیصد درست اندازہ لگایا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ریڈ سرکل کے بارے میں لازماً چیف نے یا آپ نے تفصیلات معلوم کی ہوں گی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کوشش کی تھی۔ وہ آک لینڈ جس سے تمہارے سامنے اس بزرگ جواد حسین کے بارے میں بات ہوئی تھی اسے میں نے فون کیا تھا۔ اس نے صرف اتنا بتایا کہ ریڈ سرکل کا ہیڈ کوارٹر کسی جزیرے پائی لینڈ میں ہے جبکہ اس کی بکنگ کا تمام کام ایک آدمی ہاپکن کرتا ہے جو ہاسٹن میں اسکوائر کلب کا جنرل مینجر ہے۔ اس سے زیادہ تو وہ جانتا نہ تھا یا اس نے بتانا مناسب نہیں سمجھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے۔ کیا پائی لینڈ جانا ہو گا ہمیں یا اس ہاپکن کو گھیرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"دیکھو۔ وہاں پہنچ کر کچھ سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے پائلٹ کی طرف سے رانکسن ایئرپورٹ پر طیارے کے لینڈ کرنے کا اعلان ہونے لگا تو ان سب نے بیلٹیں باندھ لیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی طیارہ رانکسن ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ چونکہ یہاں انہیں تقریباً پون گھنٹہ لگ جانا تھا اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ کے لاؤنج میں آ گیا۔

"میں اس آک لینڈ کو فون کر لوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اور

بات بتا دے جس سے ہم فوری طور پر ڈاکٹر قاضی تک پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایئر پورٹ کے ایک آفیسر کو اشارے سے بلایا۔

"یس سر"...... اس آفیسر نے قریب آکر کہا۔

"فون چاہئے مجھے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں بھجواتا ہوں"...... آفیسر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا جبکہ چارٹرڈ طیارے کی کمپنی کی طرف سے انہیں چائے اور سنیکس سرو کئے گئے تھے اور پھر وہ سب چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی نے کارڈلیس فون پیس لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے اسے آن کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا۔ کیا یہ براعظم ایشیا کا ملک ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"جی ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ کریں۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"نمبر نوٹ کر لیں"...... انکوائری آپریٹر نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا دیئے۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے دوبارہ آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"رانکسن ایئر پورٹ سے علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ ہمارا طیارہ یہاں فیول لینے کے لئے رکا ہے۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ کافرستان سے ناٹران نے کوئی رپورٹ دی ہے یا نہیں"۔ عمران نے سنجیدہ اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس نے رپورٹ دی ہے کہ کافرستان کی وزارت سائنس کی طرف سے سائنس دانوں کا ایک گروپ جس کی سربراہی ڈاکٹر ٹھاکر کر رہے ہیں ہاسٹن جانے کے لئے تیار ہو چکا ہے اور ایک روز بعد وہ روانہ ہو جائے گا جس پر میں نے اسے اور اس گروپ کو روکنے کے احکامات دے دیئے ہیں [illegible] سے کہہ دیا ہے کہ وہ اس سائنس دان ڈاکٹر ٹھاکر کا خاتمہ کر دے اس لئے بے فکر رہو۔ یہ گروپ کم از کم ایک ہفتے تک ہاسٹن نہیں جا سکے گا"...... چیف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے جناب۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے ایک بار پھر اسے آن کیا اور انکوائری آپریٹر سے رانکسن سے ہاسٹن کا رابطہ نمبر معلوم کر کے اس نے دوبارہ نمبر پریس کر دیئے تو اس کا رابطہ آک لینڈ سے ہو گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں آک لینڈ۔ کیا میرے لئے تمہارے دل میں کوئی نرم گوشہ پیدا ہوا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے آک لینڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کہاں سے فون کر رہے ہو"...... آک لینڈ نے کہا۔

"رانکسن ایئرپورٹ سے۔ یہاں ہمارا چارٹرڈ طیارہ فیول لینے کے لئے رکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ ہاسٹن ایئرپورٹ پر تمہاری ہلاکت کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ دو گروپ وہاں موجود ہیں۔ ایک گروپ ایئرپورٹ کے آؤٹر لاؤنج میں موجود ہے جس کا سربراہ باب نامی آدمی ہے اور دوسرا ایئرپورٹ سے باہر جس کا سربراہ رالف ہے اور یہ دونوں گروپ انتہائی خطرناک قاتلوں پر مشتمل ہیں اور انہیں تم لوگوں کو ہلاک کرنے کا حتمی ٹاسک دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ان دونوں گروپس کا تعلق ریڈ سرکل سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ دونوں کنگ کے ماتحت کلبوں سے متعلق ہیں"۔ آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کنگ کا تعلق بھی ریڈ سرکل سے ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ جس طرح یہ دونوں گروپس تمہارے سامنے آئے ہیں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے حالانکہ آج سے پہلے ایسی خبر نہیں سنی تھی۔ تمہارے حلیئے اور طیارے کے بارے میں تفصیلات بھی ان کے پاس موجود ہیں"...... آک لینڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس ریڈ سرکل کو ہمارے بارے میں باقاعدہ بریف کیا گیا ہے"...... عمران کے لہجے میں تلخی تھی۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے اس بارے میں اطلاع ملی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا ہاسٹن میں مخبری کا ایک بڑا نیٹ ورک ہے اور غیر معمولی حرکات کی مجھے باقاعدگی سے اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ مجھے جب ان دونوں گروپس کے بارے میں اطلاعات ملیں تو میں چونک پڑا۔ میرے آدمی ان دونوں میں موجود ہیں اس لئے ان سے تفصیلات بھی مل گئیں۔ یہ تو تم نے اچھا کیا کہ مجھے کال کر لیا ورنہ تو شاید یہ لوگ تمہیں دوسرا سانس بھی نہ لینے دیتے"...... آک لینڈ نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" دوسرا نہ لینے دیتے تو میں تیسرا سانس لے لیتا۔ اسے چھوڑو۔ بہرحال تمہاری مہربانی ہے کہ تم نے مجھے پیشگی بتا دیا ہے اور اگر تم ان سے خوفزدہ نہ ہو تو کیا تم ہاسٹن میں ہمیں ایسی رہائش گاہ مہیا کر سکتے ہو جہاں کاریں بھی موجود ہوں اور اسلحہ بھی لیکن اس کا علم کسی دوسرے کو نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

" میں ان سے خوفزدہ نہیں ہوں عمران صاحب۔ لیکن میری عادت ہے کہ میں ان کے کسی کام میں مداخلت نہیں کرتا۔ جہاں تک رہائش گاہ کا تعلق ہے تو میری ایک ذاتی کوٹھی کرافٹ کالونی میں موجود ہے جس کا نمبر سات سو سات ہے۔ وہاں میرا آدمی موجود ہے۔ اس کا نام گرودر ہے۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں تمہیں چابی دے کر چلا جائے گا۔ اس کوٹھی کا علم میرے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔ وہاں دو کاریں بھی موجود ہیں اور ضروری اسلحہ بھی"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اس گرودر کو کیا کہنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

" صرف اپنا نام پرنس بتا دینا"...... آک لینڈ نے جواب دیا۔

عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے فون آف کر دیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر ہمیں اب کیا کرنا ہو گا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"تم بتاؤ کیا کیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں ڈراپ ہو جاتے ہیں اور یہاں سے بائی روڈ ہاسٹن جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ان سے خوفزدہ ہونے کی۔ ہم وہاں پہنچ کر ان کا کھیلیں گے"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہم آج یہاں ڈراپ ہو جائیں۔ نئے میک اپ میں دوسرے طیارے سے چلے جائیں گے"۔ ...ر نے کہا۔

"میں ابھی آتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر فلائٹ کریو روم تھا۔ اسے معلوم تھا فیول بھرنے کے دوران طیارے کا پائلٹ اور دوسرا عملہ اس کریو روم میں موجود ہوتا ہے۔ وہ چونکہ پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے پائلٹ جیکسن سے مل چکا تھا اس لئے وہ جب کریو روم میں داخل ہوا وہاں موجود جیکسن اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

"میں آپ سے علیحدگی میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں مسٹر جیکسن ...ں کوئی ایسا روم ہے"...... عمران نے جیکسن سے مخاطب ہو

"ہاں۔ کیوں نہیں پرنس۔ آئیے اس طرف"...... جیکسن نے

مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک چھوٹے سے کمرے میں آکر
بیٹھ گئے ۔ کمرے کا دروازہ جیکسن نے بند کر دیا تھا ۔
" ہمارے مخالفین ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ہاسٹن ایئرپورٹ پر
موجود ہیں ۔ ہم ان سے بچ کر نکلنا چاہتے ہیں ۔ کیا آپ ہمیں اپنے
ساتھ سپیشل وے سے باہر لے جا سکتے ہیں " ...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چند بڑی مالیت کے نوٹ نکال کر
پائلٹ کے ہاتھ میں پکڑا دیئے ۔
" سپیشل وے سے تو نہیں البتہ میں آپ کو گڈز وے سے باہر
بھجوا سکتا ہوں مسٹر پرنس " ...... جیکسن نے کہا ۔
" اس کی کیا تفصیل ہے ۔ آپ مجھے بتائیں ۔ چلے ہم خود جائیں
گے " ...... عمران نے کہا ۔
" تفصیل تو میں بتا دیتا ہوں لیکن عام گڈز وے سے آپ گئے تو
ہو سکتا ہے کہ آپ کے مخالفین نے وہاں بھی پکٹنگ کر رکھی ہو ۔ جبکہ
گڈز وے میں ایک ایسا راستہ ہے جس کے بارے میں صرف خاص
لوگ جانتے ہیں ۔ وہاں سے ایسا مال نکالا جاتا ہے جسے عام حالات
کلیئر نہیں کرایا جا سکتا " ...... جیکسن نے کہا ۔
" ٹھیک ہے ۔ کتنی رقم مزید خرچ ہو گی " ...... عمران نے کہا ۔
" صرف دس ہزار ڈالر اور دے دیں ۔ میرا اسسٹنٹ روڈنی آپ
کو باہر پہنچا آئے گا " ...... جیکسن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر
ہلایا اور جیب سے مزید نوٹ نکال کر اس نے جیکسن کو دے دیئے

" آپ بے فکر رہیں ۔ وہاں طیارہ لینڈ کرنے کے بعد روڈنی آپ کے
ساتھ چلا جائے گا " ...... جیکسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔
" اوکے ۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے طیارے میں میک اپ کر
لیئے ہیں اس لئے تمہیں یا روڈنی کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں
ہے " ...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا ۔
" میک اپ ۔ اوہ ۔ تو آپ کا تعلق کسی ایجنسی سے ہے " ۔ جیکسن
نے چونک کر کہا ۔
" یہ باتیں پوچھی نہیں جاتیں مسٹر جیکسن کیونکہ ان معاملات
میں جس قدر کم علم ہو اتنا آدمی فائدے میں رہتا ہے " ...... عمران
نے کہا ۔
" ٹھیک ہے جناب ۔ میں سمجھ گیا " ...... جیکسن نے اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے باہر آ گئے ۔ عمران
کریو روم سے نکل کر واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا اور اس
نے جیکسن سے ہونے والی بات چیت سے انہیں آگاہ کر دیا ۔
" گڈ شو عمران صاحب ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے " ...... صفدر
نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔
" لیکن کیا اب ہم وہاں چھپے رہیں گے " ...... تنویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا ۔
" نہیں ۔ اس کنگ سے ہم نے ریڈ سرکل کے بارے میں
معلومات حاصل کرنی ہیں " ...... عمران نے کہا ۔

" یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو"...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

" نہیں ۔ ہم سب کو مل کر وہاں جانا ہو گا کیونکہ یہ کام اکیلے تمہارے بس کا نہیں ہے ۔ بہرحال تم بے فکر رہو ۔ وہاں تمہارا ڈائریکٹ ایکشن ہی کام میں لایا جائے گا"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

کنگ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کنگ بول رہا ہوں "...... کنگ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" باب بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو کنگ بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" ہاں ۔ کیا ہوا ۔ ختم ہو گئے یہ پاکیشیائی لوگ "...... کنگ نے کہا۔

" انہیں پہلے سے ہمارے بارے میں معلوم تھا باس اس لئے وہ گڈز وے کے خفیہ راستے سے نکل گئے اور ہم ان کا آؤٹر لاؤنج میں انتظار ہی کرتے رہ گئے "...... باب نے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ

انہیں اطلاع مل گئی ہو۔ وہ تو ولنگٹن سے آ رہے تھے۔ یہ تم کیا کہہ
رہے ہو"...... کنگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
"باس۔ ہم ان کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر ہمارے سامنے چارٹرڈ
طیارے نے لینڈ کیا۔ اس کے بعد جب کافی دیر گزر گئی اور یہ لوگ
آؤٹر لاؤنج میں نہیں آئے تو مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے اندر جا کر
معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ انہیں سیکنڈ پائلٹ کے ساتھ گڈز
وے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے لیکن گڈز وے پر بھی
ہمارے آدمی موجود تھے۔ یہ لوگ وہاں بھی نہیں پہنچے تھے۔ میں نے
سیکنڈ پائلٹ کے بارے میں معلوم کیا تو وہ مجھے مل گیا۔ میں نے اس
پر تشدد کیا تو اس نے بتایا کہ رانکسن ایئرپورٹ پر جہاں طیارہ فیول
لینے کے لئے اترا تھا اس گروپ کا لیڈر جس کا نام پرنس ہے، کریو روم
میں آیا اور پھر وہ پائلٹ جیکسن کے ساتھ علیحدہ کمرے میں جا کر بات
کرتا رہا۔ پھر طیارے میں پہنچ کر جیکسن نے اسے بتایا کہ اس نے اس
گروپ کو اس کے مخالفین سے بچانے کے لئے گڈز وے کے خفیہ
راستے سے باہر بھجوانے کا سودا کیا ہے اور بھاری رقم ان سے وصول
کر لی ہے۔ اس نے پانچ ہزار ڈالر روڈنی کو بھی دیئے کہ وہ انہیں اس
خفیہ راستے سے باہر نکال دے گا اور دوسری اہم بات یہ بھی معلوم
ہوئی ہے کہ رانکسن ایئرپورٹ سے طیارے میں پہنچ کر ان سب نے
میک اپ تبدیل کر لئے تھے۔ وہ اب پہلے سے یکسر مختلف حلیوں
میں آ گئے تھے۔ پھر طیارہ جب ہاسٹن ایئرپورٹ پر پہنچا تو روڈنی انہیں

ساتھ لے کر گڈز وے کے خفیہ راستے سے باہر بھجوا کر واپس آ
گیا"...... باب نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ واقعی انہیں رانکسن ایئرپورٹ پر تمہارے
بارے میں باقاعدہ اطلاع دی گئی ہے۔ ٹھیک ہے۔ ان حالات میں
تمہارا کوئی قصور نہیں بنتا۔ تم واپس آ جاؤ میں خود ہی ان کا کوئی اور
بندوبست کرتا ہوں"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے رسیور رکھ دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ انہیں کس نے اطلاع دی ہو گی
کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کنگ نے رسیور اٹھا
لیا۔
"یس۔ کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے کہا۔
"رالف بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے رالف کی
آواز سنائی دی۔
"مجھے باب کی طرف سے تفصیلی رپورٹ مل چکی ہے۔ تم بھی
واپس چلے جاؤ"...... کنگ نے کہا۔
"باس۔ یہ لوگ لازماً ٹیکسی میں گئے ہوں گے۔ اگر ٹیکسی
ڈرائیوروں سے معلومات حاصل کی جائیں تو ان کا کھوج لگایا جا سکتا
ہے"...... رالف نے کہا۔
"یہ کام تمہارا نہیں ہے۔ ٹریننگ ایجنسی کا ہے۔ وہ کرے گی۔
تم جا سکتے ہو"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس۔ آرنلڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں آرنلڈ"...... کنگ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تم نے جن پاکیشیائی ایجنٹوں کے کوائف دیئے تھے وہ ایئرپورٹ سے میک اپ کر کے خفیہ راستے سے بچ کر نکل گئے ہیں۔ اب انہیں دوبارہ ٹریس کرنا ہے۔ لازماً ایئرپورٹ کے گڈز وے کے خفیہ راستے سے باہر انہوں نے ٹیکسی ہائر کی ہو گی اس لئے تم انہیں ٹیکسی ڈرائیوروں کے ذریعے ٹریس کر سکتے ہو"...... کنگ نے کہا۔

"یس سر۔ میں کر لوں گا۔ آپ کو کہاں اطلاع دی جائے"۔ آرنلڈ نے جواب دیا۔

"میں اپنے آفس میں ہی ہوں اور تمہاری کال کا منتظر رہوں گا کیونکہ میں نے فوری طور پر ان کا خاتمہ کرانا ہے"...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں اطلاع دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ آرنلڈ کی ٹریسنگ ایجنسی انہیں بہت جلد ڈھونڈ نکالے گی اور پھر وہی ہوا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کنگ نے چونک کر کہا۔

"یہ گروپ کرافٹ کالونی کی کوٹھی نمبر سات سو سات میں موجود ہے۔ ایئرپورٹ سے یہ گروپ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر سیدھا وہاں گیا ہے اور ابھی تک وہیں موجود ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ حتمی بات ہے کہ یہ وہی گروپ ہے"...... کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ گو انہوں نے میک اپ تبدیل کر لئے ہیں لیکن ان کے قدوقامت اور تعداد وہی ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"یہ کوٹھی کس کی ہے۔ لازماً انہوں نے پہلے سے اسے بک کرایا ہو گا"...... کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کوٹھی آک لینڈ کلب کے مالک آک لینڈ کی ذاتی کوٹھی ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں" ...... کنگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم" ...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کرافٹ کالونی کوٹھی نمبر سات سو سات میں ایک گروپ موجود ہے جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے۔ اصل میں یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں لیکن انہوں نے میک اپ کر کے اپنے آپ کو ایکریمین بنایا ہوا ہے۔ اس کوٹھی کو گھیرو اور پھر اسے میزائلوں سے اڑا دو لیکن پہلے چیک کر لینا کہ اندر یہ گروپ موجود ہے یا نہیں اور سنو۔ یہ لوگ عام نہیں ہیں۔ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے قریب جانے اور ان کی نظروں میں آ جانے سے تمہیں اور تمہارے آدمیوں کو بچنا ہو گا۔ مشینی چیکنگ کرو اور پھر میزائلوں سے اس کوٹھی کو مکمل طور پر تباہ کر دو" ...... کنگ نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرا گروپ ایسے کاموں کا ماہر ہے" ...... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

"مجھے رپورٹ دینی ہے۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا" ...... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ "آک لینڈ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی" ...... کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کنگ بول رہا ہوں" ...... کنگ نے اپنے مخصوص لہجے

میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ پوری کوٹھی کو ایس ایس میزائلوں سے راکھ میں تبدیل کر دیا گیا ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا چیکنگ کی تھی میزائل فائر کرنے سے پہلے یا نہیں"۔ کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے وولٹا فور کے ذریعے باقاعدہ چیکنگ کی تھی۔ اندر ایک کمرے میں ایک ایکریمین عورت اور چار ایکریمین مرد کرسیوں پر بیٹھے چیک کئے گئے تھے۔ اس کے بعد میں نے میزائل فائر کرنے کا حکم دیا۔ ویسے ہم نے کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا" ...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ان کی لاشیں چیک کرائی ہیں" ...... کنگ نے پوچھا۔

"لاشیں۔ نہیں باس۔ ایس ایس میزائل نے تو ہر چیز کو راکھ میں تبدیل کر دیا ہے۔ مکمل راکھ بن چکی ہے ہر چیز" ...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے" ...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں ۔ ریڈ چیف سے بات کراؤ"...... کنگ نے کہا۔

"ریڈ چیف ۔ وہ کون ہے ۔ سوری"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کنگ نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کنگ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ریڈ چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جناب ۔ آپ کے احکامات کی تعمیل کر دی گئی ہے ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا حتمی طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"کیسے ۔ تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو کنگ نے ایئر پورٹ پر ڈبل پلٹنگ کی تفصیلات بتائیں اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ وہ لوگ وہاں سے خفیہ طور پر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے جس پر اس نے رائل ٹریسنگ ایجنسی کے آرنلڈ کو حکم دیا کہ انہیں ٹریس کیا جائے اور آرنلڈ نے ٹیکسی ڈرائیوروں کی مدد سے ان کا کھوج لگا لیا۔ پھر اس نے رابرٹ کو اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑانے کا حکم دیا اور اس کے بعد رابرٹ کی کال اور اس سے ہونے والی تمام بات چیت بھی لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"رابرٹ ذمہ دار آدمی ہے لیکن اگر وہ ایس ایس میزائل استعمال کرنے کی بجائے عام میزائل استعمال کرتا تو کم از کم ان کی لاشیں تو کنفرم ہو جاتیں"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"چیف ۔ اس نے وولٹا فور سے باقاعدہ کوٹھی کے اندر ان لوگوں کی موجودگی چیک کی تھی اور کوٹھی پہلے سے ہی اس کے آدمیوں نے گھیری ہوئی تھی ۔ پھر اس نے وہاں ایس ایس میزائل اس لئے فائر کئے کہ ان کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"او کے ۔ بہرحال یہ معاملہ تو ختم ہوا"...... ریڈ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کنگ نے بھی رسیور رکھ دیا لیکن پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آک لینڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں ۔ آک لینڈ سے بات کراؤ"...... کنگ نے کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ آک لینڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد آک لینڈ کی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں آک لینڈ ۔ مجھے ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ

کرافٹ کالونی میں تمہاری کوٹھی نمبر سات سو سات کو ایس ایس میزائلوں سے راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے اور اس کے اندر تمہارے مہمانوں کا گروپ بھی جل کر راکھ ہو گیا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے بھی اطلاع ملی ہے اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ یہ کام تمہارے رابرٹ اور اس کے گروپ کا ہے ۔ میں تو اس لئے خاموش ہو گیا کہ میں تمہارے ساتھ کوئی ٹکراؤ نہیں چاہتا ورنہ تم تو جانتے ہو کہ تمہارے ریڈ چیف سے بھی میرے ذاتی تعلقات ہیں "۔آک لینڈ نے کہا۔

"ریڈ چیف کو ابھی معلوم نہیں ہے کہ یہ کوٹھی تمہاری تھی ورنہ شاید وہ یہ برداشت ہی نہ کر سکتا کہ تم نے اس کے دشمنوں کو پناہ دے رکھی تھی"...... کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کسی کو کوئی پناہ نہیں دی ۔ یہ میرا کاروبار ہے ۔ میں نے اس کوٹھی کا معاوضہ وصول کیا تھا اور اس کے بعد مجھے پرواہ نہیں کہ وہاں کون رہ رہا ہے اور کون نہیں ۔ ویسے بھی یہ کوٹھی انشورڈ ہے اس لئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا "...... آک لینڈ نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ گڈ بائی "...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھرے تھے لیکن پھر وہ جلد ہی نارمل ہو گیا۔

عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ایک فون بوتھ کے باکس میں ڈالا اور پھر لائٹ آن ہوتے ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"آک لینڈ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں ۔آک لینڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔آک لینڈ بول رہا ہوں ۔ کون بات کر رہا ہے"۔ دوسری طرف سے آک لینڈ کی آواز سنائی دی لیکن لہجے میں الجھن اور حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"عمران بول رہا ہوں آک لینڈ ۔ کیا تم نے ریڈ سرکل کو اس

کوٹھی کی نشاندہی کی تھی جو تم نے ہمیں دی تھی"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"اوہ۔ تم زندہ ہو۔ تھینک گاڈ۔ نہیں عمران۔ میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں ان معاملات میں کسی طرح بھی شامل نہیں ہونا چاہتا۔ کوٹھی تو میں نے اس لئے تمہیں دے دی تھی کہ یہ میری ملکیتی ہے۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ کوٹھی کو ایس ایس میزائلوں سے راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے تو مجھے بے حد دکھ ہوا۔ اس بات کا نہیں کہ کوٹھی جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئی ہے کیونکہ وہ تو انشورڈ تھی۔ مجھے کوٹھی کی مالیت سے زیادہ بڑی رقم مل جائے گی۔ مجھے دکھ اس لئے ہوا تھا کہ میری اطلاع کے مطابق جب ایس ایس میزائل فائر ہوئے تھے تو تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت اندر موجود تھے"...... دوسری طرف سے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا گیا۔

"تو پھر حملہ آوروں کو کیسے اس بات کا علم ہو گیا کہ ہم اس کوٹھی میں ہیں۔ تمہارے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے اور ہم ایئرپورٹ سے سیدھے وہاں گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام ایک آدمی رابرٹ کا ہے۔ مجھے اس کی اطلاع مل گئی ہے اور رابرٹ کا تعلق کنگ سے ہے۔ مجھے کنگ کی کال آئی اور وہ اس بات پر ناراض ہو رہا تھا کہ میں نے تمہیں کوٹھی کیوں دی ہے۔ میں نے اسے بھی یہی کہا ہے یہ میرا بزنس ہے لیکن تم لوگ بچ کیسے

گئے"...... آک لینڈ نے کہا۔

"کیا تم کنگ سے معلوم کر کے مجھے بتا سکتے ہو کہ کنگ کو کیسے اطلاع مل گئی کہ ہم اس کوٹھی میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ تمہیں میں نے بتایا تو ہے کہ میرا مخبری کا بہت بڑا نیٹ ورک ہے اور میں نے اپنے طور پر اس اہم پوائنٹ کی انکوائری کرائی ہے۔ ایئرپورٹ سے تم گڈز وے کے خفیہ راستے سے نکل گئے تو کنگ نے رائل ٹریسنگ ایجنسی کے آرنلڈ کو کہا کہ وہ تمہیں تلاش کرے۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیوروں کی مدد سے وہ ٹیکسیاں تلاش کرا لیں جن میں تم وہاں سے کوٹھی پر پہنچے تھے اور پھر اس نے کنفرم کرا لیا کہ تم واقعی اندر موجود ہو تو اس نے کنگ کو اطلاع دے دی"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم مجھے ایک کوٹھی دو جہاں کاریں اور اسلحہ موجود ہو۔ اس کوٹھی کا معاوضہ اگر تم چاہو تو تمہیں مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"دیکھو پرنس۔ میں نے یہاں رہنا ہے جبکہ تم نے واپس چلے جانا ہے۔ اس کنگ نے مجھے پہلے ہی دھمکی دی تھی کہ میں نے تمہیں کوٹھی دی ہے اس لئے آئی ایم سوری پرنس۔ اب مزید میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... آک لینڈ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ٹپ دے دو جہاں سے رہائش گاہ مل جائے"...... عمران

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تم ہائی انٹریز پر واقع ڈیوڈ کارپوریشن سے بات کر لو ۔ وہ نقد رقم کے عوض تمہیں رہائش گاہ مہیا کر دیں گے "...... آک لینڈ نے کہا۔

" وہ اگر کوئی حوالہ طلب کریں تو "...... عمران نے کہا۔

" تم جب انہیں نقد رقم ادا کرو گے تو وہ کوئی حوالہ طلب نہیں کریں گے "...... آک لینڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر فون آف کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے ۔ اس نے انکوائری آپریٹر سے ہائی انٹریز پر واقع ڈیوڈ کارپوریشن کا نمبر معلوم کر کے کارڈ کو مزید آگے کی طرف دبایا اور پھر لائٹ آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" ڈیوڈ کارپوریشن "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" جنرل مینجر سے بات کرائیں ۔ میں آک لینڈ کلب سے آک لینڈ بول رہا ہوں "...... عمران نے آک لینڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ رچرڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" آک لینڈ بول رہا ہوں رچرڈ "...... عمران نے آک لینڈ کی

اور لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ کیا بات ہے ۔ آج کیسے فون کر لیا "...... دوسری طرف سے خاصے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ایک خصوصی بااعتماد پارٹی کو تمہاری ایک ایسی رہائش گاہ فوری چاہئے جس کا علم راک کلب کے کنگ یا اس کے کسی آدمی کو نہ ہو "...... عمران نے کہا۔

" اوہ کیوں ۔ تمہارے تو اپنے پاس بے شمار رہائش گاہیں ہیں "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" پارٹی کے خلاف کنگ ہے اور میں کنگ سے براہ راست ٹکرانا نہیں چاہتا جبکہ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ تم صرف بزنس کرتے ہو اور نقد رقم پر تم کسی کو بھی رہائش گاہ دے سکتے ہو "۔ عمران نے آک لینڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ لیکن یہ رقم کب ملے گی اور کس سے "...... رچرڈ نے کہا۔

" یہ رقم میرے ذمے ۔ تم اس کی فکر مت کرو ۔ لیکن کوٹھی میں کاریں اور اسلحہ وغیرہ بھی ہونا چاہئے "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایک ہفتے کا ایک لاکھ ڈالر معاوضہ ہو گا ۔ تمہاری پارٹی کو کتنے عرصے کے لئے رہائش گاہ چاہئے "...... رچرڈ نے کاروباری انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" فی الحال ایک ہفتے کے لئے "...... عمران نے کہا۔

" اوکے ۔ تو نوٹ کر لو ۔ کوئین کالونی کی کوٹھی نمبر تھری بی جی۔ وہاں ہمارا آدمی ہو گا راتھر ۔ رقم اسے دے دی جائے اور وہ کوٹھی تمہاری پارٹی کے حوالے کر کے واپس آجائے گا۔ وہاں نئے ماڈل کی دو کاریں بھی موجود ہیں اور اسلحہ بھی ہو گا۔ تمہاری پارٹی وہاں راتھر کو تمہارا نام بتا دے گی"...... رچرڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ اسے گارنٹڈ چیک مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھی ارد گرد موجود تھے ۔

" کوئین کالونی کی کوٹھی نمبر تھری بی جی۔ لیکن پہلے میں خود اندر جاؤں گا پھر تم نے آنا ہے ۔ دو دو کے گروپ میں تم کوئین کالونی پہنچو گے "...... عمران نے کہا اور پھر جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

" کوئین کالونی "...... عمران نے ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھول کر جولیا سمیت اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... ڈرائیور نے کہا اور کار آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو چکے تھے ۔

" کس کوٹھی پر جانا ہے جناب "...... ڈرائیور نے کہا۔

" ایٹ بی جی "...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک عظیم الشان کوٹھی کے سامنے پہنچ

چکے تھے ۔ کوٹھی کا گیٹ بند تھا۔ عمران نیچے اترا اور اس نے ایک بڑا نوٹ جیب سے نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ جولیا بھی نیچے اتر آئی تھی۔

" باقی تمہاری ٹپ "...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سلام کیا اور پھر کار آگے بڑھا لے گیا جبکہ عمران اس طرح ستون کی طرف بڑھ گیا جیسے کال بیل پریس کرنا چاہتا ہو لیکن پھر وہ واپس مڑ آیا۔ ٹیکسی ایک موڑ مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکی تھی جبکہ جولیا خاموش کھڑی تھی۔

" آؤ "...... عمران نے کہا اور پھر وہ مڑ کر آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر تھری بی جی کے گیٹ کے سامنے پہنچ چکے تھے ۔ یہ بھی خاصی بڑی کوٹھی تھی۔ عمران نے جیب سے چیک بک نکالی اور اس میں سے ایک لاکھ ڈالر کا گارنٹڈ چیک علیحدہ کیا اور چیک بک واپس جیب میں ڈال لی ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ذیلی پھاٹک کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آگیا۔

" تمہارا نام راتھر ہے ۔ ہمیں آک لینڈ نے بھیجا ہے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ وہ گارنٹڈ چیک دے دیجئے "...... آنے والے نے چونک کر کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا گارنٹڈ چیک اس کی طرف بڑھا دیا۔ راتھر نے چیک کو غور سے دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے بڑی احتیاط سے جیب میں ڈال لیا۔

"آئیے ۔ میں آپ کو کوٹھی چیک کرا دوں "....... راتھر نے کہا۔

" ہم چیک کر لیں گے ۔ شکریہ ۔ آپ جا سکتے ہیں "....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اپنا سامان لے لوں "....... راتھر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور جولیا بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے ۔ سائیڈ پر گارڈ روم تھا۔ راتھر اس میں داخل ہوا اور پھر چند لمحوں بعد وہ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔ اس نے سلام کیا اور کوٹھی سے باہر چلا گیا۔

" ذیلی دروازہ تھوڑا سا کھول دو "....... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ کوٹھی کی ایک الماری میں خاصی مقدار میں جدید اسلحہ بھی موجود تھا۔ چونکہ یہاں ہاسٹن میں اسلحے پر کسی قسم کی پابندی نہ تھی اس لئے عمران کو معلوم تھا کہ اسلحہ سمیت رہائش گاہ کی ڈیمانڈ کی جا سکتی ہے ۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے ۔

" عمران صاحب ۔ اس بار تو ہم چوروں کی طرح چھپتے پھر رہے ہیں حالانکہ اس مشن کے لئے ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے "....... صفدر نے کہا۔

" بس اب بہت ہو گئی ہے اس لئے اب ایکشن ہی کرنا ہے ۔ سب سے پہلے تو اس کنگ کو اغوا کر کے یہاں لانا ہو گا تاکہ اس سے

ریڈ سرکل کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جا سکیں اور یہ کام تنویر اور کیپٹن شکیل کریں گے "....... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

" ویری گڈ ۔ اب لطف آئے گا "....... تنویر نے کہا۔

" اور سنو ۔ کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس کنگ کو جوتے مار کر اس کے کلب سے باہر لے آنا "....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں اسے جوتے مارتا ہوا یہاں تک لے آؤں گا "....... تنویر نے چہک کر کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ پولیس کا مسئلہ "....... صفدر نے کہا۔

" کچھ نہیں ہو گا۔ تنویر تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ ۔ کار باہر موجود ہے ۔ البتہ تم دونوں نے ماسک میک اپ کر لینا ہے اور ہاں ۔ یہ سن لو کہ میں کنگ کو یہاں زندہ دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اس کی لاش نہیں چاہئے مجھے "....... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" ایسا ہی ہو گا "....... تنویر نے جواب دیا۔

" صفدر اور جولیا ۔ تم دونوں دوسری کار لے کر ان کے تعاقب میں جاؤ گے ۔ تم نے ان کی حفاظت کرنی ہے لیکن سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہاں اگر ضرورت پڑے تو پھر مداخلت کر سکتے ہو "....... عمران نے صفدر اور جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" اور تم ۔ تم کیا کرو گے "....... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں یہاں اکیلا بیٹھ کر رمبا سمبا ناچوں گا" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب لازماً آگے کی کوئی پلاننگ کریں گے آپ آئیں میرے ساتھ" ...... صفدر نے کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آپ خواہ مخواہ مس جولیا کو غصہ دلا دیتے ہیں" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ وہ منہ پھلائے خاموش بیٹھی رہے ورنہ وہ تمہارے کان کھا جاتی۔ بہرحال یہ خیال رکھنا کہ کنگ کے آدمیوں کو یہاں کا علم نہ ہو جائے کیونکہ تنویر تو ناک کی سیدھ میں آئے گا۔ تم نے خیال رکھنا ہے" ...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ عمران نے ان کے جانے کے بعد سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پائی لینڈ جزیرے کا یہاں سے رابطہ نمبر دیں" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"پائی لینڈ کے سب سے بدنام کلب کا نمبر دیں۔ میرا ایک دوست مجھے صرف یہ کہہ کر وہاں گیا تھا کہ وہ پائی لینڈ کے سب سے بدنام کلب میں ملے گا" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آپ کا دوست لازماً ماؤنٹ کلب میں ہو گا کیونکہ پائی لینڈ میں بدنام ترین یہی کلب ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ" ...... عمران نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماؤنٹ کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت اور چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاسٹن سے چیف کمشنر آفس سے آرتھر بول رہا ہوں۔ اپنے باس سے بات کراؤ" ...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کون باس۔ کیا آپ کا مطلب فلپ سے ہے۔ چیف فلپ سے" ...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ بات کراؤ" ...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ چیف فلپ بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"ہاسٹن سے چیف کمشنر آفس سے آرتھر بول رہا ہوں"۔ عمران

نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا۔

"آفس کو رپورٹ ملی ہے کہ تمہارا تعلق ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ریڈ سرکل سے ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہے بھی سہی تو پھر"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"حکومت کسی بھی لمحے ریڈ سرکل کے خلاف کارروائی کر سکتی ہے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ تم سائیڈ پر ہو جاؤ۔ اس طرح تم بچ جاؤ گے۔ اس کا معاوضہ جو تم چاہو مجھے دے دینا"...... عمران نے کہا۔

"نانسنس۔ فلپ کو بلیک میل کر رہے ہو۔ نانسنس"۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور رابطہ ختم ہوتے ہوئے ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا گیا ہو لیکن عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی کیونکہ بہرحال اس نے ریڈ سرکل تک پہنچنے کا راستہ تلاش کر لیا تھا۔ اب اسے کنگ کا انتظار تھا۔ اس نے اسے اغوا کر کے یہاں لانے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا کہ وہ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔

"کیا پروگرام ہے تمہارا تنویر"...... کار کی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ اس وقت ایک سڑک پر سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے کالونی کے ایک بک سٹال سے شہر کا نقشہ خرید لیا تھا اور پھر اس نقشے کی مدد سے انہوں نے راک کلب اور اس کالونی سے اس کا راستہ اچھی طرح مارک کر کے سمجھ لیا تھا اس لئے اب تنویر جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"پروگرام۔ کیسا پروگرام"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"کنگ اب باہر کاؤنٹر پر تو نہ بیٹھا ہو گا اور ہم نے اسے ہلاک نہیں کرنا بلکہ اسے اغوا کرنا ہے اور کنگ سنا ہے کہ کسی کے سامنے نہیں آتا اس لئے اب اس کے بارے میں پروگرام تو بنانا ہی پڑے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" پروگرام بنانے کے چکر میں مت پڑو کیپٹن شکیل ۔ ہال میں داخل ہو کر کاؤنٹر مین کو گردن سے پکڑ لیں گے اور پھر وہ خود ہی ہمیں کنگ تک پہنچا دے گا۔ پھر کنگ کو ساتھ لے آنا میرا کام ہے"...... تنویر نے کہا۔

" نہیں ۔ایسے کام نہیں ہو گا تنویر"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تو پھر کیسے ہو گا"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں کسی نہ کسی انداز میں کنگ تک پہنچنا ہو گا بغیر کسی ہنگامے کے ۔اس کے بعد جو بھی ہو جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تو پھر تمہارے ذہن میں کوئی پروگرام ہو تو بتاؤ"...... تنویر نے کہا۔

" ہم میک اپ گریٹ لینڈ کے آدمیوں کا کر لیں ۔میرے پاس جو ماسک میک اپ باکس ہے اس میں گریٹ لینڈ جیسے چار پانچ ماسک بھی موجود ہیں۔ گریٹ لینڈ میں ایک بہت بڑا اور انتہائی خطرناک سینڈیکیٹ ہے جس کی دھوم پورے ایکریمیا میں ہے۔اس کا نام کرستان سینڈیکیٹ ہے۔اس کے چیف کا نام کنگ راجر ہے۔ جب ہم وہاں کرستان سینڈیکیٹ اور کنگ راجر کا حوالہ دے کر کنگ سے ملنے کی بات کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ہم کنگ تک پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن اگر اس کنگ نے تمہارے اس کنگ راجر سے بات کر لی

تو پھر"...... تنویر نے کہا۔

" ارے نہیں ۔یہ بے چارہ چاہے لاکھ بڑا بدمعاش ہو لیکن کنگ راجر سے اس کے تعلقات نہیں ہو سکتے ۔وہ واقعی بہت بڑا بدمعاش ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔یونہی سہی ۔اگر تمہارا یہ پروگرام کامیاب نہ ہوا تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اس تک بہرحال پہنچ جاؤں گا"۔ تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کار کسی بند گلی میں روک لو تاکہ ہم میک اپ کر لیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اس نے کار ایک چوڑی گلی میں موڑ دی۔ گلی آگے جا کر بند ہو گئی تھی اور وہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔

" تم میک اپ کر لو میں باہر خیال رکھتا ہوں۔ کوئی اچانک بھی آ سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کوٹ کی جیب سے ایک باکس نکال کر تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ پھر سڑک کی طرف بڑھ گیا اور سڑک کے کنارے پر آ کر وہ رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ مڑا اور اس نے تنویر کو نیچے اتر کر سڑک کی طرف آتے دیکھا۔ تنویر نے واقعی شاندار میک اپ کیا تھا۔وہ گریٹ لینڈ کا کوئی بڑا غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔

" ٹھیک کیا ہے میک اپ"...... تنویر نے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہاں۔ ویری گڈ۔ مجھے بھی خوف آنے لگ گیا ہے تم سے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا اور کیپٹن شکیل قدم بڑھاتا کار کی طرف چلا گیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے سائیڈ سیٹ پر پڑے باکس کو اٹھا کر اس میں سے ایک ماسک منتخب کیا اور اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس نے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تو اس نے کار کا دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ کار کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر گلی کے کنارے پر کھڑا تنویر مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف آ گیا۔ چند لمحوں بعد کار بیک ہو کر واپس سڑک پر آئی اور پھر ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"مجھے وہاں بات کرنے دینا۔ میرا نام انتھونی ہے جبکہ تمہارا نام مائیکل"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ رہے تھے۔ عمارت پر جہازی سائز کا نیون سائن موجود تھا جس پر راک کلب کا نام موجود تھا۔ ایک طرف پارکنگ تھی لیکن وہاں کاروں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی اور کلب میں آنے جانے والے سب انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے اور بدمعاش نظر آ رہے تھے۔ تنویر نے کار روکی اور پھر باہر آ گیا۔ اس نے دانستہ کار کو لاک نہ کیا اور ویسے ہی چھوڑ کر واپس مڑ گیا تو کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ ہی مڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہال میں داخل ہوئے تو ہال کھچا کھچ بھرا

ہوا تھا لیکن وہاں شور شرابہ نہیں تھا بلکہ لوگ اس طرح بیٹھے باتیں کرنے اور شراب پینے میں مصروف تھے جیسے انہیں کسی کا خوف ہو۔ ہال میں موجود ہر شخص کا چہرہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ شہر کا چھٹا ہوا غنڈہ اور بدمعاش ہے۔ ایک طرف خاصا بڑا کاؤنٹر تھا جس پر چار افراد موجود تھے جن میں سے تین سروس دینے میں مصروف تھے جبکہ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی سٹول پر بیٹھا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا البتہ اس کی بھورے رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ اس کی آنکھیں سرخ اور چہرہ زخموں کے مندمل شدہ نشانات سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک تھی۔ ان دونوں نے ایک لمحے کے لئے رک کر ہال کا جائزہ لیا اور پھر وہ دونوں ہی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر گریٹ لینڈ کے لہجے میں اس گنجے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام کارسکا ہے۔ تم کون ہو۔ اجنبی لگتے ہو"۔۔۔ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم گریٹ لینڈ سے آئے ہیں۔ میرا نام انتھونی ہے اور اس کا نام مائیکل۔ گریٹ لینڈ کے کرستان سینڈیکیٹ کے چیف کنگ راجر کا پیغام ہم نے کنگ کو پہنچانا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا پیغام ہے۔ مجھے دے جاؤ۔ پہنچ جائے گا"۔۔۔ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کنگ سے بات کرواور اسے بتاؤ کہ کرستان سینڈیکیٹ کے آدمی آئے ہیں۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اس لئے نہیں جانتے۔ تمہارا کنگ لازماً جانتا ہو گا ورنہ تمہارے منہ سے یہ نام سننے کے بعد ایسے الفاظ کبھی نہ نکلتے"...... کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ تنویر ہونٹ بھینچے اس طرح کھڑا تھا جیسے اسے ان ساری باتوں سے شدید کوفت ہو رہی ہو۔

"کہہ تو دیا ہے کہ پیغام دے جاؤ۔ پہنچ جائے گا۔ چیف کنگ تو ایکریمیا کے صدر سے نہیں ملتا۔ تم سے کیسے ملے گا"...... کارسکا نے منہ بناتے ہوئے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فون پر اس سے میری بات کراؤ"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ مجھ سے بات نہیں کرے گا۔ میری اس کے مقابل کیا حیثیت ہے"...... کارسکا نے کہا۔

"ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ پیغام تمہیں دے دیا جائے اور تم اسے کنگ تک پہنچا دو گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں یہ پیغام مینجر ولسن تک پہنچا دوں گا۔ وہ آگے کنگ سے بات کر سکتا ہے"...... کارسکا نے کہا۔

"چلو ولسن سے میری بات کرا دو"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو کارسکا چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے اس انداز میں کاندھے جھٹکے جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ پھر اس نے سامنے رکھے ہوئے

فون کا رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے کارسکا بول رہا ہوں باس۔ کاؤنٹر پر گریٹ لینڈ کے دو آدمی آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق گریٹ لینڈ کے کسی کرستان سینڈیکیٹ سے ہے اور وہ کنگ کو اس سینڈیکیٹ کے کسی بڑے کا پیغام دینا چاہتے ہیں"...... کارسکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ لو۔ باس سے بات کرو"...... دوسری طرف سے بات سن کر کارسکا نے رسیور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ میں انتھونی بول رہا ہوں اور میرا ساتھی مائیکل بھی میرے ساتھ ہے۔ ہم دونوں کا تعلق گریٹ لینڈ کے سینڈیکیٹ کرستان کے چیف کنگ راجر سے ہے۔ ہم نے چیف کنگ راجر کا ایک خصوصی پیغام کنگ تک پہنچانا ہے"...... کیپٹن شکیل نے گریٹ لینڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں کرختگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"یہ پیغام فون پر بھی تو دیا جا سکتا تھا"...... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دیا جا سکتا ہو گا لیکن اب یہ پیغام ہم نے پہنچانا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رسیور کارسکا کو دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے رسیور واپس کارسکا کی طرف بڑھا دیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اس کارروائی کی وجہ سے اسے شدید کوفت

ہو رہی ہو لیکن وہ کسی وجہ سے اسے برداشت کرنے پر مجبور تھا۔

"یس باس"...... کارسکا نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"دائیں طرف راہداری میں چلے جاؤ۔ آخر میں باس کا آفس ہے"...... کارسکا نے کہا۔

"اوکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور دائیں طرف کو مڑ گیا۔ تنویر خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں سرے سے کوئی دربان موجود نہ تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی موجود تھا۔ وہ بڑے غور سے کیپٹن شکیل اور تنویر کو دیکھ رہا تھا لیکن وہ اپنی کرسی سے اٹھا نہیں تھا۔

"بیٹھو۔ میرا نام ولسن ہے"...... اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے کہا۔

"ہم یہاں بیٹھنے کے لئے نہیں آئے مسٹر ولسن۔ ہم نے کنگ تک پیغام پہنچانا ہے"...... کیپٹن شکیل کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تو تنویر چونک کر سیدھا ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن شکیل اب ایکشن میں آنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو گیا ہے۔

"تو پھر واپس چلے جاؤ۔ کنگ سے نہ تمہاری بات ہو سکتی ہے اور نہ ہی ملاقات"...... ولسن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا کنگ نیچے تہہ خانے میں ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ولسن نے چونک کر پوچھا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے قالین پر جا گرا۔ کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے اس گینڈے نما آدمی کو گھسیٹ کر نیچے پھینک دیا تھا۔ ولسن نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ کیپٹن شکیل نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور ولسن کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ آنکھیں ابل کر باہر آ گئیں اور چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا۔

"بولو۔ کہاں سے راستہ جاتا ہے کنگ تک"...... کیپٹن شکیل نے غراتے ہوئے کہا جبکہ تنویر نے تیزی سے مڑ کر آفس کا دروازہ بند کر دیا تھا لیکن ولسن کے منہ سے صرف خرخراہٹ سی نکلی اور پھر اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"ارے۔ یہ تو مر گیا۔ اوہ ویری بیڈ"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر اس کی گردن سے اٹھا لیا۔

"تم نے عمران کی نقل کرنے کی کوشش کی لیکن دباؤ سخت ڈال دیا۔ بہرحال آؤ۔ چھوڑو اسے۔ اس کے عقبی کمرے سے لازماً راستہ جاتا ہو گا"...... تنویر نے کہا اور دوڑتا ہوا وہ عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے کے پیچھے ایک کمرہ تھا جسے ریٹائرنگ روم کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ اس کی شمالی دیوار میں ایک دروازہ تھا۔ تنویر نے اسے کھولا تو دوسری طرف ایک چھوٹا سا لفٹ نما کمرہ تھا۔

"یہ لفٹ ہے۔ آؤ"...... تنویر نے مڑ کر کیپٹن شکیل سے کہا اور پھر وہ دونوں اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ تنویر نے ایک طرف دیوار میں لگا ہوا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوا اور اس کے ساتھ ہی لفٹ نیچے اترنے لگی۔

"اب ڈائریکٹ ایکشن ہو گا کیپٹن شکیل۔ تم مداخلت نہ کرنا"...... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ وہ دونوں راہداری میں آئے تو وہاں مشین گنوں سے مسلح دو افراد موجود تھے اور وہ انہیں دیکھ کر بے اختیار حیرت سے اچھل پڑے۔

"ہمیں ولسن نے بھیجا ہے۔ کنگ نے ملاقات کی اجازت دی ہے"...... کیپٹن شکیل نے تنویر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دباتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ سامنے چلے جاؤ۔ راہداری کے آخر میں چیف کا آفس ہے"...... ایک آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا اور وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے آخر میں واقعی ایک دروازہ تھا لیکن دروازہ بند تھا اور اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب بھی جل رہا تھا۔

"یہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اس لئے ان کا خاتمہ ضروری ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ تم ان کا خاتمہ کرو۔ میں دروازے کا لاک توڑتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر واپس مڑ گیا۔ وہ دونوں تنویر کو واپس آتے دیکھ کر چونک پڑے لیکن دوسرے لمحے تنویر کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز اور ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے راہداری گونج اٹھی۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال کی ہول کے سوراخ پر رکھ کر اس نے ہاتھ کو ذرا سا ٹیڑھا کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا اور لاک ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ کیپٹن شکیل نے لات ماری تو بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک صوفے پر ایک لحیم شحیم آدمی کو نیم دراز کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ سامنے میز پر ایک فون پڑا ہوا تھا جبکہ اس آدمی کے ہاتھ میں شراب کی بوتل موجود تھی۔

"تمہارا نام کنگ ہے"...... کیپٹن شکیل نے اندر داخل ہوتے

ہی انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ مگر تم کون ہو" ...... اس آدمی نے یکلخت سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے بوتل لاشعوری انداز میں میز پر رکھ دی تھی کہ کیپٹن شکیل اس طرح آگے بڑھا جیسے اس کے جسم میں اچانک تیز کرنٹ دوڑ گیا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ کنگ سنبھلتا کیپٹن شکیل نے اس کے سر پر پوری قوت سے مشین پسٹل کا دستہ مار دیا اور کنگ چیختا ہوا پہلو کے بل صوفے پر گر کر ایک جھٹکے سے دوبارہ سیدھا ہوا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل نے دوسری بھرپور ضرب لگا دی اور اس بار کنگ چیختا ہوا منہ کے بل سامنے میز پر گرا ہی تھا کہ تیسری ضرب سے اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے ۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے تنویر بھی کمرے میں آ گیا۔

"ادھر ایک خفیہ راستہ ہے ۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ اٹھاؤ اسے "...... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دونوں ہاتھوں سے بے ہوش پڑے ہوئے کنگ کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سرنگ نما راستے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے سرنگ کا اختتام ایک بند دیوار پر ہوا تھا لیکن سائیڈ دیوار پر ایک ہک موجود تھا۔ تنویر نے اس ہک کو کھینچا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور دوسری طرف ایک چوڑی گلی نظر آ رہی تھی۔ تنویر نے باہر جھانکا تو گلی سائیڈ سے بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر

سڑک تھی۔

"تم یہیں رکو ۔ میں کار لے آتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور باہر گلی میں جا کر وہ دوڑتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر سڑک پر جا کر وہ مڑا اور کیپٹن شکیل کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ کیپٹن شکیل کنگ کو کاندھے پر لادے بڑے بے چین سے انداز میں کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک کار بیک ہو کر گلی میں داخل ہوئی اور پھر اسی حال میں پیچھے آتی چلی گئی۔ پھر وہ دروازے کے قریب آ کر رک گئی تو کیپٹن شکیل تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور کاندھے پر لدے ہوئے کنگ کو اس نے عقبی سیٹ کے سامنے خالی جگہ پر اس طرح ٹھونس دیا جیسے کسی بورے کو ٹھونسا جاتا ہے اور پھر خود بھی اچھل کر وہ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تنویر نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

" ویری گڈ ۔ کتنے آدمیوں کو قتل کرنا پڑا ہے اس کے لئے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے سامنے کرسی پر کنگ بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں فاتحانہ انداز میں کھڑے مسکرا رہے تھے ۔ وہ ابھی یہاں پہنچے تھے ۔

" صرف ایک مینجر کو ہلاک کرنا پڑا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ارے ۔ واہ ۔ ایک آدمی کے عوض کنگ آ گیا۔ میں تو سمجھا تھا کہ کشتوں کے پشتے لگانے پڑیں گے ۔ سروں کے مینار کھڑے کرنے پڑے ہوں گے "...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

" تنویر کا ارادہ تو یہی تھا لیکن اس کی مہربانی ہے کہ اس نے میری بات مان لی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران ہنس پڑا۔

" اسی لئے تو کوئی لطف نہیں آیا "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باہر سے ہارن کی آواز سنائی دی تو تنویر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" کیا ہوا ہے ۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا تو اس نے تفصیل بتا دی ۔

" گڈ شو ۔ اسی لئے میں نے تمہیں تنویر کے ساتھ بھیجا تھا ۔ بہرحال اب اسے نیچے تہہ خانے میں لے جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جولیا، اس کے پیچھے صفدر اور آخر میں تنویر اندر داخل ہوا۔

" ہمارا جانا تو بے کار ہی ثابت ہوا ہے ۔ انہوں نے تو کمال کر دیا ہے ۔ وہاں راک کلب میں شاید ابھی تک کسی کو علم ہی نہیں ہوا اور یہ کنگ کو اٹھا کر لے بھی آئے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سلطنتیں اسی طرح فتح ہوتی ہیں کہ کنگ کو مکھن سے بال کی طرح نکال لیا جائے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کنگ کو تہہ خانے میں لے جا کر ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

" کنگ کے اغوا کا جیسے ہی علم ہو گا شاید پورے ہاسٹن پر قیامت برپا ہو جائے اس لئے جولیا کے علاوہ باقی سب باقاعدہ باہر جا کر نگرانی کریں"...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر

تینوں سر ہلاتے ہوئے تہہ خانے سے باہر چلے گئے جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر کنگ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جولیا سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی موجود تھی۔ چند لمحوں بعد جب کنگ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہمیں بھیج کر تم یہاں کیا کرتے رہے ہو"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میں نے فون کر کے پائی لینڈ کے ایک گینگسٹر کا پتہ معلوم کیا ہے۔ اس کے ذریعے وہاں ہیڈ کوارٹر تک پہنچا جا سکتا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت ایسے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ اس کے سر سے اچانک اتر گیا ہو۔ اسی لمحے کنگ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"...... کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تمہارے کلب سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے اور تمہارے لئے یہ خبر شاید دلچسپ ہو کہ تمہارے کلب والوں کو علم تک نہیں ہو سکا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ تم کون

ہو"...... کنگ نے کہا۔

"جنہیں تم نے ایئر پورٹ پر ہلاک کرانے کی کوشش کی تھی اور پھر تم نے کرافٹ کالونی کی کوٹھی کو میزائلوں سے اڑوا دیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا تو کنگ کے چہرے پر یقین نہ آنے والے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ۔ وہ۔ وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں اور مردہ کیسے زندہ ہو سکتے ہیں"...... کنگ نے رک رک کر کہا۔

"اللہ تعالیٰ کو جس کی زندگی مقصود ہو کنگ اسے تم تو کیا کوئی بھی نہیں مار سکتا۔ تمہارے آدمیوں نے جس مشینی سسٹم کے تحت اندر ہماری چیکنگ کی تھی اس کی مخصوص چمک ہم نے کمرے کی کھڑکیوں کے شیشوں پر دیکھ لی تھی اور پھر ہم فوراً ہی ایک خفیہ راستے سے اس کوٹھی سے کافی دور پہنچ گئے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ جو لوگ اس انداز میں مشینی چیکنگ کر سکتے ہیں وہ کوٹھی کو میزائلوں سے بھی اڑا سکتے ہیں۔ بہرحال ہم زندہ سلامت باہر پہنچ گئے اس کے بعد ہم نے یہ کوٹھی حاصل کی اور پھر میرے ساتھی جا کر تمہیں تمہارے کلب سے اٹھا کر یہاں لے آئے ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ میرے تو ذہن میں نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن تم اب کیا چاہتے ہو"...... کنگ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہارا گہرا تعلق ریڈ سرکل سے ہے اور ریڈ سرکل کے پاس ہمارا سائنس دان ہے۔ ہم نے اسے واپس حاصل کرنا ہے"...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

" ریڈ سرکل۔ یہ کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... کنگ نے جواب دیا تو عمران نے کوٹ کی خصوصی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

" اس کی دائیں آنکھ نکال دو جولیا"...... عمران نے خنجر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت ایسی چمک آ گئی جیسے عمران نے اسے اس کی فطرت کے مطابق کام دے دیا ہو۔ وہ تیزی سے اٹھی اور بندھے ہوئے کنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم سفاک فطرت ہو"...... کنگ نے چیختے ہوئے کہا لیکن جولیا نے رکنے کی بجائے اس کے قریب جا کر بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ کو حرکت دی اور چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کنگ کے حلق سے یکلخت انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی دائیں آنکھ کا ڈھیلا باہر اچھال دیا تھا اور پھر اس نے بڑے اطمینان سے خنجر پر لگا ہوا خون اور مواد کنگ کے لباس سے ہی صاف کرنا شروع کر دیا۔ کنگ کے منہ سے اب کراہیں نکل رہی تھیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ وہ اب دائیں بائیں اس طرح سر پٹک رہا تھا جیسے کوئی مشین حرکت میں آ گئی ہو

جبکہ جولیا خنجر صاف کر کے واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

" کاش۔ میں یہ منظر تنویر کو دکھا سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تنویر کی موجودگی میں مجھے بھلا ایسی فنکاری دکھانے کا موقع کہاں ملتا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

" اچھا تو یہ تمہاری فنکاری ہے۔ بے چارہ کنگ کانا ہو گیا ہے اور تم اسے فنکاری کہہ رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

" تم اسے میرے حوالے کر دو پھر دیکھو میں اس کی کھال کیسے اتارتی ہوں۔ اصل فنکاری کا مظاہرہ تو کھال اتارتے ہوئے ہوتا ہے"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ساری عمر کام ہی یہی کرتی آئی ہو۔

" یہ عام عورت نہیں ہے کنگ۔ یہ جولیا ہے۔ بہرحال اب تمہیں اطمینان ہو گیا ہو گا کہ ہم اگر تمہیں تمہارے کلب سے اٹھا کر یہاں لا سکتے ہیں تو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ بھی علیحدہ کر سکتے ہیں۔ تم ہمارے لئے بے حد چھوٹی مچھلی ہو اس لئے اگر تم ہمیں ریڈ سرکل کے بارے میں بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ بتا دو کہ اغوا شدہ سائنس دان کہاں ہے"...... عمران نے

کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ریڈ چیف کو معلوم ہو گا"...... کنگ نے جواب دیا تو عمران اس کے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ کنگ کی ایک آنکھ میں تو گڑھا پڑ چکا تھا جبکہ دوسری آنکھ تکلیف کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی۔ چہرے پر بھی انتہائی تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ریڈ چیف کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ سرکل کا چیف۔ وہ ریڈ چیف کہلاتا ہے۔ وہ میرا بھی باس ہے۔ ہاسٹن میں جو سارے کلب میرے ماتحت ہیں وہ بھی دراصل ریڈ سرکل کی ملکیت ہیں۔ وہ بہت بڑی اور بہت طاقتور بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"ہو گی لیکن یہ ریڈ چیف کہاں پایا جاتا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا۔ میرا اس سے صرف فون پر رابطہ ہوتا ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"کیا فون نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا تو کنگ نے فون نمبر بتا دیا۔

"جولیا۔ باہر سے فون لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تہہ خانے سے باہر چلی گئی۔

"پائی لینڈ میں ریڈ سرکل کا کیا سیٹ اپ ہے"...... عمران نے

کہا۔

"سنا ہے کہ ریڈ سرکل کا ہیڈ کوارٹر پائی لینڈ میں ہے لیکن کہاں ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے اور نہ میں نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر ریڈ چیف کو ذرا سا بھی شک پڑ جائے کہ اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو وہ آدمی دوسرا سانس نہیں لے سکتا"...... کنگ نے اس بار مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کام کی بکنگ تو ہوتی رہتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"بکنگ اسکوائر کلب کا جنرل مینجر ہاپکن کرتا ہے لیکن ریڈ چیف نے مجھے بتایا تھا کہ تم لوگوں کی وجہ سے ہاپکن کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"سنو۔ تم نے ریڈ چیف سے ایسی بات کرنی ہے جس سے پاکیشیائی سائنس دان کے بارے میں کوئی اشارہ مل سکے"۔ عمران نے کہا۔

"میں یہ بات کیسے کر سکتا ہوں۔ میرا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں اور ریڈ چیف تو میری بات سنتے ہی شک میں پڑ جائے گا۔ وہ انتہائی وہمی آدمی ہے اور پھر مجھے موت سے کوئی نہیں بچا سکے گا"۔ کنگ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اسے کہنا کہ کافرستان سے تمہارے آدمی نے تمہیں اطلاع

دی ہے کہ کافرستانی سائنس دانوں کا گروپ ہاسٹن آ رہا ہے اور وہ اس پاکیشیائی سائنس دان سے ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ میرا ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے میں یہ بات نہیں کر سکتا ورنہ میرے زندہ رہنے کا سکوپ ہی ختم ہو جائے گا"...... کنگ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم جو چاہو بات کر لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر پہلے میری بات سن لو۔ میں جب اسے کال کروں گا تو مجھے یہی جواب ملے گا کہ اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے اور رابطہ ختم ہو جائے گا پھر اس فون نمبر پر کال آئے گی اور ریڈ چیف بات کرے گا"...... کنگ نے کہا۔

"کیا تم اسے یہ فون نمبر بتاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ خود ہی معلوم کر لیتا ہے اس کے پاس ایسی مشینری موجود ہو گی"...... کنگ نے جواب دیا۔

"پھر وہ اس نئے نمبر کے بارے میں تم سے پوچھے گا تو تم کیا کہو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے کسی دوست کا نام لے کر مطمئن کر دوں گا اور کیا کروں"...... کنگ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کنگ کا بتایا ہوا نمبر پریس کیا اور پھر اٹھ کر اس نے فون پیس کنگ کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز لاؤڈر کی وجہ سے

کمرے میں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"چیف کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ چیف سے بات کراؤ۔ میں کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے کہا۔

"یہاں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے فون آن کر کے اسے کنگ کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ ریڈ چیف سپیکنگ"...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں چیف"...... کنگ نے کہا۔

"تم۔ یہ فون کس کا ہے جس سے تم بات کر رہے ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"راجر کا چیف۔ میں اس سے ملنے آیا تھا کہ مجھے ایک بات یاد آ گئی ویسے چیف میں اس وقت اس کوٹھی میں اکیلا ہوں ۔ راجر میرے لئے سپیشل شراب لینے مارکیٹ گیا ہوا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"اچھا۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ کافرستان سے ایک اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے سائنس دانوں کا ایک گروپ باسٹن پہنچ رہا ہے اور انہوں نے آپس میں بات چیت کے دوران ریڈ سرکل کا باقاعدہ نام لیا ہے"...... کنگ نے کہا تو عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے کنگ کی بات پسند آئی ہو۔

"کافرستان سے تمہیں کیسے اطلاع مل گئی"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چیف ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کافرستان میں میرا آدمی رندھیر سنگھ ہے اور اس کا وہاں دارالحکومت میں کلب ہے ۔ یہ گروپ وہاں کلب میں موجود تھا۔ چونکہ رندھیر سنگھ نے وہاں ہر قسم کی گفتگو سننے اور ٹیپ کرنے کے انتظامات کئے ہوئے ہیں اس لئے یہ گفتگو ٹیپ ہو گئی اور چونکہ اس میں ریڈ سرکل کا نام آیا ہے اس لئے رندھیر سنگھ نے مجھے اطلاع دی ہے ۔ میں پہلے تو اسے نظر انداز کر گیا کیونکہ ظاہر ہے اس کی کوئی اہمیت نہ تھی لیکن اب اچانک مجھے خیال آگیا تو میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں"...... کنگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد ذہانت بھرے انداز میں بات کر رہا تھا تاکہ عمران کا مقصد بھی حل ہو جائے اور ریڈ چیف کو بھی شک نہ پڑے ۔

"ٹھیک ہے ۔ انہوں نے آنا تو ہے نجانے کیوں وہ دیر کر رہے ہیں ۔ بہر حال اب یہ بات اہم نہیں رہی کیونکہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں جن سے خطرہ ہو سکتا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے باس"...... کنگ نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے فون آف کر دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسے آف کر دو جولیا۔ اب اس کی مزید ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ کنگ کچھ سمجھتا جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کنگ کا بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپنے لگا اور پھر اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہوتی چلی گئی جبکہ عمران اس دوران فون پیس اٹھائے اس تہہ خانے سے نکل کر اوپر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے کنگ سے ہونے والی بات چیت بتا دیا۔

"تو اب آپ اس فون نمبر سے اس ریڈ چیف کے بارے میں معلوم کریں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے پائی لینڈ بات کی تھی تو اس کا رابطہ نمبر علیحدہ تھا جبکہ یہ نمبر یہاں کا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ریڈ چیف یہاں اسٹن میں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو زیادہ بہتر ہے ہمیں وہاں پائی لینڈ نہیں جانا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

گئی۔

"ڈاکٹر قاضی کو ہیڈ کوارٹر میں نہیں رکھا گیا ہو گا لازماً کسی اور جگہ رکھا گیا ہو گا۔ اگر ہم ہیڈ کوارٹر کے چکر میں الجھ گئے تو معاملات پھیلتے چلے جائیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم پہلے ڈاکٹر قاضی کو ٹریس کر لیں پھر اس ریڈ چیف سے نمٹا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بات تو آپ کی ٹھیک ہے لیکن کیسے معلوم ہو گا کہ ڈاکٹر قاضی کہاں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ریڈ چیف ہی جانتا ہو گا اس سے ہی معلوم ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ایسے لوگ صرف حکم دینا جانتے ہیں اور جس طرح ہاسٹن میں بے شمار کلب پھیلے ہوئے ہیں ان کا تعلق کنگ کے ذریعے ریڈ سرکل سے ہے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر قاضی کو ایسے ہی کسی گروپ کے ذریعے کہیں رکھا گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب تک کنگ کے اغوا کا پتہ چل گیا ہو گا اور یقیناً ریڈ چیف کو بھی اطلاع پہنچ جائے گی"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس ریڈ چیف کو اس فون نمبر کا علم ہے اور فون نمبر سے وہ یہاں کا محل وقوع معلوم کر لے گا ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ساتھ والی کوٹھی خالی ہے اس کے باہر برائے فروخت کی پلیٹ موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ سامان اٹھاؤ اور چلو"...... عمران نے کہا۔

"اس کنگ کی لاش کا کیا ہو گا"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پڑی رہے یہاں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل نے کوٹھی کی نگرانی شروع کر دی تاکہ وہاں ہونے والی کارروائی معلوم ہو سکے۔ عمران ایک کرسی پر بیٹھا مسلسل سوچ رہا تھا کہ وہ ڈاکٹر قاضی کو کہاں اور کیسے ٹریس کرے کہ اچانک اسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسکوائر کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اسکوائر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں۔ ہاپکن سے بات کراؤ"...... عمران نے کنگ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں باس۔ اسکوائر کلب سے"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاپکن کہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔ آواز اور لہجہ کنگ کا ہی تھا۔

"معلوم نہیں باس۔ ہمارا رابطہ تو صرف فون سے ہوتا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا فون نمبر ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو اسے بتائے گئے تھے۔

"یس"...... ایک سخت اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں"...... عمران نے کنگ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ یس۔ ہاپکن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"وہ پاکیشیائی تو ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی سائنس دان۔ کیا مطلب۔ آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے کافرستان سے رندھیر سنگھ نے اطلاع دی ہے کہ کافرستانی وزارت سائنس والوں کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر قاضی ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ پوری طرح محفوظ ہے اور تندرست ہے لیکن آپ نے مجھے کیوں فون کیا ہے۔ یہ اطلاع تو آپ کو ریڈ چیف کو دینی چاہئے تھی"...... ہاپکن نے کہا۔

"چیف سے بات ہوئی ہے۔ میں نے انہیں اطلاع دی ہے لیکن انہوں نے اس بارے میں نہ ہاں کی ہے اور نہ ناں اس لئے مجھے بے حد تشویش ہوئی اور میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لی جائے۔ میں نے تمہارے اسکوائر کلب فون کیا تو انہوں نے مجھے یہ نمبر دیا۔ بہرحال ٹھیک ہے ویسے اب تمہارے انڈر گراؤنڈ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع مل گئی ہے لیکن نجانے کیوں چیف نے ابھی تک مجھے اوپن ہونے کا حکم نہیں دیا"...... ہاپکن نے جواب دیا۔ عمران نے جس انداز میں بات کی تھی اس کے بعد ہاپکن کے لہجے میں اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔

"بہرحال چیف بہتر سمجھتا ہے۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف آفس سے چیف انسپکٹر جانسن بول رہا ہوں"۔ عمران نے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک فون نمبر بتا رہا ہوں اس کا محل وقوع چیک کر کے بتاؤ۔ لیکن انتہائی احتیاط سے چیک کرنا یہ قومی سلامتی کا مسئلہ ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاپکن کا نمبر بتا دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انتہائی احتیاط سے چیک کرنا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور فون لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ یہ فون نمبر کراس وڈ کلب میں نصب ہے اور سٹاگم کے نام پر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ"۔ عمران نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا۔

"اس کوٹھی کو گھیر لیا گیا ہے اور اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے پھر چار آدمی پھاٹک کے اوپر سے اندر داخل ہوئے اور پھاٹک کھول دیا گیا اور دو کاریں اندر چلی گئیں۔ اس کے بعد کنگ کی لاش کو کار میں ڈال کر وہ سب واپس چلے گئے ہیں"...... تنویر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ہمیں لاش ڈھونے سے بچا لیا انہوں نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ تنویر کے ساتھ باہر آ گیا۔

"عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سمجھے ہوں کہ ہم کہیں گئے ہوئے ہیں اور باہر سے کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کرتے رہیں نگرانی۔ میں نے ہاپکن کا سراغ لگا لیا ہے اور وہ کسی کراس وڈ کلب میں چھپا ہوا ہے اور اسے معلوم ہے کہ ڈاکٹر قاضی کہاں موجود ہے لیکن اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ہاپکن کا حلیہ معلوم نہیں ہے اور ہو سکتا ہے وہ وہاں کسی جعلی نام سے چھپا ہوا ہو۔ البتہ ہاں۔ آک لینڈ سے پوچھا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا

اور واپس مڑ کر وہ اس کمرے میں آگیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" آک لینڈ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پرنس بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ آک لینڈ سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ آک لینڈ بول رہا ہوں "...... آک لینڈ کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں آک لینڈ "...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ کیا تم نے کنگ کو اس کے کلب سے اغوا کر کے ہلاک کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" تم نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کے اغوا کی جو تفصیل مجھے معلوم ہوئی ہے اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ ایسا کام صرف تم جیسے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ عام مجرموں کے ذہن میں ایسا طریقہ نہیں آسکتا۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کنگ کی رسیوں میں بندھی ہوئی لاش کوئین کالونی کی ایک کوٹھی کے تہہ خانے سے ملی ہے اور اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا نکالا گیا تھا اس لئے مجھے سو فیصد یقین تھا کہ ایسا کام تم ہی کر سکتے ہو۔ بہرحال میری طرف سے مبارک باد قبول کرو کہ تم نے ہاسٹن

کے سب سے بڑے ظالم اور سفاک آدمی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ گو یہ کنگ میرے والد کا شاگرد تھا لیکن اس قدر ظالم اور سفاک آدمی شاید دوبارہ اس دنیا میں پیدا نہ ہو سکے۔ آج ہاسٹن کے لاکھوں افراد حقیقتاً سکھ کا سانس لیں گے"...... آک لینڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آک لینڈ خود بھی کنگ کا کسی نہ کسی انداز میں ستایا ہوا ہے اور اس سے خوفزدہ بھی۔

" چلو تمہارا خوف تو کچھ دور ہوا۔ یہ بتاؤ کہ ہاپکن آج کل کہاں ملتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاپکن۔ اوہ۔ تو تم اب ہاپکن کو کور کرنا چاہتے ہو لیکن وہ انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہے اور یقین کرو کہ مجھے بھی اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی"...... آک لینڈ نے کہا۔

" اس کا حلیہ تو بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن یہ میک اپ کا بھی ماہر ہے۔ وہ ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے بے حد تیز طرار آدمی ہے"...... آک لینڈ نے کہا۔

" اس کے قدوقامت اور حلیئے کی تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے حلیئے اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی گئی۔

" اب یہ بھی بتا دو کہ کراس وڈ کلب کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو ہاپکن کراس وڈ کلب میں ہے اوہ۔

واقعی مجھے پہلے ہی سوچ لینا چاہئے تھا کیونکہ انڈر گراؤنڈ ہونے کے لئے وہ اس کے لئے سب سے محفوظ جگہ ہے۔ ویسے عمران۔ کراس وڈ کلب ایک خاص نام ہے تم پورے شہر میں تلاش کرتے رہو تو اس نام کا کلب تمہیں نہیں ملے گا۔ اصل نام بلیک سی کلب ہے اور یہ کلب بندر گاہ پر واقع ہے۔ انتہائی خطرناک غنڈوں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ ہے۔ اس کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے جہاں بڑے بھاری پیمانے پر جوا ہوتا ہے اور لازماً یہ ہاپکن نیچے تہہ خانوں میں ہی ہوگا اور یہ بات بھی بتا دوں کہ وہاں اس کا نام ہاپکن نہیں ہوگا وہاں اس کا نام ریمنڈ ہوگا"...... آک لینڈ نے خود ہی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم صرف اس کنگ سے خوفزدہ تھے۔ اس کی موت کے ساتھ ہی تمہارا سارا خوف ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے آک لینڈ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ تم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اس کنگ کی ہاسٹن میں کتنی دہشت تھی اور یہ شخص واقعی انسانوں کو چیونٹیوں جیسی اہمیت بھی نہ دیتا تھا"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خوف ختم ہو گیا ہے تو تم معلوم کرو کہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر قاضی کو کہاں رکھا گیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران۔ میں یہ بات معلوم نہیں کر سکتا یہ براہ راست ریڈ سرکل کے معاملات میں مداخلت سمجھی جائے گی اور ریڈ سرکل کنگ سے بھی زیادہ ظالم ہے۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس لائن پر تم چل رہے ہو یہ کامیابی کی لائن ہے"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب ایک اور بات سن لو۔ ڈیوڈ کارپوریشن کو میں نے گارنٹڈ چیک دے کر کوٹھی لے لی تھی لیکن انہیں حوالہ تمہارا دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ادائیگی تو کر دی تھی ناں"...... آک لینڈ نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ڈیوڈ کارپوریشن والے معاملات کو کاروباری انداز میں سنبھال سکتے ہیں۔ اگر کنگ کی لاش میری کسی کوٹھی سے ملتی تو اب تک میں اور میرا خاندان اور کلب سب کچھ تباہ و برباد ہو چکا ہوتا"...... آک لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اس کی ذہانت پر بے اختیار مسکرا دیا کہ آک لینڈ خود ہی سمجھ گیا ہے کہ جس کوٹھی سے کنگ کی لاش ملی ہے یہ کوٹھی عمران نے ڈیوڈ کارپوریشن سے حاصل کی ہے۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس نے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ہم نے بندر گاہ پر بلیک سی کلب جانا ہے۔ ہاپکن جو ریڈ

سر کل کے لئے بکنگ کا کام کرتا ہے وہاں تہہ خانوں میں موجود ہے ۔ وہاں اس کا فرضی نام ریمنڈ ہے ۔ اس ہاپکن سے ہم نے ڈاکٹر قاضی کے بارے میں معلوم کرنا ہے"...... عمران نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں معلوم کروں گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہم سب چلیں گے اور وہاں واقعی تنویر کا ڈائریکٹ ایکشن کام دے گا اور کوئی صورت نہیں ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن ہمیں ٹیکسیوں میں جانا ہو گا کیونکہ جو کار سائیڈ والی کوٹھی میں موجود ہے وہ ان لوگوں کی نگاہوں میں آ چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جولیا میرے ساتھ جائے گی جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اکٹھے جائیں گے لیکن وہاں کارروائی میں کروں گا سمجھے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا تو سب ساتھی اس کے پیچھے پھاٹک کی طرف چل پڑے ۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا ایک نوجوان میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کارلوس بول رہا ہوں"...... اس نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ریڈ چیف"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو کارلوس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یس فرمائیے چیف باس"...... کارلوس نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اطلاع ملی ہے کہ کنگ کو اس کے کلب سے اغوا کر کے

کوئین کالونی کی ایک کوٹھی میں لے جایا گیا اور پھر وہاں اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کی گئیں اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا ہے"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ راک کلب کے نیچے تہہ خانے میں پہنچ کر کنگ کو اغوا کیا جائے۔ یہ کون لوگ ہیں چیف"...... کارلوس نے کہا۔

"کنگ کے اس اغوا اور ہلاکت کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہے حالانکہ اس سے پہلے کنگ کی دی گئی رپورٹ کی وجہ سے میں مطمئن ہو گیا تھا کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا آپ کا مطلب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... کارلوس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہی لوگ ہوں گے"...... ریڈ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔ یہ کیوں ریڈ سرکل کے پیچھے آئے ہیں"...... کارلوس نے کہا۔

"کافرستان سے ہم نے ایک پاکیشیائی سائنس دان کو اغوا کر کے کافرستان پہنچانے کی بکنگ کی تھی۔ یہ پاکیشیائی سائنس دان پاکیشیا میں نہیں بلکہ شوگران کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا تھا جو کسی

سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے ہاسٹن آیا ہوا تھا۔ ہم نے اسے اغوا کیا۔ پھر جب ہم نے کافرستانی حکام سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے وہ اسے کافرستان نہیں لے جانا چاہتے۔ انہوں نے اس سے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے وہ اپنے سائنس دانوں کا گروپ ہاسٹن بھیج دیں گے جو اس سائنس دان سے معلومات حاصل کر لے گا اور پھر اسے ہلاک کر کے یہیں ہاسٹن میں برقی بھٹی میں جلا دیا جائے گا۔ اس کے لئے انہوں نے ہمیں مزید رقم بھی ادا کر دی۔ ہم نے اسے یہاں رکھ لیا لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس سائنس دان کی برآمدگی کے لئے ہاسٹن پہنچ رہے ہیں جس پر میں نے کنگ سے کہا کہ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے۔ بہرحال ایک طویل جدوجہد کے بعد انہیں ٹریس کر لیا گیا اور اس کوٹھی کو ایس ایس میزائلوں سے جلا کر راکھ کر دیا گیا اور ہم یہی سمجھے کہ یہ لوگ بھی ساتھ ہی جل کر راکھ ہو گئے ہیں لیکن پھر اچانک کنگ نے مجھے ایک نئے فون نمبر سے کال کیا اور فضول قسم کی باتیں کیں۔ پھر جب مجھے اطلاع ملی کہ کنگ کو اس کے کلب سے انتہائی پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے تو میں نے اس فون نمبر کا سراغ لگایا جہاں سے مجھے کنگ نے کال کی تھی۔ بات چیت کنگ نے ہی کی تھی کیونکہ وائس چیکنگ کمپیوٹر نے او کے کا کاشن دیا تھا۔ اس کوٹھی پر ریڈ کیا گیا تو کوٹھی خالی تھی۔ البتہ تہہ خانے میں کنگ کی لاش کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی

موجود تھی اور اس کی حالت بتا رہی تھی کہ اس پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ وہ کسی طرح میزائل فائرنگ سے پہلے ہی کوٹھی سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور ہم یہ سمجھ کر مطمئن ہو گئے کہ وہ لوگ جل کر راکھ ہو گئے ہیں"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ لوگ حد درجہ شاطر اور تیز ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ جدید ترین مشینوں کے استعمال سے بھی واقف ہیں۔ لیکن چیف میرے لئے کیا حکم ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"میں ان کا خاتمہ چاہتا ہوں"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن ان کے لئے آپ کو میرے ساتھ تعاون کرنا ہو گا کیونکہ یہ عام مجرم نہیں ہیں اور نہ ہی عام ایجنٹ ہیں۔ ان کے خاتمہ کے لئے مجھے ٹھوس لائحہ عمل طے کرنا ہو گا اور پورے گروپ کو حرکت میں لانا ہو گا"...... کارلوس نے جواب دیا۔

"وہ تو ہو گا لیکن تم مجھ سے کیا تعاون چاہتے ہو"...... ریڈ چیف کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"چیف۔ آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق ان کا ٹارگٹ وہ سائنس دان ہے جسے آپ نے اغوا کیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ ناک کی سیدھ میں اپنے ٹارگٹ کی طرف ہی بڑھتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ اپنے اس سائنس دان کو واپس حاصل کرنے کے لئے اس جگہ کا سراغ لگا لیں گے جہاں وہ

سائنس دان موجود ہے اور انہیں اس معاملے میں عالمی شہرت حاصل ہے کہ جس چیز کو جتنا بھی چھپایا جائے یہ لوگ اتنی ہی جلدی اور آسانی سے ٹریس کر لیتے ہیں اس لئے یہ لامحالہ اس جگہ پہنچ جائیں گے جہاں وہ سائنس دان موجود ہے جبکہ مجھے اس جگہ کا علم نہیں ہے اس لئے آپ مجھ سے تعاون کریں اور مجھے وہ جگہ بتا دیں جہاں وہ سائنس دان موجود ہے۔ میں وہاں پکٹنگ کر لوں گا۔ پھر میں جانوں اور یہ ایجنٹ"۔ کارلوس نے کہا۔

"ویسے وہ کسی صورت وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن تمہیں بہرحال بتا دیتا ہوں کہ سائنس دان ڈاکٹر قاضی پائی لینڈ میں ہمارے خاص کلب ماسٹر کلب کے نیچے تہہ خانے میں موجود ہے اور ماسٹر کلب کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہاں کس قسم کے انتظامات ہیں"۔ ریڈ چیف نے کہا۔

"یس سر۔ وہ لوگ اندر تو داخل ہو ہی نہیں سکتے لیکن میں باہر ان کے خلاف پکٹنگ کروں گا"...... کارلوس نے کہا۔

"اور اگر انہیں علم نہ ہو سکا۔ تب"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"وہ لازماً وہاں پہنچیں گے چیف۔ یہ ان کا ریکارڈ ہے کہ وہ اپنے ٹارگٹ پر لازماً پہنچتے ہیں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ اب ان کا شکار یقینی ہو گیا ہے۔ البتہ آپ ماسٹر کو میرے بارے میں بتا دیں تاکہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو میں اس سے رابطہ کر سکوں"...... کارلوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرے گا۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ نیچے تہہ خانوں میں کیا ہو رہا ہے اور نہ ہی اس کا نیچے تہہ خانوں سے کوئی تعلق ہے۔ وہ صرف اوپر کلب کا مینجر ہے اور بس"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"نیچے کا انچارج کون ہے"...... کارلوس نے پوچھا۔

"نیچے کا انچارج جیفرے ہے"...... ریڈ چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ میرا گہرا دوست رہا ہے۔ آپ نے درست آدمی منتخب کیا ہے۔ اب میری پوری توجہ ان پر ہو گی کہ یہ ایجنٹ جیفرے کے قریب بھی نہ پھٹک سکیں بہرحال آپ بے فکر رہیں اور ان کی موت یقینی سمجھیں"۔ کارلوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا کہ مجھے ناکامی کی رپورٹ نہیں ملنی چاہئے"...... ریڈ چیف کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"ایسا نہیں ہو گا چیف۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ کارلوس نے کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھا"...... کارلوس نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارلوس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارلوس بول رہا ہوں"...... کارلوس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ریڈ سرکل کے خلاف کام کر رہی ہے اور ہم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹارگٹ ایک پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر قاضی ہے جسے ریڈ سرکل نے کافرستان کی بکنگ کے لئے اغوا کیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سائنس دان کو واپس لے جانے کے لئے یہاں پہنچی ہوئی ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مختصر انداز میں کہا گیا۔

"میں نے تمہیں یہ ساری تفصیل اس لئے بتائی ہے کہ اس بار ہمارا مقابلہ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹوں سے ہے اور ہم نے بہرحال انہیں ہلاک کرنا ہے اور لامحالہ یہ لوگ اس سائنس دان تک پہنچیں گے اور یہ سائنس دان ہاسٹن کی بجائے پائی لینڈ کے ماسٹر کلب کے نیچے تہہ خانوں میں موجود ہے۔ تم پورے گروپ کو لے کر وہاں پہنچو اور ماسٹر کلب کے گرد اس طرح چیکنگ کرو کہ کوئی مشکوک آدمی کسی بھی صورت تمہاری نظروں سے بچ کر نہ جا سکے"۔ کارلوس نے کہا۔

"لیکن باس ۔ ان کو چیک کیسے کیا جائے گا"...... مائیک نے کہا۔

"ان لوگوں نے ہر صورت میں ماسٹر کلب کے نیچے تہہ خانوں میں پہنچنے کی کوشش کرنی ہے ۔ اس کے لئے وہ دو راستے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک تو ماسٹر کلب کے اندر سے اور دوسرا باہر ہے۔ اندر میں خود ہیری کے ساتھ موجود رہوں گا اور بیرونی راستے کی نگرانی تم نے کرنی ہے۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے ان کے حلیوں وغیرہ پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں ۔ صرف ان کی حرکات چیک کرتے رہنا۔ بہتر تو یہ ہے کہ ماسٹر کلب کی شمالی سائیڈ اور عقبی گلی میں زیرو ون نصب کر دو اور تم اپنا ہیڈ کوارٹر سٹریٹ سیکنڈ میں بنا لو ۔ وہاں سے تم اطمینان سے انہیں چیک بھی کر سکتے ہو اور ماسٹر کلب کے گرد پھیلے ہوئے اپنے آدمیوں کو حرکت میں بھی رکھ سکتے ہو ۔ لیکن خیال رکھنا کسی کو چیک کرنے اور اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ۔ جو مشکوک نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو۔ بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی۔ ویسے میں ماسٹر کلب کے نیچے تہہ خانوں کے انچارج جیفرے کو کہہ دوں گا ۔ تم ایمرجنسی کی صورت میں اس سے بھی رابطہ کر سکتے اور میرا اور تمہارا رابطہ سٹار ویو کے ذریعے مسلسل رہے گا اور میرے ساتھ صرف ہیری ہو گا"...... کارلوس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں ایسا بندوبست کروں گا ۔

مشکوک آدمی تو ایک طرف مشکوک مکھی بھی اندر نہ جا سکے گی"۔ مائیک نے جواب دیا۔

"گروپ کو لے کر ابھی روانہ ہو جاؤ۔ البتہ ہیری کو میرے پاس بھیج دو"...... کارلوس نے کہا۔

"یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارلوس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ یہ مشن اس کی پسند کا مشن تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر پوری دنیا میں اس کا نام مشہور ہو جائے گا اور خاص طور پر پوری دنیا کے یہودی جشن منائیں گے ۔ وہ خود بھی یہودی تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ اسے لازماً اسرائیل کی کسی بڑی سرکاری ایجنسی کا چیف بنا دیا جائے گا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے بندرگاہ کے علاقے میں پہنچ کر ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور پھر وہ پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بلیک سی کلب کو چیک کر چکے تھے۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی۔ اس پر جہازی سائز کا بورڈ لگا ہوا تھا اور اس کلب میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا لیکن آنے جانے والوں میں زیادہ تعداد غنڈوں اور بدمعاشوں کی تھی۔ البتہ ان میں ملاح بھی خاصی تعداد میں شامل تھے لیکن یہ ملاح بھی اپنے انداز سے تھرڈ کلاس لوگ ہی لگ رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی کلب کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئے اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ مین گیٹ پر مشین گن سے مسلح ایک غنڈہ موجود تھا۔ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹک رہی تھی اور وہ آنے جانے والوں کو غور سے دیکھ رہا تھا لیکن وہ نہ کسی قسم کی کوئی مداخلت کر رہا تھا اور نہ ہی کسی کو روک رہا تھا لیکن

عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی وہاں پہنچے اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا۔

"تم اجنبی ہو۔ کہاں سے آئے ہو"...... اس دربان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کیا تم پورے ہاسٹن کو جانتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب ایک سائیڈ پر ہو گئے تھے۔ تنویر کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ ہونٹ بھینچ رہا تھا۔

"یہاں آنے والوں کو میں پہچانتا ہوں"...... دربان نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ہم پہلی بار کلب آ رہے ہیں۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن خیال رکھنا کلب میں کوئی شرارت کرنے کی وشش نہ کرنا ورنہ تمہاری لاشیں بھی کسی کو نظر نہیں آئیں ...... دربان نے کہا۔

"کیوں۔ کیا لاشیں ٹرانس پیرنٹس ہو جاتی ہیں"...... عمران نے

جاؤ"...... دربان نے جواب میں غصیلے لہجے میں کہا۔

سنو چڑی مار۔ تم نے جرأت کیسے کی ہمیں روکنے کی"۔ اچانک ہنے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

نہیں مارشل۔ یہ بے چارہ دربان ہے۔ آؤ"...... عمران نے

تنویر کے بازو پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے اس طرح ہونٹ
بھینچ لئے جیسے اپنے غصے کو باہر نکلنے سے زبردستی روک رہا ہو۔
"تم جذباتی لگتے ہو۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تمہاری لاش بھی
باہر نہیں جائے گی"...... دربان نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ
عمران اس دوران شیشے کا گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے
پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک کافی بڑا اور وسیع
ہال تھا اور یہاں واقعی انتہائی تھرڈ کلاس کلبوں کی طرح شور و غل برپا
تھا۔ اونچی آواز میں قہقہے لگ رہے تھے اور وہاں موجود طوائف نما
عورتوں کے ساتھ ایسی حرکات کھلے عام ہو رہی تھیں جنہیں شاید
مغربی معاشرہ بھی برداشت نہ کر سکتا تھا۔ ہال میں تقریباً چار لحیم شحیم
غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اس طرح ٹہلتے نظر آ رہے تھے
جیسے کوئی بادشاہ اپنی مفتوحہ سلطنت میں موجود ہو۔ ایک طرف
کافی بڑا کاؤنٹر تھا جس پر چار لڑکیاں موجود تھیں جو ویٹرس کو سروس
دینے میں مصروف تھیں جبکہ کونے میں ایک دیو قامت آدمی کھڑا تھا
اور اس کے دو دانت ہونٹ بند ہونے کے باوجود نظر آ رہے تھے۔ اس
کا جسم بے حد ورزشی اور صحت مند تھا۔ اس نے تیز سرخ رنگ کی
بنیان اور پینٹ پہنی ہوئی تھی اور وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کسی
پہاڑ کی طرح کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا تھا۔ البتہ اس کی تیز نظریں ہال پر
ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کاؤنٹر کی طرف بڑھے تو
نے چونک کر انہیں دیکھا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثر

ابھر آئے۔ اس نے دونوں ہاتھ سینے سے ہٹا لئے۔ اس کی تیز نظریں
عمران کے ساتھ چلتی ہوئی جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا
مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ عمران نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ
جولیا کی طرف بے شمار افراد کی نظریں اٹھی تھیں لیکن ان میں سے
کسی نے کوئی حرکت نہ کی تھی۔ شاید ایسا یہاں موجود غنڈوں کی
وجہ سے ہوا تھا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے
کہ بلیک سی میں اونچے پیمانے پر جوا ہوتا ہے۔ یہاں تو ایسا ہوتا نظر
نہیں آ رہا۔ کہاں ہوتا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم کہاں سے آئے ہو"...... اس لحیم شحیم آدمی نے کہا۔
"ولنگٹن سے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"سوری۔ تمہیں غلط بتایا گیا ہے۔ یہاں جوا نہیں ہوتا"۔ اس
شحیم آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"میرا نام جازش ہے"...... اس لحیم شحیم آدمی نے جواب دیتے
ئے کہا۔

"تو سنو جازش۔ یہاں کے مینجر سے ہماری بات کرا دو۔ ہمیں
ل اس کلب کا انتظام بے حد پسند آیا ہے۔ ہمارا بھی ولنگٹن میں
ہے اور گو وہ اس سے بھی بڑا کلب ہے لیکن ایسا انتظام وہاں پر

بھی نہیں ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوری ۔ باس اجنبیوں سے نہیں ملا کرتا ۔ تم لوگ ہال میں بیٹھ کر کھاؤ پیو اور چلے جاؤ "...... جازش نے کہا۔

" ہماری فون پر بات کرا دو ۔ کیا نام ہے تمہارے باس کا " ۔ عمران نے کہا۔

" باس کا نام ٹونی ہے ۔ سنو ۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ۔ اسی میں تمہاری بچت ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہاری ساتھی عورت یہاں اب تک اس لئے بچی ہوئی ہے کہ یہاں کسی میں جرأت نہیں ہے کہ اس پر ہاتھ ڈال دے ورنہ اب تک اس کے حصے بخرے بھی ہو چکے ہوتے "...... جازش نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

" اچھا ۔ ویری گڈ ۔ لیکن ہم نے بہرحال ٹونی سے مل کر ہی جانا ہے ۔ کہاں ہے اس کا آفس "...... عمران نے کہا۔

" میں کہہ رہا ہوں کہ جاؤ اور تم میرے سر پر چڑھتے آ رہے ہو "...... یکلخت جازش کا لہجہ بدل گیا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی جازش کے حلق سے یکلخت تیز چیخ نکلی اور وہ عقبی دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر پہلو کے بل نیچے گر گیا ۔ اس کے سینے سے یکلخت خون فوارے کی طرح ابلنے لگا اور سائیڈ میں موجود لڑکیاں چیخ کر کونے میں اکٹھی ہونے لگ گئیں۔

" کہاں ہے ٹونی کا آفس "...... عمران نے اس بار غراتے ہوئے ان لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ادھر ۔ ادھر راہداری میں ۔ راہداری میں "...... ایک لڑکی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ہال میں یکلخت خاموشی طاری ہو گئی تھی ۔ عمران کے سب ساتھی انتہائی چوکنا ہو گئے تھے ۔

" آؤ "...... عمران نے کہا اور تیزی سے دائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا لیکن اسی لمحے یکلخت مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ عمران تیزی سے مڑا تو اس نے ان چاروں غنڈوں کو نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔

" اور کسی کو شوق ہے مرنے کا تو اٹھ کھڑا ہو "...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا لیکن ہال میں موجود افراد بتوں کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے کہ یکلخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور باہر موجود دربان دوڑ کر اندر آیا ہی تھا کہ ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوم کر نیچے گرا اور چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا۔

" آؤ ۔ وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے "...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی ۔ البتہ آخر میں ایک بند دروازہ تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تیزی سے راہداری میں آئے البتہ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں راہداری کے کونے میں ہی رک گئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے اور ان کی نظریں ہال پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عمران، جولیا اور صفدر تینوں دوڑتے ہوئے اس دروازے کے سامنے

پہنچے تو عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ایک چیخ سنائی دی اور دروازے کے ساتھ ہی کھڑا ایک مشین گن بردار چیختا ہوا پہلو کے بل جا گرا جبکہ سامنے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک غنڈہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"خبردار۔ اگر معمولی سی حرکت بھی کی تو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ غنڈہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا سامنے قالین پر ایک دھماکے سے گرا تو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا جبکہ عمران کے ساتھی تیزی سے واپس باہر نکل گئے کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ ہال میں موجود افراد یا اس غنڈے جو ٹونی تھا، کے دیگر غنڈے یہاں یکلخت حملہ نہ کر دیں۔

"کہاں ہے ریمنڈ۔ بولو"...... عمران نے گردن پر پیر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں موڑتے ہوئے کہا تو ٹونی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

"ریمنڈ۔ ریمنڈ نیچے ہے۔ تہہ خانوں میں"...... ٹونی نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت بے حد خستہ نظر آ رہی تھی۔ ویسے جسامت کے لحاظ سے وہ اتنا طاقتور لگ رہا تھا جتنا کہ کاؤنٹر پر کھڑا جارش تھا۔

"کہاں سے راستہ جاتا ہے نیچے۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے پیر

کو مخصوص انداز میں گھماتے ہوئے کہا تو ٹونی نے رک رک کر راستہ بتا دیا۔ اس کے مطابق راستہ عقبی کمرے کی بائیں طرف دیوار سے جاتا تھا اور یہ خصوصی راستہ تھا۔

"صفدر"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازے کے باہر کھڑا صفدر اچھل کر اندر آ گیا۔

"عقبی کمرے کی بائیں طرف کی دیوار میں راستہ بتا رہا ہے۔ چیک کرو۔ جلدی"...... عمران نے کہا تو صفدر دوڑتا ہوا عقبی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

"ہاں ہے راستہ۔ سیڑھیاں نیچے جا رہی ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں گھما دیا اور ٹونی کے جسم نے بے اختیار ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"بلاؤ ساتھیوں کو اندر اور پھر دروازہ اندر سے بند کر دینا۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران عقبی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بائیں طرف دیوار میں واقعی ایک دروازہ موجود تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد عمران کے سارے ساتھی دوڑتے ہوئے عقبی کمرے میں پہنچ گئے۔

"آؤ۔ نیچے ہم نے فل فائر کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیاں گھوم کر نیچے

جا رہی تھیں اور پھر ایک بند دروازے پر ان کا اختتام ہوا۔ عمران آخری سیڑھی پر رک گیا۔ یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور تقریباً چالیس کے قریب مرد اور عورتیں جوا کھیلنے میں مصروف تھے جبکہ چار مسلح غنڈے بھی وہاں موجود تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں غنڈے سنبھلتے عمران کے مشین پسٹل نے یکلخت گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور اس کے ساتھ ہی ہال انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"خبردار۔ اگر کسی نے غلط حرکت کی تو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف مڑ گیا جہاں دو مشین گن بردار دوڑتے ہوئے یکلخت نمودار ہوئے تھے۔ شاید وہ فائرنگ کی آوازیں سن کر آئے تھے۔ ابھی وہ مڑے ہی تھے کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختے ہوئے گھوم کر نیچے گرے۔

"انہیں سنبھالو۔ میں ریمنڈ کے پاس جا رہا ہوں"...... عمران نے چیخ کر کہا اور دوڑتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے ہمراہ تھی۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل تھا جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر وہیں رک گئے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا جس کے باہر دیوار پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے مشین پسٹل اس کے لاک پر رکھا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی لاک کے چھوٹے چھوٹے

ٹکڑے اڑ کر نیچے گرے۔ عمران نے دروازے پر لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں صوفے پر موجود ایک لحیم شحیم مرد اور ایک عورت اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں کی گردنیں اس کے اندر داخل ہوتے ہی اس کی طرف اٹھیں۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اس مرد نے بجلی کی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ عورت چیختی ہوئی الٹ کر صوفے سے نیچے جا گری۔ اس کے ساتھ ہی مرد جھک کر سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور وہ آدمی اچھلتا ہوا سامنے موجود صوفے پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے گرا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ ہوں لیکن عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور آدمی کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے ایک بار پھر نیچے گرا دیا۔ اس کے منہ سے یکلخت چیخ سی نکلی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتی عمران کی لات ایک بار پھر گھومی اور اس بار اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے جھک کر بازو سے اسے پکڑا اور اچھال کر صوفے کی کرسی پر ڈال دیا جبکہ وہ عورت ویسے ہی اوندھے منہ فرش پر پڑی ہوئی

"عمران صاحب۔ اسے اٹھا کر یہاں سے چلیں۔ جلدی کریں

"یہاں حملہ ہونے والا ہے"...... اچانک صفدر نے ستون کی آڑ سے نکلتے ہوئے کہا۔

"حملہ ہو رہا ہے تو اسے روکو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا مڑ کر واپس چلا گیا۔ عمران کا بازو یکلخت گھوما اور اس کے ساتھ ہی صوفے پر پڑے ہوئے اس آدمی کا جسم یکلخت پارے کی طرح تڑپا اور اس کی ایک ٹانگ کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی کو ہوش آ گیا اور اس نے چیختے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کا دوسرا بازو گھوما اور ایک بار پھر اس آدمی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ اس کی دوسری ٹانگ بھی ٹوٹ چکی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور چوتھے تھپڑ پر وہ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار اس کے دائیں بازو پر پڑا اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا بازو ڈھلک گیا۔ وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران کا دوسرا بازو گھوما اور ایک بار پھر کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے دوسرے بازو کی بھی ہڈی ٹوٹ گئی لیکن اس بار اسے ہوش آ گیا تھا۔ اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ جولیا سائیڈ پر خاموش اور سہمے ہوئے انداز میں کھڑی

عمران کا اس طرح جارحانہ موڈ کافی عرصے بعد سامنے آیا تھا۔

"تم ہاپکن ہو۔ بولو"...... عمران نے یکلخت اس کے دونوں نتھنوں میں دو انگلیاں ڈالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر"...... اس آدمی نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا اور آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر قاضی کہاں ہے۔ بولو"۔ عمران نے ایک بار پھر اپنے اس ہاتھ کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا جس کی انگلیاں ابھی تک ہاپکن کے نتھنوں میں گھسی ہوئی تھیں۔

"وہ۔ وہ۔ پائی لینڈ کے ماسٹر کلب میں ہے۔ ماسٹر کلب میں"...... ہاپکن نے پہلے سے زیادہ دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ تفصیل"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ صرف اتنا ہی معلوم ہے"۔ ہاپکن نے رک رک کر کہا تو عمران نے ایک جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کھینچا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہاپکن کا جسم چند لمحوں کے لئے تڑپا اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"آؤ۔ اب جلدی سے نکل چلو۔ آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا اور دوڑتا ہوا اس کمرے سے باہر آ گیا۔ ہال خالی پڑا ہوا تھا۔

"ادھر۔ ادھر عمران صاحب"...... یکلخت ایک کونے سے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اس کی طرف دوڑ پڑا۔ جولیا اس

کے پیچھے تھی۔ کونے میں سے سیڑھیاں اوپر جارہی تھیں۔

"آئیں۔ ادھر سے راستہ سائیڈ کوٹھی میں جاتا ہے۔ دوسرا دروازہ ہم نے بند کر رکھا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں اور وہ حملہ آور"...... عمران نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"حملہ آور فرار ہوگئے ہیں۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے ان کے کئی افراد ہلاک کر دیئے تھے"...... صفدر نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کوٹھی میں موجود تھے جس کے گیٹ کے قریب پورچ میں ایک سرخ رنگ کی کار موجود تھی۔ تنویر اور کیپٹن شکیل گیٹ کی سائیڈوں میں تھے۔

"کام ہوگیا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اب نکل چلو اور علیحدہ علیحدہ ہو کر رہائش گاہ پر پہنچو"۔ عمران نے کہا۔

"اس کار میں چلتے ہیں۔ ہم نے اسے چلانے کے لئے تیار کر لیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں آؤ"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے باہر نکل کر سائیڈ میں چلتا ہوا سڑک پر آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ عمران نے اسے اپنی رہائش گاہ والی کالونی کا بتایا اور ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی کالونی میں پہنچ گیا تو عمران نے پہلے ہی چوک پر ٹیکسی چھوڑ دی اور وہ

پیدل چلتا ہوا اس کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا جس پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا۔ سائیڈ والی کوٹھی میں ابھی تک ان کی کار موجود تھی۔ اسے اس نے اس طرح نظرانداز کر دیا تھا جیسے اس کا اس سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔

"نئے میک اپ کر لو۔ ہم نے اب پائی لینڈ جانا ہے۔ ڈاکٹر قاضی وہاں کے کسی ماسٹر کلب میں موجود ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی کارلوس نے رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت
پائی لینڈ کی ایک رہائشی عمارت کے کمرے میں موجود تھا۔ اس کا
گروپ ماسٹر کلب کی پکٹنگ میں مصروف تھا جبکہ کارلوس اس رہائش
گاہ پر موجود تھا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ
معلوم نہ تھا کہ وہ کب یہاں پہنچتے ہیں۔

"یس"...... کارلوس نے کہا۔

"ریڈ چیف"...... دوسری طرف سے ریڈ چیف کی آواز سنائی دی
تو کارلوس بے اختیار چونک پڑا۔

"یس چیف"...... کارلوس نے کہا۔

"ہاسٹن میں ہاپکن کو جو انڈر گراؤنڈ تھا ہلاک کر دیا گیا ہے اور
ہلاک کرنے والے یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"...... دوسری طرف
سے کہا گیا تو کارلوس بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ ہاپکن کو بہت اچھی

طرح جانتا تھا۔ وہ اس کا گہرا دوست تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن کیسے ایسا ہو گیا۔ وہ تو فرضی نام
سے بلیک سی کلب کے نیچے تہہ خانے میں موجود تھا اور وہاں تک تو
کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا تھا"...... کارلوس نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"جو تفصیل معلوم ہوئی ہے اس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ چار
مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ایک گروپ بلیک سی کلب میں
پہنچا۔ انہوں نے کاؤنٹر پر کھڑے کاؤنٹر مین سے ٹونی کے بارے میں
پوچھا اور اس سے ملنے کے لئے کہا لیکن کاؤنٹر مین نے انکار کر دیا جس
پر اسے ہلاک کر دیا گیا اور پھر ہال میں موجود مسلح افراد کو ہلاک کر دیا
گیا۔ پھر یہ لوگ ٹونی کے آفس میں پہنچے اور وہاں اسے ہلاک کر کے وہ
خصوصی راستے سے نیچے تہہ خانوں میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے
مسلح افراد کو ہلاک کر دیا۔ ان پر ٹونی کے ساتھیوں نے حملہ کرنے
کی کوشش کی لیکن وہ سب مارے گئے اور وہ لوگ اچانک غائب ہو
گئے۔ نجانے وہ کہاں سے نکل کر چلے گئے۔ ہاپکن اپنے آفس میں لاش
کی صورت میں پڑا تھا۔ اس ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دی گئی
تھیں اور اس کے نتھنے پھٹے ہوئے تھے اور چہرے پر بھی انتہائی تکلیف
کے تاثرات ثبت تھے۔ اس کے ساتھ ہی کوئی عورت بھی فرش پر
ہلاک ہوئی پڑی تھی"...... ریڈ چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاپکن کو معلوم تھا کہ سائنس دان کہاں ہے"...... کارلوس

نے پوچھا۔

" ہاں ۔ ہاسٹن میں میرے علاوہ صرف اسے ہی معلوم تھا۔ مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ انہیں کیسے اس بات کا علم ہوا کہ ہاپکن کو اس بارے میں معلوم ہے اور ہاپکن بلیک سی کلب کے نیچے موجود ہے حالانکہ وہ بالکل مختلف نام اور مختلف روپ میں وہاں تھا۔ اوپر کلب کے لوگ بھی اس کی اصلیت نہ جانتے تھے لیکن انہیں علم ہو گیا۔ کیا یہ لوگ مافوق الفطرت قوتوں کے مالک ہیں"...... ریڈ چیف نے کہا۔

" نہیں باس ۔ ایسے لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں ۔ یہ کڑیوں سے کڑیاں جوڑتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ انہوں نے یقیناً کنگ سے ہاپکن کے بارے میں تفصیلات معلوم کی ہوں گی اور پھر ہاپکن سے نجانے انہوں نے کیسے معلوم کیا ہو گا کیونکہ ہاپکن انتہائی مضبوط ترین اعصاب کا مالک تھا۔ وہ مر تو سکتا تھا لیکن وہ کچھ بتا نہ سکتا تھا۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں "...... کارلوس نے کہا۔

" یہ معاملات تو انتہائی حد تک بگڑتے جا رہے ہیں کارلوس ۔ یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ان لوگوں کو روکنے والا کوئی نہیں ہے اور وہ جہاں چاہتے ہیں دیدہ دلیری سے گھس جاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں کر کے نکل جاتے ہیں ۔ پہلے کنگ کے اغوا اور موت سے اور اب ہاپکن اور ٹونی کی موت نے بلیک سی کلب کا سارا رعب ہی ختم کر دیا

ہے اور اب تو مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ تم بھی انہیں نہ روک سکو گے اور یہ لوگ اسی طرح دیدہ دلیری سے ماسٹر کلب میں داخل ہو کر اس سائنس دان کو بھی لے اڑیں گے "...... ریڈ چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چیف ۔ میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ یہ لوگ اپنے ٹارگٹ کی طرف ہی بڑھیں گے اور اب آپ نے دیکھ لیا ہے کہ انہوں نے کیسے یہ کام کیا ہے اور میں اسی لئے یہاں پہنچا ہوں ۔ وہ لامحالہ یہاں آئیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے ۔ ہم نے ماسٹر کلب کے گرد ایسے گھیرا ڈال رکھا ہے کہ کوئی مشکوک آدمی کسی صورت زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان کا خاتمہ سڑک پر کھلے عام کیا جائے تو پھر پائی لینڈ کی بلیو فورس کو ان کے خلاف حرکت میں لایا جا سکتا ہے ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پائی لینڈ پر اصل حکومت بلیو فورس کی ہے اور یہ سینکڑوں کی تعداد میں یہاں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کے بارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں "...... کارلوس نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم نے بروقت یہ بات کی ہے ۔ اوہ ۔ بلیو فورس کے چیف آرتھر نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ اس کے پاس ایسے کیمرے ہیں جو میک اپ کو چیک کر لیتے ہیں ۔ اوہ ۔ گڈ شو ۔ میں اس سے بات کرتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ اس سے بات کر کے پھر مجھے بتائیں باس ۔ میں اسے بریف

کر دوں گا۔ ویسے آرتھر میرا بھی دوست ہے اس طرح ہم دونوں مل کر یقینی طور پر ان کا خاتمہ کر لیں گے ورنہ آرتھر انہیں عام مجرم سمجھ کر ٹریٹ کرے گا اور نتیجہ زیرو ہو جائے گا"...... کارلوس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اس سے بات کر کے اسے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تم سے بات کرے "...... ریڈ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارلوس نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

" یہ لوگ واقعی مست ہاتھیوں کی طرح ہر چیز تباہ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں ۔ ان کا خصوصی بندوبست ہونا چاہئے "۔ کارلوس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کارلوس بول رہا ہوں "...... کارلوس نے کہا۔

" آرتھر بول رہا ہوں کارلوس ۔ ابھی ریڈ چیف نے مجھ سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بات کی ہے اور اس نے مجھے میری مطلوبہ رقم دینے کی حامی بھر لی ہے اس لئے اب میں اس کیس پر کام کر رہا ہوں ۔ ریڈ چیف نے تمہارا نمبر مجھے دے کر کہا ہے کہ میں تم سے بات کر لوں ۔ کیا بات کرنی ہے تم نے "...... آرتھر نے کہا۔

" تم نے ان ایجنٹوں کے خلاف کیا پالیسی بنائی ہے "۔ کارلوس نے کہا۔

" ریڈ چیف نے بتایا ہے کہ ان کی تعداد پانچ ہے ۔ چار مرد اور ایک عورت اور یہ میک اپ میں ہوتے ہیں اور ہاسٹن سے یہاں

پہنچیں گے اور تمہیں معلوم ہے کہ ہاسٹن سے یہاں آنے کے لئے صرف دو راستے ہیں ۔ ایک ہوائی اور دوسرا بحری ۔ ایئرپورٹ پر ہم میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب کرا دیں گے اور گھاٹ پر بھی اور بلیو فورس کو احکامات دے دیئے ہیں کہ جیسے ہی یہ ٹریس ہوں ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے اور کیا پالیسی بنانی ہے "۔ آرتھر نے جواب دیا۔

" یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں آرتھر ۔ ضروری نہیں کہ یہ لوگ ان راستوں سے آئیں ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ خصوصی لانچ کے ذریعے آئیں اور کسی اجنبی گھاٹ پر اتر کر شہر میں داخل ہو جائیں یا ایئرپورٹ سے پبلک لاؤنج کے ذریعے باہر آنے کی بجائے کسی خفیہ راستے سے نکل جائیں ۔ یہ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہنے کے عادی ہیں اس لئے تم یہ کیمرے دو تین چوکوں پر بھی نصب کرا دو ۔ ایسے چوکوں پر جہاں سے گزرے بغیر وہ کسی صورت بھی ماسٹر کلب تک نہ پہنچ سکیں اور پھر چیکنگ ہوتے ہی انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دی جائے "...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایسا بھی ہو جائے گا "...... آرتھر نے کہا۔

" او کے ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر یہ لوگ بھی ختم ہو جائیں گے "...... کارلوس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے تو بہرحال ختم ہونا ہی ہے ۔ ویسے بھی بلیو فورس کے آدمی پورے پائی لینڈ میں پھیل چکے ہیں اور میں نے انہیں حکم دے

دیا ہے کہ کسی بھی گروپ یا آدمی کو مشکوک سمجھو تو اسے گولی سے اڑا دو باقی تحقیقات بعد میں ہوتی رہیں گی "...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ جیسے ہی یہ لوگ مارے جائیں مجھے ضرور اطلاع دینا ۔ تمہیں میرے اڈے اور فون نمبر کا علم تو ہے ہی "...... کارلوس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایسا ہی ہو گا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارلوس نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

" ہیلو ۔ کارلوس کالنگ ۔ اوور "...... کارلوس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ مائیک اٹنڈنگ یو باس ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے اس کے اسسٹنٹ مائیک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" مائیک ۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ماسٹر کلب کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور وہ کسی بھی لمحے پائی لینڈ پہنچ کر ماسٹر کلب پر ریڈ کر سکتے ہیں ۔ اوور "...... کارلوس نے کہا۔

" میں تو ان کے آنے کی دعائیں مانگ رہا ہوں باس ۔ تا کہ ہم جلد

از جلد ان کو موت کے گھاٹ اتار کر واپس جا سکیں ۔ اوور "۔ مائیک نے جواب دیا۔

" تمہاری دعائیں قبول ہونے ہی والی ہیں لیکن یہ خیال رکھنا کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں ۔ اوور "...... کارلوس نے کہا۔

" باس ۔ یہ ایجنٹ ہی ہیں نان ۔ بھوت پریت تو نہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ماسٹر کلب کے اوپر اور نیچے دونوں حصوں کی میں نے کس انداز میں پکٹنگ کرا رکھی ہے ۔ یہ لوگ مکھی بن کر بھی ہماری اجازت کے بغیر اندر نہیں جا سکتے ۔ انہیں ہر صورت میں مرنا ہی ہو گا اوور "...... مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے ریڈ چیف نے یہاں کی بلیو فورس کو ان کے خاتمے کا آرڈر دے دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ مشن ہمارے ہاتھوں مکمل ہو تا کہ پوری یہودی دنیا میں ہمارا گروپ ہیرو بن جائے ۔ اوور "۔ کارلوس نے کہا۔

" اوہ باس ۔ بلیو فورس کا تو یہاں مکمل کنٹرول ہے اور وہ انتہائی جدید ترین ایجادات بھی استعمال کرتے ہیں اس لئے یہ لوگ تو پائی لینڈ میں داخل ہوتے ہی ان کے ہاتھوں مارے جائیں گے اور ہم ویسے ہی پکٹنگ کئے رہ جائیں گے ۔ اوور "...... مائیک نے اس بار قدرے مایوس سے لہجے میں کہا۔

" مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ بلیو فورس والے اب تک مجرموں سے ٹکراتے رہے ہیں اور اب پہلی بار ان کا واسطہ دنیا کے

خطرناک ترین ایجنٹوں سے پڑنے والا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ماسٹر کلب ضرور پہنچیں گے۔ وہ اس بلیو فورس کے ہاتھوں ختم نہیں ہو سکتے۔ اوور"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ ہم تو اب صرف دعا ہی کر سکتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ اوور اینڈ آل "...... کارلوس نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر واپس دراز میں رکھ دیا۔

عمران جولیا کے ساتھ ٹیکسی کے ذریعے بندرگاہ کے علاقے میں پہنچا تھا۔ اس نے باقی ساتھیوں کو بھی علیحدہ علیحدہ ہو کر یہاں پہنچنے کی تاکید کی تھی اور انہیں بتا دیا تھا کہ انہوں نے بندرگاہ پہنچ کر زیرو ہاؤس پہنچنا ہے۔ عمران اور جولیا وہاں موجود ہوں گے۔ زیرو ہاؤس ایک کلب تھا لیکن یہ کلب شرفاء کا کلب تھا۔ یہاں آنے جانے والے لوگوں کا کوئی تعلق بدمعاشوں اور غنڈوں سے نہ تھا۔ عمران اور جولیا رہائش گاہ سے اکٹھے ہی ایک ٹیکسی کے ذریعے یہاں پہنچے تھے۔ زیرو ہاؤس سے کافی پہلے انہوں نے ٹیکسی چھوڑ دی تھی۔

" اب ہم پائی لینڈ کیا کسی فیری سے جائیں گے "...... جولیا نے کہا۔

" یہاں سے دو گھنٹے بعد ایک مسافر بحری جہاز پائی لینڈ کے لئے جانا ہے اور چار گھنٹوں بعد پائی لینڈ پہنچ جائے گا "...... عمران نے

کہا۔

" تم نے یہ معلومات کب اور کیسے حاصل کر لی ہیں "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں ٹیکسی سے اتر کر پیدل ہی زیرو ہاؤس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" پائی لینڈ میں ہم تفریح کرنے نہیں جا رہے اور جس انداز میں ریڈ سرکل کے اہم آدمیوں کا ہم مسلسل خاتمہ کرتے چلے آ رہے ہیں ظاہر ہے انہیں بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم کسی بھی وقت سائنس دان ڈاکٹر قاضی تک پہنچ سکتے ہیں اس لئے یقیناً پائی لینڈ میں بھی اور ماسٹر کلب میں بھی ٹاپ ریڈ الرٹ ہو چکا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہاں کے دو چار بڑے گروپس کو بھی ہمارے مقابلے پر لایا گیا ہو اس لئے وہاں کے بارے میں معلومات حاصل کئے بغیر وہاں جانا تو اندھے کنوئیں میں کودنے کے مترادف ہے اور چونکہ میں ابھی کنوارہ ہوں اس لئے ابھی اندھے کنوئیں میں نہیں کود سکتا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تمہارا مطلب ہے کہ شادی شدہ افراد اندھے کنوئیں میں کود جاتے ہیں۔ کیا وہ شادی کے بعد احمق ہو جاتے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شادی بذات خود ایک اندھا کنواں ہے۔ کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ اس اندھے کنوئیں کی تہہ میں کیا ملے گا۔ ہیرے موتی، قیمتی مچھلیاں یا منہ کھولے آدم خور مگر مچھ "...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیا

ہنس پڑی۔

" تم نے یقیناً اس اندھے کنوئیں کی پہلے تلاشی لی ہو گی "۔ جولیا نے کہا۔

" تلاشی لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اندھے کو بھی کنواں نظر آ جاتا ہے۔ جان بچانے کی قدرتی حس تو کام کرتی ہی رہتی ہے "۔ عمران نے کہا تو جولیا چند لمحے خاموش رہی۔ شاید وہ عمران کے اس فقرے کا مطلب سمجھ رہی تھی اور پھر اچانک کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم کسی صورت شادی نہیں کرو گے"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے شاید عمران کی بات کا یہی مطلب نکالا تھا۔

" ارے۔ ارے۔ میں نے یہ کب کہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم نے کہا ہے کہ شادی بذات خود اندھا کنواں ہے اور کوئی اندھا بھی کنوئیں میں نہیں کود سکتا۔ اس سے تو یہی مطلب نکلتا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ بات نہیں۔ میرا مطلب تھا کہ اندھا بھی بغیر دیکھے بھالے قدم نہیں اٹھاتا تو میں بھلا کیسے بغیر کنوئیں کی جانچ پڑتال کئے ایسا کر سکتا ہوں اور نجانے کتنے سال ہو گئے ہیں جانچ پڑتال میں لیکن اب کیا کروں۔ وہ کیا کہتے ہیں انسان تو تدبیریں ہی کر سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا بھی مڑ گئی۔ یہ ایک

منزلہ عمارت تھی۔

" تم بس باقی ساری عمر اسی جانچ پڑتال میں ہی گزار دو گے ۔ ہونہہ "...... جولیا نے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" اب کیا کیا جائے ۔ نہ تمہارا چیف کچھ کرتا ہے اور نہ ہی تنویر ۔ بس میں ہی رہ گیا ہوں ٹھنڈی آہیں بھرنے کے لئے "...... عمران نے کہا۔

" بس ۔ بس ۔ یہ اداکاری اب پرانی ہو گئی ہے "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے شیشے کا بنا ہوا مین گیٹ کھولا اور کلب کے ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال کافی وسیع و عریض تھا۔ لیکن اس میں موجود افراد کی تعداد بے حد کم تھی۔ ہال میں خاموشی تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو لڑکیاں موجود تھیں جبکہ ایک نوجوان کونے میں کھڑا تھا۔ عمران اور جولیا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" یس سر "...... نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہیری سے کہو کہ پرنس آیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ آپ دائیں طرف راہداری میں باس کے آفس میں چلے جائیں ۔ وہ آپ کے منتظر ہیں "...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں راہداری میں موجود ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔

عمران نے ہاتھ سے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک خوشرو نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

" میرا نام پرنس ہے "...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا تو نوجوان ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" میرا نام ہیری ہے پرنس "...... نوجوان نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" یہ مارگریٹ ہے "...... عمران نے اپنے ساتھ کھڑی جولیا کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو ہیری نے جولیا کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" سوری ۔ میرے ہاتھ میں الرجی ہے "...... جولیا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا "...... ہیری نے جھینپ کر ہاتھ پیچھے کر لیا۔

" تشریف رکھیں "...... ہیری نے کہا تو عمران اور جولیا دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے "...... ہیری نے کہا۔

" کچھ نہیں ۔ ان تکلفات کی ضرورت نہیں ہے مسٹر ہیری ۔ یہ سن لیں فی الحال ہمیں جلدی ہے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گارنٹڈ چیک بک نکالی

اور ایک لاکھ ڈالر کا چیک اس نے بک سے علیحدہ کر کے اس پر مخصوص دستخط کئے اور چیک ہیری کی طرف بڑھا دیا۔

" مجھے ولنگٹن سے جارڈن نے آپ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد میرا یہ پوچھنا بے کار ہے کہ آپ پائی لینڈ کیوں جا رہے ہیں۔ وہاں آپ کا کوئی خاص مشن ہو گا لیکن اگر آپ بتا دیں تو میں آپ کی زیادہ بہتر انداز میں خدمت کر سکتا ہوں "...... ہیری نے چیک کو بغور دیکھ کر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" جارڈن نے تمہارے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد تم سے کچھ چھپانا حماقت ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جارڈن کسی کی ٹپ ایسے ہی نہیں دیا کرتا اور وہ بھی مجھے۔ جبکہ جارڈن نے تمہیں بتایا ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ریڈ سرکل نے ہمارے ہمسایہ اور دشمن ملک کافرستان سے معاہدہ کر کے ایک پاکیشیائی سائنس دان کو اس وقت اغوا کر لیا جب وہ ہاسٹن میں ایک سائنس کانفرنس میں شریک تھا اور اس سائنس دان کو انہوں نے پائی لینڈ کے ماسٹر کلب کے نچلے حصے میں رکھا ہوا ہے۔ میں نے جارڈن کو فون کیا کہ مجھے کوئی ایسا آدمی چاہئے جو پائی لینڈ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو اور دوسری بات یہ کہ وہاں ہمارے خلاف اطلاع بھی نہ دے۔ جارڈن نے تمہارے بارے میں بتایا اور مجھے یقین دہانی بھی کرائی اس لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ ہمارے دیگر ساتھی باہر موجود ہیں "...... عمران نے کہا۔

" کتنے ساتھی ہیں آپ کے "...... ہیری نے چونک کر پوچھا۔

" تین آدمی باہر ہوں گے لیکن انہیں بلانے کی ضرورت نہیں۔ تم ہمارا کام کرو تاکہ ہم آگے بڑھ سکیں۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے "...... عمران نے کہا۔

" مسٹر پرنس۔ میں آپ کے سامنے سب کچھ فون پر معلوم کر لیتا ہوں تاکہ آپ کو تسلی رہے "...... ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا کیونکہ فوراً ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تھی۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہاسٹن سے ہیری بول رہا ہوں۔ سناؤ کیا ہو رہا ہے "...... ہیری نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ تم۔ لیکن میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں۔ تم ایسا کرو کہ رات کو کال کر لینا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہیری نے رسیور رکھ دیا لیکن ہیری کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ ان کے درمیان مخصوص کوڈ ہے اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہیری نے رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ہیری بول رہا ہوں "...... ہیری نے کہا۔

"رانسن بول رہا ہوں ۔ کیا کوئی خاص بات ہے "...... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں ۔ یہ بتاؤ کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں پائی لینڈ میں تمہارا سرکل کیا کر رہا ہے "...... ہیری نے کہا۔

"اوہ ۔ کیا وہ تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"نہیں ۔ جارڈن کی کال آئی ہے ولنگٹن سے ۔ اس نے معلومات خریدنے کی بات کی ہے "...... ہیری نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ واقعی حد درجہ خطرناک لوگ ہیں ۔ انہوں نے کنگ اور ہاپکن کو ہلاک کر دیا ہے اور یقیناً انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کا ٹارگٹ پائی لینڈ کے ماسٹر کلب میں ہے اس لئے چیف نے پائی لینڈ میں ان کے خاتمے کے فول پروف انتظامات کئے ہیں "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا انتظامات ہیں ۔ تفصیل سے بتاؤ "...... ہیری نے خشک لہجے میں کہا۔

"چیف نے کارلوس گروپ کی خدمات حاصل کی ہیں ۔ کارلوس اپنے گروپ کے ساتھ پائی لینڈ پہنچ چکا ہے ۔ کارلوس کے اسسٹنٹ مائیک نے ماسٹر کلب کے گرد انتہائی جدید ترین مشینری کو اس طرح نصب کیا ہے کہ کوئی آدمی چیک ہوئے بغیر نیچے تہہ خانوں میں داخل نہیں ہو سکتا اور تہہ خانوں میں داخلہ بند کر دیا گیا ہے او

کارلوس گروپ کو حکم دے دیا گیا ہے کہ مشکوک آدمی کو بغیر کسی پوچھ گچھ کے گولی مار دی جائے ۔ خود کارلوس پائی لینڈ کی کریس کالونی کی ایک کوٹھی نمبر اٹھارہ میں بیٹھ کر اپنے گروپ کو کنٹرول کر رہا ہے ۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ کریس کالونی میں ہی ماسٹر کلب ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ چیف نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے بلیو فورس کو بھی ہائر کر لیا ہے اور بلیو فورس کے چیف آرتھر نے ایئرپورٹ اور بندرگاہ کے ساتھ ساتھ مختلف چوکوں پر بھی ایسے کیمرے نصب کرا دیئے ہیں جو میک اپ چیک کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بلیو فورس کے سینکڑوں آدمی پائی لینڈ میں پھیلے ہوئے ہیں اور انہوں نے اب تک چالیس کے قریب افراد کو مشکوک سمجھ کر ہلاک کر دیا ہے ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ لوگ کس قدر سفاک ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آرتھر کیا اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہے "...... ہیری نے پوچھا۔

"ہاں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب تم ہاسٹن آؤ گے تو تمہارا اکاؤنٹ خاصا بڑھ چکا ہو گا "...... ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے سن لی رپورٹ مسٹر پرنس "...... ہیری نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن چند باتیں وضاحت طلب ہیں "...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ کیا" .... ہیری نے چونک کر پوچھا۔

" بلیو فورس نے جو کیمرے نصب کئے ہیں وہ کس قسم کے ہیں ۔ کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے اور اس آرتھر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ۔ عمران نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر تو میں بتا دیتا ہوں ۔ پائی لینڈ کی معروف سڑک راس فیلڈ ہے ۔ اس سڑک پر بلیو فورسن نامی کلب ہی آرتھر کا آفس ہے ۔ وہاں وہ پائی لینڈ کا کنگ کہلاتا ہے ۔ اس کے پاس پوری فورس ہے جس میں دو اڑھائی سو انتہائی خوفناک قاتل قسم کے بدمعاش اور انتہائی تربیت یافتہ افراد شامل ہیں ۔ یہ لوگ اس قدر تیز اور سفاک ہیں کہ پورا پائی لینڈ ان سے خوفزدہ رہتا ہے لیکن یہ عام طور پر کسی سے نہیں الجھتے لیکن اگر انہیں ٹارگٹ دے دیا جائے تو پھر یہ لوگ انتہائی حد تک دہشت اور بربریت برپا کر دیتے ہیں اور چونکہ آرتھر ایک لحاظ سے پائی لینڈ پر حکومت کرتا ہے ۔ پولیس اور ہاسٹن کے حکام سب اس سے خوفزدہ رہتے ہیں اور یہ آرتھر کسی سے نہیں ملتا ۔ یہ اس کی خاص بات ہے" .... ہیری نے کہا۔

" کیا تم نے اسے قریب سے دیکھا ہے" .... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ کئی بار ۔ کیوں" .... ہیری نے جواب دیا۔

" اس کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دو" ۔ عمران نے کہا تو ہیری نے تفصیل بتا دی۔

" اس کا فون نمبر تو معلوم ہو گا تمہیں" .... عمران نے کہا تو

ہیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے ۔ اب ان کیمروں کے بارے میں معلومات حاصل کر لو اس کے بعد انٹرویو ختم" .... عمران نے کہا تو ہیری بے اختیار ہنس پڑا ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ سٹاجر بول رہا ہوں" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی ۔ لاؤڈر کا بٹن ہیری نے پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف کی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

" ہیری بول رہا ہوں زیرو ہاؤس سے" .... ہیری نے کہا۔

" اوہ تم ۔ کیا کوئی رقم کا کام ہے یا ویسے ہی گپ شپ" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" رقم کا کام ہے اور رقم بھی معقول ہے" .... ہیری نے کہا۔

" تو پھر جلدی بتاؤ ۔ مجھے رقم کی ان دنوں اشد ضرورت ہے" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہ معلوم کرنا ہے کہ بلیو فورس میک اپ چیک کرنے والے جو کیمرے استعمال کرتی ہے وہ کس ٹائپ کے ہیں اور ان کی تکنیکی تفصیلات" .... ہیری نے کہا۔

" اوہ ۔ تو تمہارا تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہو گیا ہے" ۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ ۔ وہ کون ہیں" .... ہیری نے حیرت ظاہر

کرتے ہوئے کہا۔

"آج کل چونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی چیکنگ کے لئے کیمرے استعمال ہو رہے ہیں اس لئے پوچھا تھا"...... سٹاجر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ونگٹن سے میری ایک پارٹی نے پوچھا ہے"۔ ہیری نے کہا۔

"اوکے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ تم لکھ لو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہیری نے رسیور عمران کے اشارے پر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں بتاؤ"...... عمران نے ہیری کی آواز اور لہجے میں کہا تو ہیری کی آنکھیں پھیلنے لگ گئیں لیکن وہ خاموش رہا اور دوسری طرف سے تفصیل بتائی جانے لگی۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور ہیری کی طرف بڑھا دیا۔

"اب رقم کب ملے گی"...... سٹاجر نے کہا۔

"آج ہی تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی"...... ہیری نے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہیری نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ واقعی باکمال ہیں۔ اگر میرے سامنے آپ نہ بول رہے

ہوتے تو میں خود بھی کبھی یقین نہ کرتا"...... ہیری نے کہا۔

"اس سٹاجر کا کیمروں سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سٹاجر کیمروں کا اسمگلر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک چھوٹا سا کلب بھی چلاتا ہے۔ پائی لینڈ میں اس کا کیمروں کا کاروبار عروج پر ہے۔ بہت بڑے شوروم اس نے بنا رکھے ہیں اس لئے لازماً ایسے مخصوص کیمرے اس نے آرتھر کو سپلائی کئے ہوں گے اس لئے میں نے اس سے پوچھا تھا"...... ہیری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک کاغذ دو۔ میں ایک لسٹ بنا دیتا ہوں یہ سامان منگوا دو"...... عمران نے کہا تو ہیری نے میز کی دراز کھولی اور ایک پیڈ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے جیب سے قلم نکالا اور اس نے پیڈ پر لکھنا شروع کر دیا۔

"یہ لو اور ہمیں کوئی ایسا کمرہ دے دو جہاں ہم کچھ دیر آرام کر سکیں"...... عمران نے پیڈ سے ایک کاغذ علیحدہ کر کے ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کارلوس اپنے کمرے میں موجود تھا۔ اسے مائیک کی طرف سے اوکے کی رپورٹیں مل رہی تھیں۔ اس نے آرتھر سے بھی بات کی تھی لیکن بلیو فورس بھی ابھی تک پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ نہ لگا سکی تھی۔

" یہ لوگ آخر کس انداز میں آئیں گے "...... کارلوس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" کارلوس بول رہا ہوں "...... کارلوس نے کہا۔

" ہیری بول رہا ہوں کارلوس۔ ہاسٹن زیرو ہاؤس سے "۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کارلوس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہیری تم۔ تم نے کیسے یہاں کا پتہ اور فون نمبر معلوم کر لیا "۔

کارلوس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہیری کا نیٹ ورک صرف ہاسٹن میں ہی ہے۔ پائی لینڈ اس کی نظروں سے بچا ہوا ہے "...... دوسری طرف سے ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ میرا واقعی یہی خیال تھا۔ بہرحال کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات "...... کارلوس نے کہا۔

" اگر میں تمہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کر دوں جن کی وجہ سے تم پائی لینڈ میں موجود ہو تو بولو کتنی رقم دو گے "...... ہیری نے کہا تو کارلوس بے اختیار اچھل پڑا۔

" تفصیلی معلومات سے تمہارا کیا مطلب ہے "...... کارلوس نے کہا۔

" ان کے بارے میں تمام معلومات اور ان کا پائی لینڈ میں پروگرام۔ سب کچھ "...... ہیری نے کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہے تو جتنا معاوضہ کہو گے دوں گا۔ وعدہ رہا "۔ کارلوس نے کہا۔

" ایک لاکھ ڈالر لوں گا "...... ہیری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری معلومات واقعی درست ہوئیں تو ایک لاکھ ڈالر ہی دوں گا "...... کارلوس نے کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کی تعداد پانچ ہے۔ ان میں ایک عورت اور

چار مرد شامل ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ تمہارے گروپ نے ماسٹر
کلب کی پلننگ کی ہوئی ہے اور وہاں جدید مشینری نصب کر رکھی ہے
اور انہیں آرتھر اور بلیو فورس اور ان کے کیمروں کے بارے میں بھی
پوری تفصیل معلوم ہے"...... ہیری نے کہا تو کارلوس کے چہرے
پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے اور تمہیں یہ سب کیسے
معلوم ہو گیا"...... کارلوس نے کہا۔
"اس لئے کہ وہ میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے یہاں سے پائی
لینڈ فون کر کے یہ ساری معلومات کسی ڈریگر نامی آدمی سے حاصل
کی ہیں اور پھر انہوں نے نئے سرے سے میک اپ کئے اور واپس چلے
گئے"...... ہیری نے کہا۔
"تمہارے پاس وہ کیوں آئے تھے"...... کارلوس نے پوچھا۔
"میرا ایک بہت اچھا دوست ولنگٹن میں رہتا ہے۔ اس کا نام
جارڈن ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ اس گروپ کی ہر
ممکن مدد کروں۔ اس کے بعد یہاں پانچ افراد آئے اور انہوں نے کہا
کہ انہیں ایسا فون چاہئے جس کی چیکنگ نہ کی جا سکے اور چند گھنٹوں
کے لئے علیحدہ کمرہ۔ میں نے انہیں اپنے ایک سپیشل روم میں پہنچا دیا
لیکن انہیں نہیں معلوم تھا کہ اس کمرے میں ایسے خصوصی آلات
نصب ہیں جن کی مدد سے نہ صرف ان کی بات چیت بلکہ فون پر
ہونے والی تمام بات چیت بھی چیک کی جا سکتی ہے اور انہیں

سکرین پر دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ پھر ایسے ہی ہوا۔ میں نے اپنے آفس
کے عقب میں اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھ کر انہیں چیک کیا۔
انہوں نے پائی لینڈ فون کر کے کسی ڈریگر سے بات کی اور ڈریگر نے
انہیں کیمروں کے بارے میں بھی بتا دیا۔ بلیو فورس اور تمہارے
بارے بھی میں۔ اس کے بعد انہوں نے میک اپ باکس نکالے اور
نئے میک اپ کئے اور پھر خاموشی سے کمرے سے نکل کر زیرو ہاؤس
سے باہر چلے گئے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں کیونکہ ایک تو تم
میرے دوست ہو اور دوسرا یہ کہ مجھے ان دنوں رقم کی بھی شدید
ضرورت ہے اور جارڈن سے ایسی دوستی ہے کہ اس سے کوئی کام تو
یا جا سکتا ہے رقم نہیں لی جا سکتی"...... ہیری نے کہا۔
"ان کے حلیئے کیا ہیں"...... کارلوس نے کہا تو ہیری نے اسے
حلیوں کی تفصیل بتا دی۔
"اوکے۔ رقم پہنچ جائے گی۔ بے فکر رہو"...... کارلوس نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون
آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔
"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"کارلوس بول رہا ہوں۔ آرتھر سے بات کراؤ"...... کارلوس نے
کہا۔
"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ آرتھر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد آرتھر کی آواز سنائی

دی۔

"میں نے ایک لاکھ ڈالر خرچ کر کے تمہارا کام آسان کر دیا ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... آرتھر نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ہاسٹن سے تفصیلی معلومات مل گئی ہیں۔ ان کے حلیوں کی تفصیل بھی مل گئی ہے جن حلیوں میں وہ پائی لینڈ پہنچیں گے"...... کارلوس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو واقعی کام بے حد آسان ہو جائے گا۔ کیسے معلوم ہوا ہے"...... آرتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاسٹن میں ایک مخبری کا نیٹ ورک چلانے والا آدمی ہیری ہے جو میرا گہرا دوست ہے۔ لالچی آدمی ہے لیکن ہاسٹن میں اڑنے والی مکھی بھی اس کی نظروں سے نہیں بچ سکتی۔ میں نے اسے فون کر کے اس کے ذمے یہ کام لگا دیا۔ ابھی اس کا فون آیا ہے اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ولنگٹن کے کسی جارڈن کے ذریعے ہیری سے رابطہ کیا اور اس کے کلب زیرو ہاؤس میں پہنچ کر انہوں نے میک اپ کئے اور فون پر پائی لینڈ سے میرے اور تمہارے بارے میں کسی ڈریگر نامی آدمی سے معلومات حاصل کیں۔ اس طرح معلومات سو فیصد حتمی ہو گئی ہیں"...... کارلوس نے کہا۔

"ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ تم نے کمال کر دیا کارلوس۔ واقعی تم نے

کمال کر دیا ہے۔ اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ یقینی ہو گیا ہے۔ تم بے فکر رہو اور ایک لاکھ ڈالر میں ادا کروں گا"...... آرتھر کی مسرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شکریہ۔ اب تفصیل سن لو"...... کارلوس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے حلیوں اور ان کے قدوقامت کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"اب یہ زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ بے فکر رہو"...... آرتھر نے کہا۔

"میں تمہاری کامیابی والی کال کا منتظر رہوں گا"...... کارلوس نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کارلوس کالنگ۔ اوور"...... کارلوس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ مائیک بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مائیک کی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے حلیوں اور قدوقامت کی تفصیل مل گئی ہے جو میں نے بلیو فورس کے آرتھر کو بتا دی ہے اور تمہیں بھی بتا رہا ہوں تاکہ تم آسانی سے انہیں پہچان لو۔ اوور"...... کارلوس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"باس۔ آپ نے یہ تفصیل آرتھر کو کیوں بتا دی۔ ان کا شکار ہم

کرتے۔اوور"...... مائیک نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اور میں ان معاملے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا اور سنو۔اب بھی تم نے بے حد ہوشیار اور چوکنا رہنا ہے۔اوور"...... کارلوس نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارلوس نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اسے واپس دراز میں رکھ کر اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بچ نکلنے کا ایک فیصد چانس بھی باقی رہا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاسٹن کے ایئرپورٹ پر موجود تھا۔ وہ زیرو ہاؤس سے ٹیکسیوں کے ذریعے سیدھے ایئرپورٹ آئے تھے لیکن چونکہ پائی لینڈ جانے والے طیارے کی روانگی میں ابھی دو گھنٹے دیر تھی اس لئے وہ سب ایئرپورٹ کے ریسٹوران میں موجود تھے۔ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا خصوصی میک اپ کر دیا تھا جس میں ایسے عناصر شامل تھے جن کی وجہ سے میک اپ چیک کرنے والے کیمرے بھی ان کا میک اپ چیک نہ کر سکتے تھے۔چونکہ یہاں اسلحے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی اس لئے ان سب کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔

"عمران صاحب"...... اچانک ساتھ بیٹھے صفدر نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے مسٹر انتھونی"...... عمران نے فوراً خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سوری مسٹر مائیکل"...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اصل میں تمہارا نام ہم سب کے منہ پر ایسا چڑھا ہوا ہے کہ اب تمہارا کوئی اور نام لیتے ہوئے شدید الجھن ہوتی ہے"...... جولیا نے صفدر کے چہرے پر ابھر آنے والی شرمندگی کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ یہ بات تم صرف اپنے بارے میں کہتی"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ پائی لینڈ سے ہم مال وصول کر کے اسے کیسے اپنی کمپنی میں لے جائیں گے۔ اس سلسلے میں آپ نے کوئی پلان بنایا ہے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے ایسا کرنا بے حد ضروری ہے۔ جارڈن سے میں نے اس بارے میں بات کر لی ہے۔ پائی لینڈ میں ایک پارٹی ہے جس کا نام ایگل گروپ ہے اور یہ بین الاقوامی سطح پر ڈرگ بزنس میں ملوث ہے۔ پائی لینڈ میں ان کا بہت بڑا سٹور ہے اور اس کے اپنے چھوٹے بحری جہاز بھی ہیں اور ہیلی کاپٹر بھی۔ پائی لینڈ میں ایگل گروپ کا سربراہ ولسن ہے۔ جارڈن نے اس سے بات کر لی ہے اور میں نے بھی فون پر اس سے بات کی ہے۔ ہم مال اس کے حوالے کر دیں گے اور یہ ہمیں ولنگٹن میں مل جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مال محفوظ رہے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ جارڈن نے اس بارے میں یقین دہانی کرائی ہے اور جارڈن غلط بات نہیں کرتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"مسٹر مائیکل۔ میرا خیال ہے کہ جارڈن کی بات پر آپ آنکھیں بند کر کے یقین نہ کریں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ زیرو ہاؤس کا ہیری مشکوک آدمی ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ یہودی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ایک ویٹر سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ جب آپ اور مس مارگریٹ اس سے مذاکرات کر رہے تھے۔ اس ویٹر نے بتایا تھا کہ ہیری نہ صرف کٹر یہودی ہے بلکہ انتہائی دولت پرست بھی ہے اور اکثر دولت کے لئے ڈبل گیم کر جاتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے ہمارے بارے میں معلومات بھی فروخت کر دی ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر واقعی ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس کی ٹھوڑی کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ حد درجہ دولت پرست آدمی ہے لیکن مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ وہ ڈبل گیم بھی کر سکتا ہے۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی وہ اٹھ کر ریستوران سے باہر آ گیا۔ پبلک لاؤنج میں ایک فون بوتھ موجود تھا۔ عمران نے قریب ہی کاؤنٹر سے کارڈ خریدا اور پھر کارڈ لے کر وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آرتھر سے بات کرائیں۔ میں ہاسٹن کے زیرو ہاؤس سے ہیری بول رہا ہوں"...... عمران نے ہیری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ آرتھر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور سخت سی آواز سنائی دی۔

"میں زیرو ہاؤس ہاسٹن سے ہیری بول رہا ہوں۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں معلومات خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہو"...... عمران نے ہیری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ایک لاکھ ڈالر جن کا وعدہ تم سے کارلوس نے کیا ہے وہ میں تمہیں بھجوا دوں گا۔ تم نے کارلوس کو پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اور ان کے حلیوں کے بارے میں جو تفصیلات بتائی ہیں وہ مجھ تک پہنچ چکی ہیں"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو کارلوس نے یہ کام پہلے ہی کر دیا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بے فکر رہو۔ رقم پہنچ جائے گی"...... آرتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی ریستوران سے باہر آ گئے تھے اور پبلک لاؤنج میں ٹہل رہے تھے۔

"تمہارا خیال درست ثابت ہوا ہے مارشل"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔

"اچھا۔ کیسے معلوم ہوا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے اور دوسرے ساتھیوں کو بھی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے وہاں پہنچتے ہی ہمیں شکار کر لیا جاتا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب ہم میک اپ تو واش نہیں کر سکتے کیونکہ یہ خصوصی میک اپ ہے البتہ اب ہمیں ان پر ماسک میک اپ کرنا ہو گا اس لئے باری باری باتھ روم میں جا کر یہ کام کر آؤ"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"پہلے میں جاتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ماسک میک اپ باکس اس کے پاس تھا۔

"مائیکل۔ اگر ہیری کے بارے میں مارشل کی بات درست ثابت ہوئی ہے تو اب اس ایگل گروپ کے بارے میں بھی تو

چیکنگ ہونی چاہیئے" ..... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہمیں پہلے جا کر اس سے ملنا ہو گا تاکہ اس سے مل کر تسلی کر لی جائے" ...... عمران نے کہا۔

"اب تمہارا وہاں پہنچ کر پروگرام کیا ہے" ...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے سب سے پہلے اس آرتھر کو کور کرنا ہے تاکہ پائی لینڈ میں پھیلی ہوئی بلیو فورس کو کور کیا جا سکے۔ اس کے بعد اس کارلوس کو کور کریں گے تاکہ وہ وہاں موجود افراد کے بارے میں بتا سکے۔ پھر ماسٹر کلب میں داخل ہو کر ہم وہاں سے ڈاکٹر قاضی کو نکال کر لے جائیں گے" ...... عمران نے کہا تو جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ عمران سے پوری طرح متفق ہو۔

آرتھر لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ اس کا باقاعدہ آفس بلیو فورس کلب میں تھا لیکن اس آفس کا کوئی تعلق کلب سے نہ تھا۔ اس کا آفس کلب سے ملحقہ ضرور تھا لیکن اس کا سارا سیٹ اپ کلب سے علیحدہ تھا۔ اس کا بیرونی راستہ بھی علیحدہ تھا البتہ اگر آرتھر خود چاہتا تو ایک راستہ کلب سے بھی جاتا تھا لیکن یہ راستہ آرتھر اکثر بند ہی رکھتا تھا لیکن کلب کے مینجر ڈارسن سے اس کا فون پر رابطہ رہتا تھا۔ اس وقت وہ آفس میں ہی موجود تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا کیونکہ یہ فون ڈائریکٹ تھا۔ اس کے آفس کا فون اس کا سیکرٹری اٹنڈ کرتا تھا اور پھر وہ اس سے رابطہ کراتا تھا جبکہ اس ڈائریکٹ فون کا نمبر بہت کم لوگوں کو معلوم تھا اس لئے ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بجتے ہی وہ چونک پڑا تھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ آرتھر بول رہا ہوں "...... آرتھر نے کہا۔

" ڈارسن بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے کلب کے مینجر ڈارسن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے "...... آرتھر نے تیز لہجے میں پوچھا کیونکہ ڈارسن بغیر کسی اشد ضرورت کے اسے کال نہیں کیا کرتا تھا۔

" باس ۔ ایگل گروپ کے چیف ولسن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کہاں ہے وہ "...... آرتھر نے کہا۔

" میرے آفس میں موجود ہیں "...... ڈارسن نے جواب دیا۔

" کراؤ بات "...... آرتھر نے کہا۔

" ہیلو ۔ ولسن بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے ولسن ۔ تم مجھ سے براہ راست بھی تو فون پر بات کر سکتے تھے "...... آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ کر سکتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ یہ بات ڈارسن کے ذریعے کی جائے "...... دوسری طرف سے ولسن نے کہا۔

" اچھا ۔ ایسی کیا بات ہے "...... آرتھر نے کہا۔

" ڈارسن کے پاس ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر ہے ۔ میں یہ ہیلی کاپٹر کچھ روز کے لئے چاہتا ہوں ۔ میں نے ڈارسن سے بات کی تو اس نے

بتایا کہ تمہاری اجازت کے بغیر وہ یہ ہیلی کاپٹر نہیں دے سکتا اس لئے میں یہاں خود آیا ہوں تاکہ ڈارسن کے سامنے تم سے بات ہو سکے میں اس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں "...... ولسن نے کہا۔

" تمہارے پاس بھی تو ہیلی کاپٹر ہیں ۔ پھر ڈارسن کے ہیلی کاپٹر کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے تمہیں "...... آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے ایک آدمی کو پائی لینڈ سے ولنگٹن پہنچانے کا معاہدہ کیا ہے اور اس کے لئے مجھے بڑے اور تیز رفتار ہیلی کاپٹر کی ضرورت پڑے گی کیونکہ میری پارٹی اس آدمی کو جلد از جلد بحفاظت ولنگٹن پہنچانا چاہتی ہے "...... ولسن نے کہا۔

" اوہ ۔ کون ہے وہ آدمی "...... آرتھر نے چونک کر کہا۔

" کوئی سائنس دان ہے غیر ملکی "...... ولسن نے جواب دیا تو آرتھر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا تمہاری پارٹی پائی لینڈ کی ہے "...... آرتھر نے پوچھا۔

" نہیں ۔ ولنگٹن کی ہے ۔ البتہ وہ سائنس دان یہاں پائی لینڈ میں میرے حوالے کیا جائے گا "...... ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں ڈارسن کو اجازت دے دیتا ہوں ۔ تم میرے دوست ہو البتہ صرف اتنا کرنا کہ جب تم ہیلی کاپٹر کو پائی لینڈ سے روانہ کرنے لگو تو اس سے پہلے مجھے یا ڈارسن کو اطلاع کر دینا تاکہ ہم راستے کے لئے ضروری ہدایات کر دیں ورنہ پورے ہیلی کاپٹر کو پارٹی

سمیت ہٹ کیا جا سکتا ہے "...... آرتھر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ڈارسن سے بات کراؤ "...... آرتھر نے کہا۔

" یس باس ۔ ڈارسن بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ڈارسن کی آواز سنائی دی۔

" ولسن ہمارے بے حد عزیز دوست ہیں اس لئے ہیلی کاپٹر انہیں دے دو "...... آرتھر نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرتھر نے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے سائنس دان کو پائی لینڈ سے نکالنے کے لئے یہ معاہدہ کیا ہے۔ اگر ولسن تیز رفتار ہیلی کاپٹر کی وجہ سے سامنے نہ آتا تو انہیں قیامت تک معلوم نہ ہو سکتا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا تاکہ ولسن واپس چلا جائے۔ پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ڈارسن بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ڈارسن کی آواز سنائی دی۔

" آرتھر بول رہا ہوں "...... آرتھر نے کہا۔

" کیا ولسن چلا گیا ہے "...... آرتھر نے پوچھا۔

" یس باس "...... ڈارسن نے جواب دیا۔

" کیا طے ہوا ہے۔ کیا وہ لے گیا ہے ہیلی کاپٹر "...... آرتھر نے

کہا۔

" اس نے کہا ہے کہ جب اسے ضرورت ہو گی وہ فون کر کے ہیلی کاپٹر منگوا لے گا۔ ابھی کوئی دن یا وقت مقرر نہیں ہے "...... ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب میری بات غور سے سنو۔ پائلٹ کو کہہ دو کہ جب بھی ولسن ہیلی کاپٹر طلب کرے وہ اس کا سٹار آٹو پاور کے بٹن پریس کر کے ہیلی کاپٹر اس تک پہنچائے تاکہ ہم جب بھی چاہیں اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی کنٹرول کر کے واپس لا سکیں "...... آرتھر نے کہا۔

" اوہ باس ۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے "...... ڈارسن نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ یہ معاہدہ اس سے پاکیشیائی ایجنٹوں نے کیا ہے یا کرایا ہے۔ اس طرح وہ سائنس دان کو پائی لینڈ سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اول تو اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ جیسے ہی پائی لینڈ میں داخل ہوں گے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ پھر بھی احتیاط ضروری ہے "...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ ٹھیک ہے باس ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں سب کچھ ایڈجسٹ کر لوں گا "...... ڈارسن نے کہا تو آرتھر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت طیارے میں موجود تھا اور طیارہ پائی لینڈ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ سپیشل میک اپ کے اوپر انہوں نے ماسک میک اپ کر لئے تھے لیکن ان میک اپ میں بھی وہ مقامی افراد ہی تھے۔ اسلحہ ان سب کے پاس موجود تھا۔ عمران نے طیارے پر سوار ہونے سے پہلے انہیں سمجھا دیا تھا کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں نے ایئر پورٹ سے اس کالونی میں پہنچنا ہے جہاں کارلوس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے جبکہ عمران جولیا سمیت ایئر پورٹ سے سیدھا بلیو فورس کے ہیڈ کوارٹر جائے گا۔ صفدر گروپ نے اس کارلوس پر قابو پانا ہے اور پھر اس وقت تک وہیں رہنا ہے جب تک عمران انہیں مزید ہدایات نہ دے دے یا خود وہ جولیا سمیت ان تک نہ پہنچ جائے۔ البتہ عمران نے اس کارلوس اور اس کے گروپ کے بارے میں بتا دیا تھا کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ

ہیں اس لئے انہیں عام بدمعاشوں اور غنڈوں کے انداز میں ٹریٹ نہ کیا جائے۔ ساری باتیں ڈسکس کرنے کے بعد وہ طیارے میں سوار ہوئے تھے۔ اس وقت جولیا عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل ان سے ہٹ کر علیحدہ سیٹوں پر موجود تھے جبکہ تنویر ان سب سے ہٹ کر علیحدہ سیٹ پر موجود تھا۔ عمران شاید پہلی بار روایت سے ہٹ کر طیارے میں سونے کی بجائے ایک رسالہ دیکھنے میں مصروف تھا۔

" بہتر تو یہی تھا کہ میں بھی ساتھیوں کے ساتھ شامل ہو جاتی"...... اچانک جولیا نے آہستہ سے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" کیوں۔ میرے ساتھ رہتے ہوئے تمہیں کیا پریشانی ہے"۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہارا ساتھ سوائے بوریت کے اور کیا دے سکتا ہے۔ سب کچھ تم نے خود کرنا ہے۔ میں صرف دم کی طرح لٹکتی ہی رہ جاؤں گی"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران اس کے جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ارے۔ ارے۔ میں تو کچھ اور سمجھا تھا۔ بہرحال اگر تم بضد ہو تو میں سب سے پہلے نلکی خریدتا ہوں تاکہ اس ٹیڑھی دم کو سیدھا کیا جا سکے"...... عمران نے کتے کی دم والا محاورہ استعمال کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جولیا بجائے غصہ کھانے کے یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا نلکی والا آئیڈیا پسند آگیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی جولیا کے اس انداز میں ہنسنے کی کوئی توجیہہ نہ سمجھ سکا تھا۔

"چلو میں تو دم ہی سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو نجس جانور تسلیم کر لیا ہے"...... جولیا نے کتے کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے نجس جانور کہہ دیا تھا اور اس بار واقعی عمران شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا کیونکہ واقعی جوش میں وہ غلط بات کر گیا تھا اور جولیا نے اپنی ذہانت سے اس کی غلطی کو سمجھ لیا تھا۔

"چلو اگر میں وہ ہوں تو تم بہرحال اس کی مسز تو بن سکتی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں تو دم ہوں"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اس بات کا لطف لے رہی تھی۔

"یا اللہ۔ پائی لینڈ کی فضا کہیں خواتین کی ذہانت کے لئے راس تو نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"بہرحال میں یہ کہہ رہی تھی کہ بہتر یہی ہے کہ میں بھی دوسرے گروپ میں شامل ہو کر پائی لینڈ کی سیاحت کروں۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں کہ اکیلا چنا بھاڑ بھی نہیں جھونک سکتا اس لئے مجبوری ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس سیاحت کا چارج مجھے دے دو۔ تم صرف سیاحت کرنا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ پائی لینڈ کے کون کون سے مقامات کی سیاحت کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ اس لئے کوڈ میں باتیں کر رہے تھے کیونکہ انہیں کچھ معلوم نہ تھا کہ ان کے ارد گرد موجود افراد کون ہیں اور ان کا کس سے تعلق ہے۔

"نقشہ میرے پاس ہے۔ باقی کام ہم مشاورت سے کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ایک بار پہلے بھی یہ کام ہو چکا ہے اس لئے اب اگر دوبارہ ہو جائے گا تو کیا فرق پڑے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ پہلے سے کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جنت میں بھی حوا نے آدم کی کمان سنبھال لی تھی اور نتیجہ آج تک ان کی اولاد بھگت رہی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم بات کہاں سے کہاں لے جاتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں کراؤں گی تمہیں سیاحت تاکہ تمہیں بھی معلوم ہو سکے کہ سیاحت کیا ہوتی ہے"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی پرواز کے بعد طیارہ پائی

لینڈ کے چھوٹے سے ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا تو عمران جولیا کے ساتھ
پبلک لاؤنج میں پہنچ گیا جبکہ اس کے باقی ساتھی علیحدہ تھے اور پھر وہ
تینوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے۔

" ادھر ریستوران میں چلو۔ پہلے سیاحت کے علاقوں کو تفصیل
سے ڈسکس کر لیں "...... جولیا نے پبلک لاؤنج میں پہنچتے ہی عمران
سے کہا۔

" وہاں ریستوران میں رش ہوگا اس لئے کھل کر بات نہ ہو سکے
گی۔ ادھر آ جاؤ کونے میں "...... عمران نے کہا اور وہ لاؤنج کے ایک
خالی کونے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ تھی۔

" آرتھر بلیو فورس کلب میں ہی رہتا ہے لیکن اس کے بارے میں
علم صرف مینجر ڈارسن کو ہی ہو سکتا ہے اس لئے ہم نے ڈارسن کو اس
انداز میں کور کرنا ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور ڈارسن ہمیں
اس آرتھر تک پہنچا دے۔ پھر آرتھر پر قابو پا کر ہم نے اس کے ذریعے
بلیو فورس کو کال کر کے اسے کہنا ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے
خلاف کام ختم کر دیں۔ اس کے بعد ہم وہاں سے اس کالونی میں
پہنچیں گے جہاں کارلوس کو صفدر اور اس کے ساتھیوں نے کور
رکھا ہوگا "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ "...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا
اور تیزی سے لاؤنج کے بیرونی حصے کی طرف بڑھنے لگی۔ عمران اس
کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی ٹیکسی بلیو فورس کلب کے

رک چکی تھی۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی لیکن اس کا رقبہ خاصا وسیع
تھا۔ اندر آنے جانے والے لوگ شرفاء میں سے دکھائی دے رہے
تھے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور بھاری ٹپ دی اور پھر وہ
دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے
چلے گئے۔ گیٹ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو ہال میں موجود افراد
کی تعداد ان کی توقع سے کہیں زیادہ تھی جن میں مرد بھی تھے اور
عورتیں بھی۔ یہ سب لوگ سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے اس
لئے ہال میں زیادہ شور شرابہ نہ تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو
خوبصورت مقامی لڑکیاں موجود تھیں۔ جولیا اس کاؤنٹر کی طرف
بڑھتی چلی گئی۔

" یس مس "...... کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی نے جولیا سے مخاطب
ہو کر کہا۔

" ہم نے مینجر ڈارسن سے ملنا ہے۔ کہاں ہے ان کا آفس "۔ جولیا
نے کہا۔

" سوری مس۔ وہ تو اس وقت کلب میں موجود نہیں ہیں "۔ لڑکی
نے بڑے مہذبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کب تک آ جائیں گے "...... جولیا نے پوچھا۔

" کچھ کہا نہیں جا سکتا مس۔ آ جائیں تو ابھی آ جائیں نہ آئیں تو
سارا دن ہی نہ آئیں۔ وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں "...... لڑکی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کا کوئی فون نمبر جس پر ان سے فوری بات ہو سکے "۔ جولیا نے کہا۔ عمران خاموش اور لاتعلق کھڑا تھا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے آپ اسسٹنٹ مینجر مس روزی سے مل لیں۔ شاید انہیں تفصیل کا علم ہو "...... لڑکی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ کہاں ہے ان کا آفس "...... جولیا نے کہا تو کاؤنٹر گرل نے ایک طرف موجود ایک نوجوان کو بلایا۔

" انہیں مس روزی کے آفس میں پہنچا دو "...... کاؤنٹر گرل نے اس نوجوان سے کہا۔

" یس۔ آئیے میڈم "...... اس نوجوان نے کہا اور ایک طرف مڑ گیا۔ جولیا اور عمران اس کے پیچھے چل پڑے۔ ایک سائیڈ پر چھوٹی سی راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر اسسٹنٹ مینجر کی پلیٹ موجود تھی۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔

" شکریہ "...... جولیا نے اس نوجوان سے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن اس کی اندرونی آرائش و زیبائش انتہائی باذوق انداز میں کی گئی تھی۔ میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی موجود تھی جس نے گرے رنگ کا سکرٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سنہری بال گردن کی پشت پر اکٹھے کر کے کلپ کئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اس کی پیشانی اور چہرہ کچھ زیادہ ہی چوڑا دکھائی دے رہا تھا۔

" آئیے۔ آئیے۔ میرا نام روزی ہے "...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مائیکل۔ ہم نے مینجر ڈارسن سے ملنا ہے اور وہ بھی فوری "...... جولیا نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا جبکہ عمران خاموشی سے پیچھے موجود صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

" وہ تو موجود نہیں ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کیا مسئلہ ہے "۔ روزی نے مصافحہ کرنے کے بعد عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن وہ چونکہ پہلے ہی صوفے پر بیٹھ چکا تھا اس لئے روزی واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" ان کا کوئی ایسا نمبر جس پر ان سے فوری بات ہو سکے "۔ جولیا نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ سوری۔ ایسا تو کوئی نمبر نہیں ہے "...... روزی نے جواب دیا۔

" ویسے ان کا آفس ہے کہاں "...... جولیا نے کہا۔

" یہاں کلب میں ہی ہے۔ کیوں۔ آپ کا مسئلہ کیا ہے۔ آپ کھل کر بات کریں "...... اس بار روزی کے لہجے میں تلخی کا عنصر نمایاں تھا۔

" کیا آپ ان کے آفس تک ہماری رہنمائی کر سکیں گی "۔ جولیا

نے کہا۔

" کیا مطلب ۔آفس ظاہر ہے ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے بند ہو گا"...... روزی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ جولیا یکلخت اٹھ کھڑی ہوئی۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ہم پھر آجائیں گے "...... جولیا نے کہا تو روزی کا تنا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور انٹرکام پر رکھا ہوا ہاتھ اس نے واپس کھینچ لیا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر پہلے میز کی سائیڈ سے ٹکرائی اور پھر میز اور صوفے کے درمیانی خلا میں جا گری جبکہ عمران نے اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا تھا۔

" کہاں ہے یہ آفس ۔ بتاؤ "...... جولیا نے جھک کر اس کی آنکھوں کے نیچے اپنے ہاتھ کی انگلیاں رکھ کر انہیں دباتے ہوئے کہا۔ میز اور صوفے کے درمیان پھنسا ہوا روزی کا جسم بری طرح پھڑک رہا تھا لیکن جولیا نے ایک گھٹنے سے اس کے جسم کو دبا رکھا تھا۔

" بولو ۔ کہاں ہے آفس ۔جلدی بتاؤ ورنہ ایک لمحے میں اندھی کر دوں گی ۔بولو "...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔وہ اپنے آفس میں ہے ۔وہ اجنبی افراد سے نہیں ملتا اس لئے اس کی موجودگی سے انکار کر دیا جاتا ہے "...... روزی نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی اور اس کی آنکھوں کے نچلے حصوں پر پڑنے والے دباؤ کی وجہ سے اس کے چہرے

پر سرخی پھیل گئی تھی۔

" کہاں ہے اس کا آفس ۔تفصیل سے بتاؤ "...... جولیا نے کہا تو روزی نے تفصیل بتا دی تو جولیا ایک جھٹکے سے سیدھی کھڑی ہو گئی۔

" سنو ۔ اگر تم نے ہمارے پیچھے ہمارے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی ۔ بس یہی کہنا ہے کہ تم نے انکار کر دیا اور ہم واپس چلے گئے "...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" خیال رکھنا ۔ جیسے مارگریٹ کہہ رہی ہے ویسے ہی کرنا "۔ عمران نے روزی سے کہا اور وہ بھی جولیا کے پیچھے چل پڑا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال کی سائیڈ سے گزر کر آخری حصے میں آ گئے جہاں ایک اور چھوٹی سی راہداری تھی جس میں دو مشین گن بردار موجود تھے ۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ اس کی سائیڈ پر کوئی پلیٹ وغیرہ موجود نہ تھی۔

" مینجر ڈارسن سے ہماری ملاقات طے ہے "...... جولیا نے راہداری میں داخل ہوتے ہی ان دونوں مشین گن برداروں سے کہا جو تیزی سے انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تھے ۔

" یس میڈم "...... دونوں نے کہا اور ایک طرف ہٹ گئے ۔ جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی گئی اور عمران بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ جولیا واقعی انتہائی ذہانت سے سارا کام کر رہی

تھی۔ اس نے روزی کو بھی اس انداز میں ٹریٹ کیا تھا کہ ہال میں موجود افراد کو بھی علم نہ ہو سکا تھا کہ روزی کے ساتھ کیا ہوا ہے اور عمران کو یقین تھا کہ روزی اب خاموش ہی رہے گی اور یہاں بھی جولیا نے دونوں مشین گن برداروں کو اس انداز میں مطمئن کر دیا تھا ورنہ ان پر حملہ کیا جاتا تو ان کے چیخنے اور نیچے گرنے کی آوازیں ہال تک پہنچ جاتیں۔ جولیا نے آگے بڑھ کر دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ جولیا اندر داخل ہوئی اور اس کے پیچھے عمران بھی اندر داخل ہو گیا۔ یہ روزی کے کمرے سے زیادہ بڑا کمرہ تھا اور اسے بھی انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک گینڈے جیسا جسم رکھنے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی اور کھردرا پن نمایاں تھا۔ اس کے ہاتھ میں فون کا رسیور تھا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" میرا نام مارگریٹ ہے مسٹر ڈارسن اور یہ میرے ساتھی ہیں مسٹر مائیکل "...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تم کون ہو اور کیسے اندر آ گئے "...... ڈارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم نے تم سے ملنا تھا اور روزی نے ہمیں بھجوایا ہے "...... جولیا نے کہا۔ وہ اب میز کے کنارے تک پہنچ چکی تھی جبکہ عمران ایک سائیڈ پر ہو کر بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔

" کیوں۔ میں تو اجنبی افراد سے نہیں ملتا اور پھر روزی نے مجھے

فون ہی نہیں کیا "...... ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ باتیں تم آپس میں طے کرتے رہنا۔ یہ بتاؤ کہ آرتھر کے پاس جانے کا راستہ کہاں ہے "...... جولیا نے کہا تو ڈارسن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" تم۔ تم کون ہو "...... اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

" میں نے اپنا تعارف کرا دیا ہے۔ پھر کیوں پوچھ رہے ہو "۔ جولیا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" مگر۔ مگر تم کیوں آرتھر کے بارے میں پوچھ رہی ہے۔ تم اسے کیسے جانتی ہو "...... ڈارسن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا ہاتھ جولیا کے اطمینان بھرے لہجے کی وجہ سے جیب کے اندر ہی رہ گیا تھا۔

" اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے مسٹر ڈارسن۔ آرتھر بلیو فورس کا چیف ہے اور ہم نے اس سے ملنا ہے "...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی شدید حیرت ہو رہی ہو۔

" کیا آرتھر تمہیں جانتا ہے "...... ڈارسن نے کہا۔

" نہیں۔ ہم اس سے پہلی بار ملیں گے "...... جولیا نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جا سکتی ہو۔ وہ کسی سے نہیں ملتا۔ اجنبی تو کیا وہ کسی سے بھی نہیں ملتا "...... ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو فون پر تو بات کر سکتا ہے۔ ہماری بات ہی کرا دو "۔ جولیا

نے اسی طرح انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ ایسا بھی ممکن نہیں ہے ۔ جاؤ بس ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ چلے جاؤ ورنہ "...... ڈارسن کا لہجہ یکلخت انتہائی تلخ ہو گیا تھا لیکن دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما اور کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی گینڈے کا جسم رکھنے والا ڈارسن ایک ہی چیخ مار کر اچھل کر سامنے میز پر گرا اور پھر پلٹ کر واپس کرسی پر جا گرا ۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی اور آنکھیں بند ہو گئی تھیں ۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا ۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ باہر موجود دربان اندر ہونے والی کارروائی سے بے خبر رہیں گے ۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر جولیا کی مدد سے ڈارسن کو کرسی سے اٹھایا اور سامنے صوفے کی ایک کرسی پر بیٹھا دیا۔

" تم ٹھیک جا رہی ہو لیکن اب ہمارے پوچھنے اور اسے بتانے میں کافی وقت لگ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے "...... جولیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار صوفے کی کرسی پر موجود ڈارسن کے بازو پر پڑا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی لیکن اس کے باوجود ڈارسن ہوش میں نہ آیا تھا ۔ البتہ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے پھڑکا ضرور تھا ۔ پھر جولیا نے اس کا دوسرا بازو اور پھر دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں کھڑی ہتھیلی کے وار

سے باری باری توڑ دیں۔

" تم میری نقل کر رہی ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا اور جولیا نے بغیر کوئی جواب دیئے ایک ہاتھ ڈارسن کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ڈارسن کی گردن میں جولیا کی کھڑی ہتھیلی کی مخصوص ضرب سے دب جانے والی شہہ رگ بحال ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ڈارسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے تیز چیخیں نکلنے لگیں ۔ اس نے حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اس لئے اس کا درمیانی جسم تو حرکت میں آ گیا لیکن وہ نہ ہی اٹھ سکا اور نہ ہی کھڑا ہو سکا تھا۔

" تم حرکت نہیں کر سکتے ڈارسن ۔ اور سنو۔ اگر تم نے آرتھر کے آفس کا پتہ نہ بتایا تو پھر تم باقی ساری عمر اسی حالت میں رہ جاؤ گے اور کوئی تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرے گا لیکن اگر تم ہم سے تعاون کرو تو میں تمہیں لمحوں میں ٹھیک کر سکتی ہوں ۔ بولو"۔ جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم نے کیا کیا ہے ۔ میرے دونوں بازو اور دونوں ٹانگوں میں شدید ترین درد ہے ۔ کیا کیا ہے تم نے "...... ڈارسن نے رک رک کر کہا ۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔

" جس طرح تمہیں بے کار کیا ہے اسی طرح تمہیں صحیح بھی کیا جا

سکتا ہے ۔ بولو ۔ جواب دو "...... جولیا نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" کیا تم واقعی مجھے ٹھیک کر دو گی ۔ مجھے لگتا ہے کہ میری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں ۔ تم ہڈیاں کیسے جوڑ سکتی ہو "...... ڈارسن نے کہا۔

" میرے پاس ایسا انجکشن ہے کہ وہ فوری طور پر جسم کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیتا ہے ۔ انجکشن لگنے کے پانچ سیکنڈ بعد تم بالکل صحیح ہو جاؤ گے "...... جولیا نے کہا۔

" آرتھر کا آفس کلب سے علیحدہ ہے ۔ اس کا راستہ بھی باہر سے ہے ۔ کلب کے اندر سے نہیں ہے "...... ڈارسن نے کہا۔

" جھوٹ مت بولو ۔ ہمیں معلوم ہے کہ ایک خصوصی راستہ تمہارے آفس سے بھی ہے "...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" پہلے تم بتاؤ کہ تم اصل میں ہو کون "...... ڈارسن نے کہا۔

" آؤ مائیکل ہم چلیں ۔ ہم خود ہی کوشش کر کے آرتھر کو تلاش کر لیں گے ۔ اسے ساری عمر مفلوج رہنے کا مزہ چکھنے دو "...... جولیا نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ ۔ مجھے اس حالت میں چھوڑ کر مت جاؤ "...... ڈارسن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" اس کے منہ پر ہاتھ رکھو "...... عمران نے جولیا سے کہا اور تیزی

سے آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا جبکہ جولیا نے مڑ کر تیزی سے ڈارسن کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

" یس ۔ ڈارسن بول رہا ہوں "...... عمران کے منہ سے ڈارسن کی آواز نکلی تو ڈارسن کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں۔

" آرتھر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس باس "...... عمران نے ڈارسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" آج رات کے لئے میری کو میرے پاس بھیج دینا "...... آرتھر نے کہا۔

" اوکے باس "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا نے ڈارسن کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

" تم ۔ تم ۔ تم کون ہو "...... ڈارسن نے رک رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو بھی ہیں اب ہم جا رہے ہیں "...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" رک جاؤ ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ مجھے ٹھیک کر دو ورنہ مجھے گولی مار دی جائے گی ۔ باس ان معاملات میں بے حد ظالم اور سفاک واقع ہوا ہے "...... ڈارسن نے کہا۔

" جلدی بتاؤ ۔ وقت مت ضائع کرو "...... عمران نے سرد لہجے

میں کہا۔

" میرے آفس کے پیچھے کمرے میں ایک الماری ہے۔ اس الماری کے نچلے خانے میں دائیں کونے میں ایک بٹن موجود ہے۔ اس بٹن کو پریس کرو تو الماری کے عقبی پٹ کھل جائیں گے اور دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی ہیں جو آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہوتی ہیں۔ یہ دروازہ اندر سے باس کھولتا ہے۔ میں نہیں کھول سکتا"...... ڈارسن نے جواب دیا۔

" اس لڑکی میری کو تم کس وقت اس کے پاس بھیجو گے"۔ عمران نے پوچھا۔ اب جولیا خاموش کھڑی تھی۔

" ایک گھنٹے بعد "...... ڈارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے فون کر کے اسے بتاتے ہو یا"...... عمران نے کہا۔

" میں فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ باس اندر سے دروازہ کھول دیتا ہے "...... ڈارسن نے کہا۔

" تمہارے باس کا فون نمبر کیا ہے "...... عمران نے کہا تو ڈارسن نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے اشارہ کیا تو جولیا نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر ڈارسن کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

" ڈارسن بول رہا ہوں باس "...... عمران نے کہا۔

" کیوں کال کی ہے "...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" میری موجود نہیں ہے باس۔ ایک اور نئی لڑکی موجود ہے

مارگریٹ۔ بالکل آپ کے مطلب کی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اسے لے آتا ہوں"...... عمران نے ڈارسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" کون ہے یہ لڑکی "...... دوسری طرف سے چند لمحے رک کر کہا گیا۔

" میری کی دوست ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اسے لے آؤ "...... آرتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا نے ہاتھ ہٹالئے۔

" اسے آف کر دو اور آؤ "...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈارسن کوئی احتجاج کرتا جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور ڈارسن کے سینے میں گولیاں بارش کی طرح پڑتی چلی گئیں۔ اس کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ دونوں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر واقعی سیڑھیوں کے اختتام پر ایک لوہے کا دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ عمران اور جولیا جیسے ہی اس دروازے کے قریب پہنچے دروازے کے اوپر جلنے والا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور عمران اور جولیا دوسری طرف موجود راہداری میں داخل ہو گئے۔ راہداری آگے جا کر مڑ جاتی تھی اور پھر وہ دونوں ابھی موڑ تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک

چٹک کی آواز کے ساتھ ہی ان پر راہداری کی چھت سے سرخ رنگ کی تیز روشنی پڑی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں یکلخت سورج اتر آیا ہو لیکن یہ تیز روشنی صرف ایک لمحے کے لئے محسوس ہوئی تھی ۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا ۔ پھر جس طرح تاریکی اس کے ذہن پر جھپٹی تھی اسی طرح اس کے ذہن میں روشنی پھیلی اور پھر پھیلتی چلی گئی ۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا ہے ۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ ایک کمرے میں فرش میں گڑی ہوئی کرسی پر موجود ہے ۔ اس کے جسم کے گرد راڈز موجود تھے ۔ ساتھ والی کرسی پر جولیا موجود تھی لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی ۔ وہ بے ہوش تھی جبکہ ہال کمرہ خالی تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے خود بخود ہوش آگیا ہے ۔ اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ آرتھر کو ان پر شک ہو گیا ہے یا پھر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے اس نے کسی سکرین پر انہیں چیک کر لیا ہے لیکن بہرحال یہ اطمینان تھا کہ وہ آرتھر تک پہنچ گیا ہے ۔ اس نے اپنی ٹانگ موڑی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ عقبی پائے میں موجود راڈز کا بٹن تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے بٹن پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز اس کے جسم کے گرد سے غائب ہو گئے ۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے دروازے کی

طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے دروازے کی دوسری طرف کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے سائیڈ پر ہو کر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے اندر داخل ہوا ۔ چونکہ عمران پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ قدموں کی آواز ایک آدمی کی ہے اس لئے اس آدمی کے اندر آتے ہی اس نے اس پر یکلخت حملہ کر دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا فضا میں اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا اور ایک لمحے کے لئے اس کا جسم تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کے کاندھے پر ایک ہاتھ اور سر پر دوسرا ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کی گردن میں آیا ہوا بل ٹھیک ہو گیا اور اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور اسی کرسی پر ڈال دیا جس پر پہلے وہ خود بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن پریس کر دیا تو س کے آدمی کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے ۔ اسی لمحے جولیا نے راہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے آگے بڑھ کر اس کی رسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ی جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز بھی غائب ہو گئے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ سب کیا ہے ۔ کیا مطلب "...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم یہیں رکو جولیا۔ میں چیک کر کے ابھی آتا ہوں۔ اس کا خیال رکھنا شاید یہی آرتھر ہے "....... عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی۔ اس راہداری کا اختتام ایک کمرے میں ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے پوری عمارت گھوم لی۔ اس میں آٹھ کمرے اور ایک بڑا ہال تھا۔ ایک کمرہ آفس کے انداز میں سجایا ہوا تھا اور اس میں سائیڈ دیوار کے ساتھ ایک بڑی مشین موجود تھی۔ عمران اس مشین کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس مشین سے آرتھر نے انہیں راہداری میں چیک کیا تھا اور پھر وہیں سے ان پر بے ہوش کر دینے والی ریز فائر کی گئی ہوں گی۔ اس نے اچھی طرح جائزہ لیا اور پھر وہ واپس مڑنے ہی والا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... عمران نے آرتھر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" راڈش بول رہا ہوں باس۔ کلب سے "....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیوں کال کی ہے "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" آپ نے کہا تھا باس کہ میں روزی کو چیک کراؤں۔ میں نے روزی سے بات کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ جس مرد اور عورت کا جوڑا اس کے آفس آیا تھا اور انہوں نے اس پر تشدد کر کے ڈارسن کے آفس کا راستہ پوچھا اور وہ خوف کے مارے خاموش ہو گئی تھی۔

راڈش نے کہا۔

" پھر "....... عمران نے کہا۔

" آپ کے حکم پر میں نے اسے موت کی سزا دے دی ہے "۔ راڈش نے کہا۔

" ٹھیک ہے "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آرتھر انہیں کرسیوں میں جکڑ کر خود کلب گیا ہو گا اور وہاں چونکہ ڈارسن کی لاش اسے ملی ہو گی تو اس نے راڈش کو کلب کا مینجر بنا کر اسے ہدایت کی ہو گی کہ وہ چیک کرے کہ وہ دونوں کس طرح ڈارسن کے آفس پہنچے اور اب راڈش اس کی رپورٹ دے رہا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس کمرے میں آگیا جہاں جولیا موجود تھی۔ آرتھر کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی جبکہ جولیا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔

" اس عمارت میں یہ اکیلا رہتا ہے "....... عمران نے جولیا سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے آرتھر کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر ایک کرسی اٹھا کر اس نے آرتھر کی کرسی کے سامنے رکھی اور خود اس پر بیٹھ کر اس نے کوٹ کی جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

" یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب "....... آرتھر نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام آرتھر ہے اور تم بلیو فورس کے چیف ہو "۔ عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ لیکن تمہارا حلیہ ۔ اوہ ۔ وہ کیمرے تو تمہیں چیک ہی نہیں کر سکے ۔ کیا مطلب "...... آرتھر نے ذہنی طور پر سنبھلتے ہوئے کہا۔

" تم پر یہ انکشاف کیسے ہو گیا کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جو کارکردگی تم نے دکھائی ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے "...... آرتھر نے جواب دیا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میری ساتھی ہے ۔ اس کا نام مارگریٹ ہے۔ اب تم یہ بتا دو کہ تمہاری بلیو فورس کا عملی انچارج کون ہے "...... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ تم کیا کہنا اور کیا کرنا چاہتے ہو "...... آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اسے تم سے یہ کہلوانا چاہتا ہوں کہ وہ خوامخواہ پائی لینڈ میں لوگوں کو ہلاک نہ کرتے پھریں۔ پاکیشیائی تو ہاسٹن سے ہی واپس چلے گئے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" آخر تم کون ہو "...... آرتھر نے کہا۔

" بتایا تو ہے کہ میرا نام مائیکل ہے اور تیسری بار پھر بتا دیتا ہوں

کہو تو لکھ کر دے دوں "...... عمران نے کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ اپنا سائنس دان حاصل کئے بغیر کیسے واپس جا سکتے ہیں "...... آرتھر نے کہا۔

" تمہارے ریڈ چیف نے کافرستان حکومت سے اس کی بکنگ کی تھی۔ پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے جب اسے خطرہ محسوس ہوا تو اس نے حکومت کافرستان سے بات کی اور اسے کہا کہ وہ سائنس دان کو کافرستان لے جائیں ورنہ وہ اسے ہلاک کر کے اس کی لاش غائب کر دے گا اور کافرستان حکومت رضامند ہو گئی اور یہ اطلاع پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی مل گئی ۔ چنانچہ وہ ہاسٹن سے واپس چلے گئے کیونکہ اب سائنس دان کافرستان پہنچ جائے گا اور وہ وہاں سے اسے زیادہ آسانی سے رہا کرا سکتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ اگر ایسا ہوتا تو ریڈ چیف مجھے اطلاع تو کرتا۔ اس کا آدمی کارلوس اپنے گروپ سمیت ابھی تک اس سائنس دان کی حفاظت کر رہا ہے "...... آرتھر نے جواب دیا۔

" وہ سائنس دان ماسٹر کلب سے بھی جا چکا ہے اور کارلوس تو احمق ہے۔ وہ ابھی تک ماسٹر کلب کی نگرانی کر رہا ہے۔ تمہاری کب بات ہوئی ہے اس سے "...... عمران نے کہا۔

" کل بات ہوئی تھی لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ سائنس دان کو یہاں سے نکال دیا جائے اور نہ کارلوس کو معلوم ہو اور نہ ہی مجھے ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے "...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایگل گروپ ہے۔جانتے ہو اسے"...... عمران نے کہا تو آرتھر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔جانتا ہوں"...... آرتھر نے کہا۔

" یہ کارروائی ایگل گروپ نے مکمل کی ہے۔اس نے سائنس دان کو ولنگٹن پہنچایا ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔یہ سب غلط ہے اور اس بات سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ تم خود پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ایگل گروپ کے چیف ولسن نے ڈارسن کے ذریعے مجھ سے بات کی تھی۔اس نے مجھ سے تیز رفتار ہیلی کاپٹر طلب کیا تھا تاکہ اس سائنس دان کو ولنگٹن پہنچا سکے۔اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے سودا کیا ہو گا اور اس نے ابھی تک ہیلی کاپٹر طلب نہیں کیا"...... آرتھر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اگر تم میری بات پر یقین نہیں کر رہے تو ٹھیک ہے۔تم چھٹی کرو"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

" سنو۔تم جو کوئی بھی ہو بہرحال یہ بات طے ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے تم میرے ساتھ معاہدہ کر لو۔میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گا اور تم ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ کرو"...... آرتھر نے کہا۔

" تم اس عمارت میں ہمارے خلاف کیا کارروائی کر سکتے ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارے ساتھیوں کے حلیئے ہمیں معلوم ہو چکے ہیں اور ہم نے ہر جگہ ایسے کیمرے بھی نصب کئے ہوئے ہیں جن سے میک اپ چیک ہو سکتا ہے۔یقیناً تم ان لوگوں سے ہٹ کر دوسرا گروپ ہو اس لئے تم یہاں تک پہنچ گئے ہو لیکن جیسے ہی تمہارے ساتھیوں نے پائی لینڈ میں قدم رکھا وہ دوسرا سانس بھی نہ لے سکیں گے"۔ آرتھر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ اس معاملے سے ہٹ جائیں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔مجھے آزاد کر دو۔میں ابھی فون کر کے کہہ دیتا ہوں آرتھر نے کہا۔

" تمہارے آفس میں کارڈلیس فون پیس موجود ہے اور وہ یہاں بھی آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کرسی پر بیٹھی ہوئی جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس کمرے سے باہر چلی گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔اس نے فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا اور خود دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا نمبر ہے"...... عمران نے آرتھر سے پوچھا تو آرتھر نے ایک نمبر بتا دیا۔عمران نے نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر کے وہ اٹھا اور اس نے فون پیس آرتھر کے کان سے لگا دیا۔

" یس۔بوبی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آرتھر بول رہا ہوں بوبی"...... آرتھر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کچھ پتہ چلا"...... آرتھر نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ابھی تک وہ لوگ پائی لینڈ نہیں پہنچے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر سنو۔ مجھے حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہاسٹن سے ہی واپس اپنے ملک چلے گئے ہیں اس لئے اب ان کے خلاف مشن ختم کر دو اور اپنے تمام آدمی واپس کال کر لو"...... آرتھر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوری طور پر واپس بلا لو ان سب کو"...... آرتھر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرتھر نے اس طرح سر کو جھٹکا دیا جیسے کہہ رہا ہو کہ کال ختم کر دو اور عمران نے فون ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

"کارلوس کا کیا نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... آرتھر نے چونک کر کہا۔

"تاکہ ایسا ہی معاہدہ کارلوس سے بھی ہو سکے"...... عمران نے جواب دیا تو آرتھر نے نمبر بتا دیا۔ عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسے آف کر دو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی آرتھر کے منہ سے چیخ نکلی اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا تو عمران نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی۔

"اوہ۔ وہاں کوئی خاص گڑبڑ ہے۔ آؤ"...... عمران نے فون بند کر کے اسے ایک طرف رکھتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد عمران وہ راستہ تلاش کر چکا تھا جو کلب سے علیحدہ تھا اور پھر وہ دونوں باہر آ کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ٹیکسی میں سوار اس کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں کارلوس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔

"وہاں کیا ہوا ہو گا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے کہا۔

"مسٹر مارشل کی جذباتیت نے کوئی کام دکھا دیا ہو گا"۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا تو جولیا نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات سے متفق ہو۔

صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں ایئر پورٹ سے نکل کر ایک ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"ایک منٹ"...... اچانک تنویر نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں کارلوس کے پاس جانے کی بجائے اس سائنس دان کو ماسٹر کلب سے نکالنا چاہئے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ وہاں انتہائی سخت ترین انتظامات ہیں اور ان انتظامات کے بارے میں جب تک پوری تفصیل معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک وہاں کوئی ایکشن کرنا اپنے آپ کو رسک میں ڈالنے کے مترادف ہے اس لئے ہمیں پہلے کارلوس کو کور کرنا ہو گا اور پھر آگے کی بات ہو سکتی ہے"...... صفدر نے حتمی لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ہم وہاں رک کر انتظار نہیں کریں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"پہلے یہ مرحلہ تو طے ہو جائے پھر آگے سوچیں گے"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بھی صفدر کی تائید کر دی تو تنویر نے کندھے اچکائے اور آگے بڑھ گیا۔

"کراس وڈ کالونی"...... صفدر نے ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی۔

"کس کوٹھی پر جانا ہے جناب"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"پہلے چوک پر اتار دو"...... صفدر نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کچھ آگے بڑھنے کے بعد اس نے ایک چوک پر ٹیکسی روک دی۔ سائیڈ پر ایک ہوٹل تھا۔ وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ صفدر نے کرایہ اور ٹپ دی اور پھر وہ تینوں ہی اس ہوٹل کی طرف مڑ گئے۔ ٹیکسی ڈرائیور کار کو واپس موڑ کر لے گیا۔ ہوٹل میں لوگ تو موجود تھے لیکن ان کی تعداد بے حد کم تھی۔ وہ تینوں ایک خالی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ویٹر ان کے قریب آیا تو صفدر نے اسے ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر

کریں اور پھر اندر داخل ہوں "...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

" کیوں ۔ کیا وہاں کوئی خطرہ ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

" کارلوس اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے وہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہوں گے جو رکاوٹ بن سکتے ہیں اور اگر ہم الجھ گئے تو معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی ٹھیک ہے "...... کیپٹن شکیل اور تنویر نے کہا اور پھر انہوں نے اطمینان سے ویٹر کی لائی ہوئی کافی پی اور بل ادا کر کے وہ ریستوران سے باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کو چیک کر چکے تھے ۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

" تم ایسے ہی ٹہلتے ہوئے آگے بڑھ جاؤ ۔ میں آ رہا ہوں "۔ صفدر نے کہا اور سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی کی طرف مڑ گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل اس طرح آگے بڑھتے چلے گئے جیسے وہ ٹہلنے کے لئے گھر سے نکلے ہوں ۔ پھر کافی آگے جانے کے بعد وہ واپس پلٹے اور پھر جب وہ اس کوٹھی کے سامنے پہنچے تو اسی لمحے چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر کی شکل نظر آئی تو وہ دونوں سڑک کراس کر کے کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ کوٹھی کے اندر تھے ۔ صفدر نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔

" یہاں تو کسی قسم کے حفاظتی انتظامات نہیں ہیں ۔ البتہ ایک

کمرے کو آفس کے انداز میں سجایا گیا ہے اور وہاں ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے ۔ باقی پوری کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے "...... صفدر نے کہا۔

" یہی کارلوس ہو گا "...... تنویر نے کہا۔

" ظاہر ہے ۔ آؤ "...... صفدر نے کہا اور پھر وہ تینوں اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی ڈھلکا ہوا موجود تھا۔

" تم رسی ڈھونڈو تنویر ۔ میں اسے دوسرے کمرے میں لے جاتا ہوں ۔ اب یہ بتائے گا کہ ماسٹر کلب میں اس کے گروپ نے کیا انتظامات کر رکھے ہیں "...... صفدر نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

" عمران صاحب تو بتا رہے تھے کہ یہ گروپ انتہائی تربیت یافتہ ہے لیکن یہاں انہوں نے کسی قسم کے حفاظتی انتظامات ہی نہیں کئے "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر ہنس پڑا۔

" زیادہ عقل مندی بھی انسان کو حماقتیں کرنے پر مجبور کر دیتی ہے ۔ اس کارلوس کے خیال کے مطابق ہم اول تو یہاں پہنچتے ہی مارے جائیں گے اور اگر بچ بھی گئے تو ہم ظاہر ہے ماسٹر کلب پر حملہ کریں گے ۔ یہاں ہمارے آنے کی تو کوئی تک ہی نہیں بنتی ۔ یہ تو عمران صاحب کا کمال ہے کہ وہ پہلے ہی تمام معلومات حاصل کر لیتے ہیں "...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا ۔ تھوڑی دیر بعد

تنویر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"اسے باندھ کر یہاں ہی پوچھ گچھ نہ کی جائے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کال آجائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بھی ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر اس نے تنویر کے ساتھ مل کر اس بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا۔

"میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں۔ تم ایک طرف ہٹ جاؤ"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر یہ ختم ہو گیا تو معاملات بگڑ جائیں گے اور تمہارا ہاتھ بے حد بھاری ہے اس لئے میں پوچھ گچھ کروں گا۔ تم دونوں باہر جا کر نگرانی کرو۔ شاید اچانک کوئی آجائے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے تنویر بھی یہاں رہے گا۔ میں باہر جاتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ صفدر نے جیب سے ایک چھوٹی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور پھر شیشی کا دہانہ اس نے اس بے ہوش آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے اس نے ایک خنجر نکال لیا۔ پھر ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا جبکہ تنویر سائیڈ پر کرسی رکھ کر اس پر بیٹھ گیا تاکہ اگر کارلوس رسیاں کھولنے کی کوشش کرے تو وہ اسے چیک کر سکے۔ کچھ دیر بعد کارلوس

کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر چند لمحوں بعد کارلوس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیسے اندر آگئے ہو"...... اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تربیت یافتہ آدمی ہو کارلوس۔ لیکن تم نے یہاں کوئی حفاظتی انتظامات ہی نہیں کئے تھے۔ ہم نے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کی اور پھر ہم اندر آگئے"...... صفدر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو"...... کارلوس نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم وہی پاکیشیائی ہیں کارلوس جن کو روکنے کے لئے تم یہاں موجود ہو"...... صفدر نے کہا تو کارلوس نے بے اختیار اچھلنے کی کوشش کی۔

"پاکیشیائی۔ مگر تم یہاں تک زندہ کیسے پہنچ گئے۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا"...... کارلوس نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے حلیئے پہلے ہی یہاں پہنچ گئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ بلیو فورس نے یہاں ہر جگہ ایسے کیمرے بھی نصب کرا رکھے ہیں جو میک اپ چیک کر سکتے ہیں لیکن میک اپ کا

فن اب بہت ترقی کر گیا ہے۔ اب ایسے میک اپ بھی ایجاد ہو چکے ہیں جنہیں کیمرے بھی چیک نہیں کر سکتے اور حلیئے تو بہر حال بدلے جا سکتے ہیں "...... صفدر نے کہا تو کارلوس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" لیکن تم نے یہاں کا پتہ کیسے معلوم کر لیا۔ کیا تم ماسٹر کلب گئے تھے "...... کارلوس نے کہا۔

" نہیں۔ ہم ایئر پورٹ سے سیدھے یہاں آرہے ہیں۔ جس طرح تم تک ہمارے حلیئے پہنچے تھے اسی طرح ہمیں تمہارے اس اڈے کا بھی علم ہو گیا تھا "...... صفدر نے جواب دیا۔

" تو تم اب مجھ سے کیا چاہتے ہو "...... کارلوس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ماسٹر کلب میں تمہارا جو اسسٹنٹ موجود ہے اس کا نام کیا ہے اور تم اس سے کس طرح رابطہ کرتے ہو "...... صفدر نے کہا۔

" میرا کوئی اسسٹنٹ وہاں موجود نہیں ہے۔ ماسٹر کلب کا مینجر ٹونی خود ہی سب کچھ ہے۔ اس کی موجودگی میں وہاں کسی دوسرے کو تعینات کرنا حماقت ہے "...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ تو کلب کے اوپر والے حصے میں موجود ہو گا۔ نچلے حصے میں جہاں پاکیشیائی سائنس دان کو رکھا گیا ہے وہاں تمہارا گروپ موجود ہے اور نہ صرف موجود ہے بلکہ اس نے وہاں انتہائی حساس سائنسی مشینری بھی نصب کر رکھی ہے۔ ہم تم سے اس لئے اس انداز میں

بات کر رہے ہیں کہ تم ہمارے ہی قبیل کے آدمی ہو ورنہ ہمیں انگلیاں ٹیڑھی بھی کرنی آتی ہیں "...... صفدر کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

" میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہی سچ ہے "...... کارلوس نے کہا۔

" اوکے۔ تمہاری مرضی "...... صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کمرہ کارلوس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ صفدر نے خنجر کی مدد سے اس کا ایک نتھنا کاٹ دیا تھا اور ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ صفدر کا ہاتھ دوسری بار گھوما اور کمرہ ایک بار پھر کارلوس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھی۔ اس کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔

" اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے "...... صفدر نے کہا اور کرسی کو مزید آگے کر کے اس پر بیٹھ گیا۔

" تم۔ تم مجھ سے کچھ معلوم نہیں کر سکتے "...... کارلوس نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے صفدر نے خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور اس بار کارلوس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود اس طرح پھڑکا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی پھڑکتی ہے۔ اس کا چہرہ نہ صرف مسخ ہو گیا تھا بلکہ آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور اس کے چہرے پر پسینہ کسی آبشار کی طرح بہنے لگا تھا۔ ایک ہی وار سے اس کی حالت بے حد خستہ ہو گئی تھی۔

" بولو کون ہے اسسٹنٹ۔ بولو "...... صفدر نے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مجھے نہیں ۔ مجھے نہیں معلوم" ...... کارلوس نے رک رک کر کہا تو صفدر نے اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ پر دوسری ضرب لگا دی اور اس بار کارلوس کا منہ تو ضرور کھلا لیکن اس کے منہ سے چیخ نہ نکل سکی ۔ اس کی حالت یکلخت انتہائی خستہ ہو گئی تھی اور اس کی آنکھیں قدرے اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو ۔

"بولو ۔ کون ہے اسسٹنٹ تمہارا ۔ بولو" ...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا ۔

"مم ۔ مم ۔ مائیک ۔ مائیک" ...... اس کے منہ سے ایسے نکلا جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے اچھل کر باہر آ رہے ہوں ۔

"اس سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے" ...... صفدر نے پوچھا تو کارلوس نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے جسم نے تیز جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں ۔

"اوہ ۔ یہ تو مر گیا ۔ ویری بیڈ" ...... صفدر نے چونک کر کہا ۔

"ہاں ۔ اس کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی ۔ شاید اسے کوئی بیماری تھی جس کی وجہ سے یہ ختم ہو گیا" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا ۔

"اب کیا کریں ۔ کیا عمران کا انتظار کریں" ...... صفدر نے کہا ۔

"اس کا کیا فائدہ ۔ ہمیں یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کی بجائے ہم

کرنا چاہئے" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ آؤ پھر" ...... صفدر نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ باہر کیپٹن شکیل موجود تھا ۔

"کیا ہوا" ...... کیپٹن شکیل نے ان دونوں کو آتے دیکھ کر چونک کر پوچھا تو صفدر نے اسے کارلوس کی اچانک موت کے بارے میں بتا دیا ۔

"اوہ ۔ یہ تو بہت برا ہوا ۔ اب کیا کرنا ہے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا ۔

"میرا تو خیال ہے کہ یہاں رہ کر عمران اور جولیا کی واپسی کا انتظار کریں لیکن تنویر کا خیال ہے کہ یہاں بے کار بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ ہمیں ماسٹر کلب پر کارروائی کرنی چاہئے" ۔ صفدر نے کہا ۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے ۔ مشن کے بارے میں بھی ہمیں معلوم ہے اس لئے ہمیں مشن مکمل کرنا چاہئے ۔ پھر چاہے ہم یہاں بیٹھ کر عمران کا انتظار کریں یا خود بھی بلیو فورس کلب پہنچ جائیں" ۔ کیپٹن شکیل نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا ۔

"لیکن ایک بات تم نے نظرانداز کر دی ہے کہ ہم نے کوئی فارمولا وہاں سے حاصل نہیں کرنا کہ جیب میں ڈال لیں گے ۔ ہم نے ایک جیتے جاگتے انسان کو واپس لانا ہے اور اب تم بتاؤ کہ ہم

اسے کہاں رکھیں گے اور کس کے حوالے کریں گے "...... صفدر نے کہا۔

"یہیں رکھیں گے اور کہاں رکھیں گے۔ عمران یہاں آئے گا اور وہ خود ہی اسے ایگل گروپ کے حوالے کر دے گا۔ کم از کم مشن تو مکمل ہو چکا ہو گا"...... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر اس کی حمایت کر دی۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ۔ اگر تم دونوں کا یہی خیال ہے تو ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ماسٹر کلب یہاں سے قریب ہی ہے۔ آؤ چلیں"...... صفدر نے کہا۔

" ایک منٹ۔ غصے میں آنے یا جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے صفدر۔ ہمیں وہاں کے لئے باقاعدہ پلاننگ کرنی چاہئے۔ وہ لوگ تربیت یافتہ ہیں۔ یہ کارلوس بھی اس لئے مار کھا گیا کہ اسے یہ تصور ہی نہ تھا کہ ہم لوگ یہاں اس طرح اچانک پہنچ سکتے ہیں۔ وہ اس خیال میں تھا کہ چونکہ ہمارے حلیئے ان تک پہنچ چکے ہیں اس لئے وہ ہمیں پائی لینڈ میں داخل ہوتے ہی شوٹ کر دیں گے لیکن ظاہر ہے ہم ماسٹر کلب میں مشکوک تو ہوں گے اور اصل مسئلہ اس کلب کے نیچے پہنچنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم کلب میں داخل ہوں اور کلب کے مینجر ٹونی کے ذریعے نیچے کا راستہ کھلوائیں اور پھر نیچے پہنچ کر وہاں سے ڈاکٹر قاضی کو ساتھ لے کر جدھر سے مناسب نظر آئے نکل کر واپس ہیں۔

پہنچ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

" یہ بہت طویل کارروائی ہو گی اور وہاں ہنگامہ ہوتے ہی نیچے والے حصے میں ان کی حفاظت کرنے والے سب چوکنا ہو جائیں گے اس لئے ہمیں کوئی انتہائی تیز رفتار کارروائی کرنی چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم میرے ساتھ آؤ۔ میں بتاتا ہوں کہ تیز رفتار کارروائی کیسے ہوتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

" تم کیا کرو گے۔ پہلے ہمیں بتاؤ تو سہی"...... صفدر نے کہا۔

" عقبی گلی سے نیچے کا راستہ موجود ہے۔ وہاں اس کارلوس کا گروپ موجود ہے اور وہاں اس نے سائنسی انتظامات کر رکھے ہیں۔ یہی صورت حال ہے ناں"...... تنویر نے کہا۔

" ہاں"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو اس پوری گلی کو ہی بموں سے اڑا دیا جائے پھر اس دروازے کو بم سے اڑا کر ہم اندر داخل ہوں گے اور وہاں سوائے ڈاکٹر قاضی کے جتنے بھی افراد ہوں گے سب کا خاتمہ کر دیں گے"...... تنویر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" پھر واپسی کیسے ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

" جیسے اندر جائیں گے ویسے ہی باہر آ جائیں گے"...... تنویر نے

ان کے ہنسنے کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی حل ہی نہیں ہے۔ میں نے یہاں اس کوٹھی کی چیکنگ کی ہے۔ یہاں ایک الماری میں انتہائی جدید ترین اسلحہ موجود ہے اور انتہائی طاقتور میزائل گنیں بھی موجود ہیں اور میزائل بھی۔ مسئلہ صرف واپسی کا ہو گا اس کے لئے ہم پہلے چیکنگ کریں گے کہ کس راستے کو واپسی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس انداز سے واپسی ہو کہ یہاں تک پہنچتے ہوئے ہمیں چیک نہ کیا جا سکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی اب تو تنویر کی بات مجھے بھی پسند آنے لگ گئی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک بات میری یاد رکھنا کہ سوچ اور عمل میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ سوچنے سے نئی نئی الجھنیں اور رکاوٹیں سامنے آتی ہیں جبکہ عمل اپنا راستہ خود بنا لیتا ہے"...... تنویر نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر ڈن۔ اور سنو۔ واپسی میں ضروری نہیں کہ ہم تینوں اکٹھے ہی آئیں۔ جس انداز میں ہو یہاں پہنچا جائے۔ ڈاکٹر قاضی اول تو بے ہوش ہو گا اور اگر بے ہوش نہ ہوا تو اسے بے ہوش کر کے کاندھوں پر لادا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ماسٹر کلب کے تہہ خانوں میں موجود ایک کمرے میں مائیک ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ایک مشین موجود تھی جس کی سکرین پر ماسٹر کلب کی عقبی چوڑی گلی کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اس گلی کے آخر میں لوہے کا ایک دروازہ تھا جو ماسٹر کلب کے نچلے حصے کا راستہ تھا۔ یہ دروازہ بند تھا۔ گلی میں چار مسلح افراد دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے جبکہ دو مسلح افراد دروازے کی سائیڈوں میں موجود تھے۔ یہ کارلوس کا انتہائی تربیت یافتہ گروپ تھا۔ گلی کے آغاز سے لے کر آخر تک ایک سائیڈ کی دیوار کے اوپر والے حصے میں باقاعدہ سرخ رنگ کے ڈبے اس طرح لگے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے کسی نے انہیں ڈیزائن کے طور پر وہاں چسپاں کر دیا ہو لیکن مائیک جانتا تھا کہ ان ڈبوں میں ایسی گیس بھری ہوئی تھی جو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں انسانی جسم کو مفلوج کر دیتی ہے اور ان ڈبوں کا

آپریشنل سوچ اس مشین میں ہی تھا اور مائیک کے آدمیوں نے ایسی گولیاں کھا رکھی تھیں جن کی وجہ سے ان پر ایسی مفلوج کر دینے والی گیس کے اثرات آئندہ چار پانچ روز تک نہ ہو سکتے تھے اور ان کو مائیک کی طرف سے حکم تھا کہ وہ کسی بھی مشکوک آدمی کو گولیوں سے اڑا دیں اور اگر مائیک اس پر گیس فائر کرے تو اس کے نیچے گرتے ہی اسے گولیوں سے بھون ڈالا جائے۔ کلب کے اوپر والے حصے میں نیچے آنے کے لئے جو راستہ تھا اسے مائیک نے خصوصی ریڈ بلاکس کی مدد سے اس طرح بند کرا دیا تھا کہ اب اس پر ایٹم بم بھی کیوں نہ مارا جائے وہ کسی صورت نہیں کھل سکتا تھا اس لئے مائیک ان تمام انتظامات سے پوری طرح مطمئن تھا اور یہی وجہ تھی کہ کارلوس بھی اپنے ہیڈ کوارٹر میں مطمئن تھا۔ ویسے بھی مائیک کو معلوم تھا کہ بلیو فورس ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی تاک میں ہے اور انہیں ان لوگوں کے حلیوں کی تفصیل بتا دی گئی تھی اور انہوں نے ایئر پورٹ اور معروف چوکوں پر ایسے کیمرے نصب کر دیئے ہیں جو میک اپ چیک کر سکتے ہیں اس لئے اسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ لوگ پائی لینڈ میں داخل ہوتے ہی ختم ہو جائیں گے اور پھر ان کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ انتظامات بھی ختم کر دیئے جائیں گے اور ایسا کسی بھی لمحے ہو سکتا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آخر کیوں ابھی تک پائی لینڈ نہیں پہنچے کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

یہ خصوصی نمبر تھا جس کا علم صرف اس کے چیف کارلوس سرکل کے ریڈ چیف کو تھا اس لئے فون کی گھنٹی بجتے ہی وہ سمجھ گیا کہ کارلوس کی کال ہو گی کیونکہ جب سے مائیک نے پلاننگ کی تھی چیف کا ایک بار فون آیا تھا اور اس نے مائیک سے تمام انتظامات کی تفصیل معلوم کی تھی اور ان پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اس نے رابطہ ختم کر دیا تھا۔ البتہ کارلوس سے اس کی اکثر بات ہوتی رہتی تھی۔

"یس۔ مائیک بول رہا ہوں" ...... مائیک نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ریڈ چیف" ...... دوسری طرف سے ریڈ چیف کی آواز سنائی دی تو مائیک بے اختیار چونک پڑا۔

"یس چیف۔ حکم" ...... مائیک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کارلوس فون اٹنڈ نہیں کر رہا۔ کہاں ہے وہ" ...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"ابھی دو گھنٹے پہلے تو میری باس کارلوس سے بات ہوئی ہے چیف۔ اور وہ مستقل اس کوٹھی میں ہی رہتے ہیں۔ وہ تو کہیں نہیں جاتے" ...... مائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کوٹھی ماسٹر کلب کے قریب ہے اس لئے اپنا ایک آدمی بھیج کر معلوم کراؤ اور پھر مجھے کال کر کے رپورٹ دو" ...... ریڈ چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپریشنل چیف"...... مائیک نے جواب دیا تو دوسری طرف سے گویا ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مائیک کالنگ۔ اوور"...... مائیک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر ایک آدمی نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہنری اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہنری۔ باس کارلوس چیف کی کال اٹنڈ نہیں کر رہے۔ تم جا کر معلوم کرو اور پھر وہیں سے میری بات باس سے کراؤ۔ اوور"۔ مائیک نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مائیک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر وہیں میز پر ہی رکھ دیا۔ ہنری اب تیزی سے گلی کے آغاز کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر موڑ مڑ کر سکرین سے اوٹ ہو گیا۔

"باس کہاں چلا گیا ہو گا"...... مائیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہ تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے ہاتھ

بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ہنری کالنگ۔ اوور"...... ہنری کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی تو مائیک بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس۔ مائیک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... مائیک نے کہا۔

"باس کارلوس کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کی لاش ان کے آفس میں کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی موجود ہے۔ ان کی ناک کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں اور چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو چکا ہے اور کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ اوور"...... ہنری نے تیز تیز لہجے میں کہا تو مائیک کو یوں محسوس ہوا جیسے ہنری نے بات کرنے کی بجائے پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور"...... مائیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا ہوا ہے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم واپس آ جاؤ۔ میں ریڈ چیف سے بات کرتا ہوں۔ اوور"...... مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز پر رکھا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مائیک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیک بول رہا ہوں"...... مائیک نے کہا۔

"ریڈ چیف بول رہا ہوں۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی"۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں رپورٹ دینے ہی والا تھا چیف کہ آپ کی کال آ گئی ۔ باس کارلوس کو ان کے ہیڈ کوارٹر میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... مائیک نے کہا تو دوسری طرف یکلخت خاموشی چھا گئی۔

" یہ سب کیسے ہوا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو جواب میں مائیک نے ہنری کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

" ویری سیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ نہ صرف یہاں پہنچ چکے ہیں بلکہ وہ اپنی کارروائیاں بھی کر رہے ہیں اور ہم احمقوں کی طرح بیٹھے خواب دیکھ رہے ہیں "...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مائیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک اس نے گلی میں موجود ہنری کے باقی تین ساتھیوں کو لڑکھڑا کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ان سب کے جسموں سے خون فواروں کی طرح ابل رہا تھا جبکہ گلی میں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے گلی کے کنارے سے دیوار پر لگے ہوئے ڈبے پھٹنے شروع ہو گئے اور مائیک ایک لمحے میں ہی سمجھ گیا کہ ان پر میزائل فائر کئے جا رہے ہیں۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسرے لمحے یکلخت ایک جھماکے سے سکرین

تاریک ہو گئی اور مائیک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکرین کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ اسے کیا ہوا ہے کہ اچانک وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں ایک کمرے میں پاکیشیائی سائنس دان کو رکھا گیا تھا۔ یہ ایک کمرہ تھا جس کے باہر دو مسلح دربان موجود تھے۔ پاکیشیائی سائنس دان کو بیڈ سے کلپ کر کے رکھا گیا تھا۔ صرف مخصوص اوقات میں اسے بیڈ سے اتار کر باتھ روم لے جایا جاتا تھا اور پھر دوبارہ بیڈ سے کلپ کر دیا جاتا تھا۔ اسے کھانا اور پانی بھی وہیں بیڈ پر ہی دیا جاتا تھا۔ اسے کسی صورت کمرے سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔

" کیا ہوا ہے باس "...... ایک دربان نے دوڑ کر اپنی طرف آتے مائیک کو دیکھ کر چونک کر کہا۔

" سائنس دان کو چھڑانے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹوں نے حملے کا آغاز کر دیا ہے تم لوگ ہوشیار رہنا"...... مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جہاں سے تہہ خانوں کا راستہ تھا۔ گو یہ راستہ بند تھا لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں نے جس انداز میں کارروائی کی تھی اسے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ وہ دروازے کو بھی میزائلوں سے اڑا کر اندر داخل ہو جائیں گے ۔ اس نے جیب سے ریز پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا اور اس پسٹل میں بھی وہی مفلوج کر دینے والی ریز تھیں ۔ اسے یقین تھا کہ وہ اس ریز

پسٹل کی مدد سے حملہ آوروں کو مفلوج کر کے انہیں آسانی سے ہلاک کر دے گا۔ پھر راستے کے پہلے موڑ پر وہ ایک کونے میں اس طرح دبک گیا کہ اسے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ریز پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ چند لمحوں بعد ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بھاری دروازہ ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر اندر راہداری میں آ گرا اور اس کے ساتھ ہی تین آدمی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ مائیکل نے ریز پسٹل سیدھا کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرخ رنگ کی گیس کی پھوار راہداری میں پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اندر آنے والے تینوں آدمی یکلخت اس طرح لڑکھڑا کر فرش پر ڈھیر ہوتے چلے گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے گرتے ہیں اور مائیکل بے اختیار مسرت سے اچھل پڑا۔ اس نے آخر کار پاکیشیائی ایجنٹوں کو مار گرایا تھا اور اب ان کا خاتمہ اس کے لئے ایسے ہی تھا جیسے کسی چیونٹی کو بوٹ کی ایڑی سے کچل دینا۔ اس نے تیزی سے کوٹ کی دوسری جیب سے مشین پسٹل نکالا تاکہ ان تینوں کا خاتمہ کر دے کہ اچانک ایک خیال کے تحت وہ رک گیا اور اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ اسے خیال آگیا تھا کہ یہ تینوں اب کم از کم چار روز تک کسی صورت بھی ٹھیک نہیں ہو سکتے اس لئے وہ ان سے معلوم کر سکتا ہے کہ کارلوس کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ لوگ کس طرح اس تک پہنچ گئے تھے۔

عمران نے ٹیکسی کراس وڈ کالونی کے پہلے چوک پر چھوڑ دی اور پھر وہ اور جولیا تیز تیز قدم اٹھاتے اس کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں کارلوس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا اور جہاں عمران نے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو علیحدہ گروپ بنا کر بھیجا تھا تاکہ وہ کارلوس پر قابو پانے کے بعد اس وقت تک وہیں رہیں جب تک عمران اور جولیا بلیو فورس کے آرتھر کو کور کر کے اور بلیو فورس کو ہیکنگ سے ہٹا کر ان کے پاس نہ پہنچ جائیں۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اس کوٹھی سے تو کسی نے کال اٹنڈ نہیں کی اس لئے وہاں جانے کا کیا فائدہ۔ وہاں کون ہو گا۔ ہمیں ماسٹر کلب جانا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"میں پہلے صورت حال کو چیک کرنا چاہتا ہوں ...... عمران

نے خشک لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر
بعد وہ اس کوٹھی کے قریب پہنچ گیا۔ چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران
نے سر اندر کر کے جھانکا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"اندر کوئی موجود ہے۔ ہلکا سا کھٹکا مجھے سنائی دیا ہے"۔ عمران
نے مڑ کر جولیا سے آہستگی سے کہا اور پھر وہ دونوں دبے قدموں آگے
بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ برآمدے میں ہی پہنچے تھے کہ اچانک انہیں
ایک کمرے سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں تیزی
سے لیکن دبے پاؤں اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے
جہاں سے آواز آ رہی تھی۔ بولنے والے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ
ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے لیکن جیسے ہی وہ دونوں اس دروازے کے
قریب پہنچے تو کال ختم کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ہی قدموں کی
آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں۔ آوازوں سے صاف معلوم
ہوتا تھا کہ آنے والا ایک آدمی ہے۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور
پھر وہ دونوں تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں دیوار کے ساتھ
لگ کر کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے ایک آدمی تیزی سے دروازہ
کراس کر کے باہر آیا ہی تھا کہ عمران اس پر جھپٹ پڑا اور وہ آدمی چیختا
ہوا فضا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے پشت کے بل سامنے
فرش پر جا گرا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے سمٹا اور پھر ایک جھٹکے
سے سیدھا ہو گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ
اس کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز

میں جھٹکا دیا تو اس کی گردن میں آ جانے والا بل ختم ہو گیا اور اس
کے ساتھ ہی اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا
شروع ہو گیا جبکہ جولیا، عمران کے اس آدمی پر جھپٹتے ہی تیزی سے مڑ
کر اس کمرے میں داخل ہو گئی تھی اور جب عمران اس آدمی کی گردن
کا بل نکال کر سیدھا ہوا تو جولیا کمرے سے باہر آ گئی۔

"اندر ایک لاش موجود ہے۔ اسے رسیوں سے باندھا گیا ہے اور
اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران
چونک پڑا۔

"نتھنے کٹے ہوئے ہیں۔ اوہ۔ پھر یہ کام ہمارے ساتھیوں کا ہو
گا"...... عمران نے کہا اور مڑ کر وہ بھی کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرہ
آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف ایک کرسی پر ایک
نوجوان کی لاش رسیوں سے بندھی ہوئی موجود تھی۔ اس کے چہرے
پر انتہائی تکلیف کے تاثرات جیسے ثبت ہو گئے تھے۔ اس کے دونوں
نتھنے کٹے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی اور پھر
وہ کمرے سے باہر آ گیا۔

"جولیا۔ تم بیرونی پھاٹک بند کر دو اور پھر وہیں رکو۔ میں اب
اس آدمی سے معلومات حاصل کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا
سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران مڑ کر فرش پر بے ہوش پڑے
ہوئے آدمی پر جھکا اور اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں
سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے

تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پھر جیسے ہی اس آدمی کا جسم اٹھنے کے لئے سکڑنے لگا اور اس نے آنکھیں کھولیں تو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں موڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عذاب ختم کرو۔ میرا نام ہنری ہے۔ ہنری۔ مت عذاب دو مجھے"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"کمرے میں کس کی لاش ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیف کارلوس کی"...... ہنری نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کس سے ٹرانسمیٹر پر بات کر رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس مائیک سے"...... ہنری نے جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ہنری نے رک رک کر جو کچھ بتایا اس کا مفہوم تھا کہ پاکیشیائی سائنس دان کی حفاظت کرنے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے مائیک نے ماسٹر کلب کی عقبی گلی میں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں اور مائیک اندر موجود

تھا جبکہ وہ اپنے تین ساتھیوں سمیت گلی میں تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے سارے انتظامات کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"تم یہاں کیوں آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ چیف نے چیف کارلوس کو کال کیا تو یہاں سے کسی نے جواب نہ دیا جس پر ریڈ چیف نے باس مائیک کو کال کیا اور باس مائیک نے مجھے یہاں بھیجا تاکہ میں صورت حال دیکھ کر اسے رپورٹ دوں۔ میں نے اسے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی اور باہر آیا ہی تھا کہ تم نے حملہ کر دیا"...... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا دوڑتی ہوئی اندر آئی تو عمران چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کچھ دور میزائل گنوں کے دھماکے ہو رہے ہیں۔ ان کی آوازیں یہاں بھی سنائی دے رہی ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے پیر کو جھٹکے سے موڑا اور اس کے ساتھ ہی ہنری کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ اس کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ڈھیلا پڑ گیا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"آؤ۔ مجھے لگتا ہے کہ تنویر اور اس کے ساتھیوں نے ماسٹر کلب پر حملہ کر دیا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر جب وہ کوٹھی سے نکل کر آگے بڑھے تو انہوں نے پولیس گاڑیوں کے سائرن دور سے قریب آتے ہوئے سنے۔ لوگ تیزی سے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ شاید وہ پولیس سے بچنا

چاہتے تھے۔ عمران مختلف چھوٹی سڑکوں پر مڑتا ہوا جیسے ہی ایک گلی کے کنارے پر آیا تو اس نے گلی میں پڑی ہوئی تین افراد کی لاشیں دیکھیں۔ اس کے علاوہ گلی کے اختتام سے پہلے ایک جگہ اس طرح تباہ ہوئی نظر آ رہی تھی جیسے یہاں میزائل فائر کر کے دیوار کے ایک بڑے حصے کو پھاڑ دیا گیا ہو۔ ابھی عمران اور جولیا یہ منظر دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک پولیس کار سائرن بجاتی ہوئی ان کے قریب رکی اور دوسرے لمحے پولیس کار سے اتر کر دوڑتی ہوئی گلی کے اندر داخل ہو گئی۔

"آؤ"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ تھے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے مختصر انداز میں کارلوس اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے ساتھیوں نے کیا ہے لیکن وہ اب کہاں ہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اسی لئے تو میں کلب کے فرنٹ کی طرف جا رہا ہوں تاکہ ان کے بارے میں معلوم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر داخل ہوئے اور تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لوگوں کی کافی تعداد کلب سے نکل کر باہر جا رہی تھی۔ البتہ کچھ لوگ اندر بھی جا رہے تھے۔ گو یہاں افراتفری تو نہیں تھی لیکن اس کے باوجود یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی قسم کے ہنگامی حالات بہرحال ہوں۔ وہ

دونوں شیشے کا دروازہ کھول کر ہال میں داخل ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اسی لمحے ایک آدمی دوڑ کر ایک راہداری سے باہر آیا۔

"کلب بند کر دیا گیا ہے اور یہاں پولیس آ رہی ہے سب لوگ چلے جائیں"...... اس آدمی نے کاؤنٹر کے قریب رک کر چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا تو ہال میں موجود لوگ اس طرح اٹھ کر باہر کی طرف بھاگے جیسے ان کے پیچھے اچانک پاگل کتے لگ گئے ہوں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہال یکسر خالی ہو گیا اور وہ آدمی جس نے پولیس کے آنے کا اعلان کیا تھا وہ اور کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوئے دو آدمی رہ گئے تھے۔

"آپ بھی جائیں جناب ورنہ پولیس کے چکر میں پھنس جائیں گے"...... اس آدمی نے عمران اور جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم مینجر ٹونی سے ملنے آئے ہیں۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ۔ ہم ولنگٹن سے آئے ہیں یہاں کیا ہوا ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"سوری جناب۔ فی الحال ملاقات ممکن نہیں ہے آپ جا سکتے ہیں"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آدمیوں کو کلب بند کرنے اور تالا لگانے کا کہا اور تیزی سے واپس راہداری کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ جناب"...... عمران نے تیزی سے اس کے پیچھے

راہداری میں لپکتے ہوئے کہا۔ جولیا بھی ساتھ ہی پیچھے آ گئی تھی۔

" میں نے کہا ہے کہ آپ جائیں ابھی"...... اس آدمی نے رک کر مڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آ رہا تھا۔

" سنو۔ گولی دل پر پڑے گی اور تمہارے منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکے گی۔ حملہ آور کہاں ہیں۔ بولو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ ادھر جولیا بھی راہداری میں آ گئی تھی اور اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل تھا۔

" آپ۔ آپ کون ہیں"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ ورنہ"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد ہو گیا تھا کہ اس آدمی نے بے اختیار ایک جھرجھری سی لی۔

" وہ۔ وہ حملہ آور نیچے بڑے کمرے میں ہیں۔ باس ٹونی بھی وہاں گیا ہے۔ حملہ آور مفلوج ہیں اور ان سے پوچھ گچھ کی جانی ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

" چلو ہمیں وہاں لے چلو اور سنو۔ اگر کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

" مم۔ میں کوئی شرارت نہیں کروں گا۔ آؤ"...... اس آدمی نے

کہا اور مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ عمران اور جولیا اس کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ راہداری کے اختتام پر اس آدمی نے دیوار پر ایک ہاتھ رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سرر کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب لفٹ کا دروازہ وہاں نظر آ رہا تھا۔ اس آدمی نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور ایک سائیڈ پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

" چلو اندر"...... عمران نے کہا اور پھر اس آدمی سمیت وہ دونوں لفٹ میں داخل ہو گئے۔ اس نے ایک سائیڈ پر موجود بٹن پریس کیا تو لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے لفٹ نیچے اترنے لگی۔ عمران اور جولیا دونوں چوکنا انداز میں کھڑے تھے کہ اچانک لفٹ ایک جھٹکے سے رکی اور اس آدمی نے دوسری سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی لفٹ کے اندر سرخ رنگ کی تیز روشنی سی عمران اور جولیا پر پڑی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے تمام توانائی یکلخت کسی نے سلب کر لی ہو۔ اس کا جسم نیچے گر گیا۔ جولیا کا بھی یہی حشر ہوا تھا۔ اس کا احساس بھی عمران کو صرف ایک لمحے کے لئے ہوا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن پر تاریکی نے مکمل غلبہ حاصل کر لیا تھا۔

صفدر اور اس کے ساتھی کارلوس والی کوٹھی سے نکل کر مختلف گلیوں سے گزرتے ہوئے ماسٹر کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کی جیبوں میں حساس اسلحہ موجود تھا جبکہ انہوں نے میزائل گنیں اپنے کوٹوں کے اندر اس طرح چھپائی ہوئی تھیں کہ باہر سے وہ نظر نہ آ رہی تھیں اور پھر وہ ایک چکر کاٹ کر اس گلی کے کنارے پر پہنچ گئے جو ماسٹر کلب کی عقبی طرف تھی اور پھر وہ اس گلی کے سامنے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہاں تین افراد بھی موجود ہیں اور سامنے دیواروں پر مفلوج کر دینے والی گیس سینام کے مخصوص ڈبے بھی موجود ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ویری سیڈ ۔ یہ گیس تو ایک لمحے میں ہمیں مفلوج کر کے رکھ دے گی"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم میرے پیچھے آؤ ۔ میں ان کا بندوبست ابھی کرتا ہوں"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل اسے روکتے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر گلی کے کنارے کی آڑ لے کر اس نے فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گلی میں موجود تین افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور چند لمحوں بعد ساکت ہو گئے۔

"ان ڈبوں پر میزائل فائر کرتے چلے جاؤ"....... یکلخت صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں ہی تیزی سے گلی میں داخل ہو گئے۔ ان تینوں نے اب میزائل گنیں نکال لی تھیں اور پھر گلی میں جیسے قیامت برپا ہو گئی ہو۔ ڈبے اس طرح پھٹتے جا رہے تھے جیسے غبارے پھٹتے ہیں لیکن ان میں سے گیس نہیں نکل رہی تھی کیونکہ گیس صرف مخصوص کیمیائی عمل کے ذریعے ہی بنتی تھی اور اس کے لئے ان ڈبوں کے اندر دو محلول بھرے ہوئے تھے جنہیں مشینی عمل کے ذریعے ملا دیا جاتا تھا جس کے نتیجے میں گیس پیدا ہو کر فائر ہو جاتی تھی ورنہ ان ڈبوں کے اندر سے اس محلول کے باہر گرنے کے بعد کچھ نہ ہوتا تھا۔ ڈبوں کو پھاڑتے ہوئے وہ اس دروازے تک پہنچ گئے اور پھر تنویر نے میزائل اس دروازے پر فائر کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر جا گرا۔ اندر ایک راہداری نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر مڑ جاتی

تھی۔ تنویر اور اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ اچانک راہداری کے موڑ سے ان پر شعاعیں سی پڑیں اور اس کے ساتھ ہی انہیں ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے توانائی اچانک سلب ہو گئی ہو اور وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح نیچے گر رہے ہوں لیکن یہ احساس صرف ایک لمحے لئے ہوا۔ دوسرے لمحے ان کے ذہن تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح ان کے ذہن میں بھی جگنو کئی بار چمکا اور پھر یہ چمک پھیلتی چلی گئی اور صفدر کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے اس کا ساتھ نہ دیا اور اس کے ساتھ ہی صفدر کے ذہن میں گزشتہ سارے مناظر گھوم گئے۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ ایک بڑے کمرے کے فرش پر دیوار سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دائیں بائیں تنویر اور کیپٹن شکیل بھی موجود تھے اور ایک آدمی تنویر کے ساتھ موجود تھا جبکہ دوسرا آدمی اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا جبکہ کیپٹن شکیل پہلو کے بل پڑا ہوا تھا۔ انجکشن لگتے ہی تنویر کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور اس کے اوپر والے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرے۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کا اوپر والا جسم تن سا گیا تو جس آدمی نے تنویر کو پکڑا ہوا تھا وہ آگے بڑھا اور اس نے کیپٹن شکیل کو پکڑا اور دوسرے آدمی نے کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن

لگانا شروع کر دیا۔ سامنے ایک آدمی کھڑا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ ان سب کا باس ہو۔ اچانک عقبی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"یہ ہیں وہ حملہ آور مائیک"...... آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ٹونی۔ یہ ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ جنہوں نے باس کارلوس کو ہلاک کیا اور کلب پر خوفناک حملہ کیا"...... پہلے سے کھڑے آدمی نے کہا تو صفدر سمجھ گیا کہ پہلے سے کھڑا آدمی کارلوس کا اسسٹنٹ مائیک ہے جبکہ بعد میں آنے والا ماسٹر کلب کے اوپر والے حصے کا مینجر ٹونی ہے۔

"انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا تم نے"...... ٹونی نے کہا۔

"میں ان سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ باس کارلوس تک کیسے پہنچے۔ میں نے ریڈ چیف کو تفصیلی رپورٹ دینی ہے۔ ویسے وہ سائنس دان بھی محفوظ ہے"...... مائیک نے کہا۔

"ان تینوں نے میرے کلب کا ستیاناس کر کے رکھ دیا ہے اور پولیس کے آنے کی وجہ سے مجھے اوپر کلب بھی بند کرنا پڑا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ اس طرح احمقوں کی طرح کلب پر چڑھ دوڑیں گے"...... ٹونی نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں لیکن ریز کی وجہ سے اب یہ کینچوے سے بھی بدتر ہو چکے ہیں اور میں انہیں عبرتناک موت

ماروں گا کیونکہ انہوں نے نہ صرف باس کارلوس کو ہلاک کیا ہے بلکہ میرے باقی ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے"...... مائیک نے کہا۔ اسی لمحے عقبی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا ہے پرائڈ۔ کلب بند کر دیا ہے یا نہیں"...... ٹونی نے مڑ کر اس آدمی سے پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن باس۔ ایک عورت اور ایک مرد نے جو ہال میں موجود تھے اچانک راہداری میں آ کر مجھ پر مشین پسٹل نکال لئے۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور وہ انتہائی خطرناک لگ رہے تھے۔ میں نے لفٹ میں سپیشل ریز فائر کے انہیں مفلوج اور بے ہوش کر دیا ہے"...... آنے والے نے کہا تو ٹونی کے ساتھ ساتھ مائیک بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ دونوں یقیناً ان کے ساتھی ہوں گے کیونکہ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل تھا"۔ مائیک نے کہا۔

"وہ دونوں لفٹ میں پڑے ہیں"...... پرائڈ نے کہا۔

"اوہ۔ جا کر انہیں یہیں لے آؤ۔ جلدی کرو"...... ٹونی نے کہا تو پرائڈ تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔ اس دوران تنویر کے علاوہ کیپٹن شکیل کو بھی ہوش آ گیا تھا اور وہ دیوار سے پشت لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر سمجھ گیا کہ آنے والا عمران اور جولیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد

ہی دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے اپنے کاندھے پر ایک مرد کو اور دوسرے نے ایک عورت کو اٹھایا ہوا تھا۔

"انہیں بھی ان کے ساتھ ڈال دو اور پھر انہیں بھی ہوش میں لے آؤ"...... مائیک نے کہا اور پھر جیسے ہی ان دونوں کو صفدر کے قریب دیوار کی جڑ میں لٹایا گیا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ دونوں جولیا اور عمران تھے۔ پھر ان دونوں کو بھی انجکشن لگائے گئے اور چند لمحوں بعد ہی عمران اور جولیا کی آنکھیں کھل گئیں۔

"اب ان سب کو زیرو ایکس کے انجکشن لگا دو تاکہ یہ بول سکیں"...... مائیک نے آنے والے سے کہا۔

"یس باس"...... ان دونوں نے کہا اور پھر ان میں سے ایک تیزی سے دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن ان کے جسم تو بے حس ہیں۔ ان پر تشدد اثر نہیں کرے گا"...... ٹونی نے کہا۔

"بالکل کرے گا۔ یہی تو زیرو ایکس کی خصوصیت ہے کہ انہیں تکلیف پوری طرح محسوس ہو گی لیکن یہ حرکت نہ کر سکیں گے"۔ مائیک نے کہا۔ اس دوران ٹونی کے آدمی نے الماری سے ایک ڈبہ نکالا اور اسے فرش پر رکھ دیا اور اس میں سے ایک انجکشن نکال کر اس نے اسے تنویر کے بازو میں لگایا اور پھر دوسرا انجکشن نکال کر اس

نے کیپٹن شکیل کو لگایا اور پھر اسی طرح ایک ایک کر کے اس نے یہ انجکشن عمران، جولیا اور صفدر کو بھی لگا دیئے اور پھر ڈبہ اٹھا کر وہ مڑا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم دونوں اتنی دیر سے کھڑے ہو۔ تھک تو نہیں گئے"۔ اچانک عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ مائیک اور ٹونی سے مخاطب تھا اور وہ دونوں اس کی آواز سن کر چونک پڑے۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... مائیک نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ۔ ہم نے ماسٹر کلب کے مینجر ٹونی سے ملنا تھا لیکن شاید ٹونی کوئی گورکن ہے کہ اس کی ملاقات صرف لاشوں سے ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹونی بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا نام ٹونی ہے۔ تم کون ہو"...... ٹونی نے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ دونوں بھی اس کے ساتھی ہیں ٹونی۔ تم ان کا خیال رکھو۔ میں ریڈ چیف کو ان کے بارے میں اطلاع دے دوں"...... مائیک نے کہا۔

"انہیں فون منگوا لو۔ میں بھی ریڈ چیف سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... ٹونی نے کہا تو مائیک نے ان دونوں آدمیوں میں سے ایک کو ہدایات دینا شروع کر دیں جنہوں نے انہیں انجکشن لگائے

تھے اور پھر ان میں سے ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"صورت حال خراب ہے۔ ہمارے جسم مفلوج ہو چکے ہیں اور یہ ہمیں کسی بھی لمحے گولی مار سکتے ہیں"...... اچانک صفدر نے فرانسیسی زبان میں بات کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کارروائی یقیناً مارشل نے کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے بغیر چارہ بھی نہ تھا اور آخری لمحے میں ہم مار کھا گئے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو اور کون سی زبان بول رہے ہو تم"...... مائیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم تمہارے ریڈ چیف سے گفتگو کرنے کی ریہرسل کر رہے ہیں۔ یہ اس کی قومی زبان ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ ریڈ چیف تو ایکریمین ہے"...... مائیک نے چونک کر کہا۔

"ابھی جب ہماری گفتگو اس سے ہو گی تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور مائیک کا آدمی ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر اس نے فون پیس مائیک کی طرف بڑھا دیا اور پھر مائیک نے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور شاید آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں صاف

سنائی دے رہی تھی۔

"یس" ...... اچانک رسیور اٹھائے جانے کے ساتھ ساتھ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مائیک بول رہا ہوں چیف" ...... مائیک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا حملہ آور ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں" ...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں نے انہیں ابھی زندہ رکھا ہوا ہے چیف تاکہ ان سے معلوم کر سکوں کہ یہ باس کارلوس تک کیسے پہنچ گئے" ...... مائیک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ واقعی انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے بلیو فورس کے آرتھر کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور آرتھر سے اس کے اسسٹنٹ کو فون کرا کے اپنی نگرانی کا خاتمہ کرا دیا تھا لیکن یہ حملہ آور تین ہیں۔ ان کے دو ساتھی کہاں ہیں" ...... ریڈ چیف نے کہا۔

"وہ بھی یہاں پہنچ گئے ہیں چیف" ...... مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور جولیا کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو۔ بغیر کسی توقف کے ورنہ یہ کسی بھی لمحے سچوئیشن بدل سکتے ہیں اور سنو۔ میں نے پاکیشیائی سائنس دان کے اغوا کرانے والوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ یا تو اس سائنس دان کو لے جائیں یا ہم اسے ہلاک کر دیں گے اور وہ اسے لینے کے لئے تیا

ہو گئے ہیں اس لئے ٹونی کو بلاؤ اور اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے" ...... ریڈ چیف نے کہا۔

"ٹونی یہاں موجود ہے چیف۔ اس سے بات کریں"۔ مائیک نے کہا اور فون پیس اس نے ٹونی کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹونی بول رہا ہوں چیف" ...... ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی سائنس دان کہاں ہے ٹونی" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ یہاں موجود ہے چیف۔ اس کی انتہائی سختی سے حفاظت کی جا رہی ہے" ...... ٹونی نے جواب دیا۔

"تم اسے بے ہوش کر کے کرائس پوائنٹ پر بھجوا دو تاکہ اس کو یہاں سے نکالنے کا بندوبست کیا جا سکے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی چیف۔ ان لوگوں نے واقعی میرے کلب کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے" ...... ٹونی نے کہا۔

"کلب کی فکر مت کرو ٹونی۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ سمجھے"۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یس چیف۔ میں تو صرف رپورٹ دے رہا تھا چیف" ...... ٹونی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"مائیک سے کہو کہ وہ انہیں فوراً ہلاک کر دے۔ اب ان سے مزید کسی پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں ہے" ...... ریڈ چیف نے کہا۔

" یس چیف "...... ٹونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس آف کر دیا۔

" تم نے حکم سن لیا ہے مائیک۔ ۔ تم حکم کی تعمیل کر دو میں اس سائنس دان کی پوائنٹ پر شفٹنگ کا بندوبست کر لوں "...... ٹونی نے مائیک سے کہا اور فون پیس مائیک کے ہاتھ میں دے کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" راجر "...... مائیک نے کمرے میں رہ جانے والے دونوں آدمیوں میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ پرائڈ پہلے ہی واپس چلا گیا تھا۔

" یس باس "...... ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" الماری سے مشین گن نکال کر مجھے دو تاکہ میں اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دوں "...... مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس دوسرے آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

" یس باس "...... راجر نے کہا اور مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا جس الماری میں سے انجکشن کا ڈبہ نکالا گیا تھا۔

" کیا تم ہماری آخری خواہش پوری کرو گے مائیک "...... اچانک عمران نے کہا۔

" سوری ۔ اب یہ خواہش قبر میں جا کر کرنا "...... مائیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" صرف دو گھونٹ پانی پلا دو بس ۔ اور یہ میرے خیال میں انتہائی

بے ضرر سی خواہش ہے "...... عمران نے کہا تو مائیک بے اختیار ہنس پڑا۔

" اچھا۔ ٹھیک ہے "...... مائیک نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راجر کے ہاتھ سے مشین گن لے لی۔

" راجر "...... اس نے مشین گن راجر کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

" یس باس "...... راجر نے چونک کر کہا۔

" پانی کی بوتلیں نکالو اور انہیں پانی پلا دو ۔ بے چارے پیاسے موت کا شکار نہ ہوں "...... مائیک نے کہا۔

" یس باس "...... راجر نے کہا اور پھر تیزی سے مڑا اور دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔

" بے حد شکریہ ۔ یہ تمہاری نوازش ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ آخرت میں تمہارے کام آئے "...... عمران نے کہا تو مائیک بے اختیار ہنس پڑا جبکہ صفدر سمجھ گیا تھا کہ عمران ان ریز کے توڑ کے لئے پانی پی رہا ہے اس لئے وہ ذہنی طور پر ایکشن کے لئے تیار ہو گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد راجر نے عمران اور صفدر سمیت سب کو پانی پلا دیا۔ صفدر نے بھی آدھی بوتل پی لی تھی۔

" اب تو تمہاری آخری خواہش پوری ہو گئی ہے ۔ اب تو تمہیں مرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا "...... مائیک نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

" اتنی جلدی بھی کیا ہے ۔ ٹریگر ہی دبانا ہے تم نے ۔ دبا لینا۔ لیکن کم از کم پانی پینے کا آخری لطف تو لے لینے دو "...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مائیک کوئی جواب دیتا اچانک عمران ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا اور دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا سامنے کھڑے ہوئے مائیک سے جا ٹکرایا اور دوسرے لمحے مائیک چیختا ہوا اوپر اچھل کر راجر اور اس کے ساتھی سے جا ٹکرایا جبکہ مشین گن اب عمران کے ہاتھ میں تھی اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ مائیک، راجر اور اس کے ساتھی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ان کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی ان پر فائر کھول دیا تھا اور وہ تینوں چیختے ہوئے دوبارہ نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے ۔ اسی لمحے صفدر کو اپنے جسم میں حرکت کا احساس ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک لمحے کے لئے وہ لڑکھڑایا لیکن دوسرے لمحے وہ سنبھل گیا۔

" صفدر ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ ہم نے ڈاکٹر قاضی کو یہاں سے شفٹ ہونے سے روکنا ہے "...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صفدر بھی اس کے پیچھے تھا۔ اس دوران ان کے باقی ساتھی بھی اب اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش میں مصروف تھے ۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے ماسٹر کلب کے عقبی ٹوٹے ہوئے حصے سے باہر آئی اور پھر گلی میں سے گزر کر سڑک پر پہنچ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک قوی ہیکل نوجوان موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ماسٹر کلب کا ٹونی بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر درمیان میں پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر قاضی بیٹھا ہوا تھا اور اس کے دونوں اطراف میں ایک ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا ۔ ڈاکٹر قاضی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی میں جکڑ دیئے گئے تھے لیکن وہ بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی آنکھیں خمار آلود تھیں ۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ نشے میں ہوں۔

" باس ۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ماسٹر کلب میں بہت تباہی

مچائی ہے"...... اچانک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے قوی ہیکل نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب یہ مارے جا چکے ہیں"...... ٹونی نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر باس اس سائنس دان کو اس طرح لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اب تو خطرہ ختم ہو گیا"...... نوجوان نے کہا۔

"تم گہری باتوں کو نہیں سمجھ سکتے ڈارک۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے تھا اور سیکرٹ سروس چار پانچ افراد پر مشتمل نہیں ہوتی۔ جیسے ہی ان کی موت کی اطلاع پاکیشیا پہنچے گی وہاں سے دوسری ٹیم سیدھی ماسٹر کلب پہنچ جائے گی اس لئے چیف نے ان کانٹے کو ہمیشہ کے لئے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے کہ اس سائنس دان کو کافرستان پہنچا دیا جائے۔ پہلے ہی اس کی وجہ سے ریڈ سرکل کو بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ انہوں نے کئی اہم آدمی ہلاک کر دیئے ہیں اور چیف کو خطرہ لاحق ہو گیا ہو گا کہ کہیں یہ ریڈ سرکل کے ہیڈ کوارٹر پر ہی ریڈ نہ کر دیں"...... ٹونی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ڈارک نے جواب دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک کار مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد پائی لینڈ کے شمال مغربی حصے میں پہنچ گئی۔ یہ ویران سا علاقہ تھا جس کے بعد ریتلے ٹیلے اور پھر سمندر تھا۔ البتہ ساحل کے قریب ایک کافی بڑی عمارت موجود تھی۔

یہ عمارت باقاعدہ قلعہ نما بنی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے بحری قزاقوں سے بچنے کے لئے ساحل پر باقاعدہ قلعہ بنایا گیا ہو۔ اونچی فصیل نما دیواریں جن کے ہر کونے پر باقاعدہ چیک پوسٹیں بنی ہوئی تھیں۔ ایک بہت بڑا گیٹ تھا اور گیٹ کے باہر لوہے کا ایک مضبوط جنگلا کافی دور تک پھیلا ہو گیا۔ یہ جنگلا اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ آنے والی کوئی کار براہ راست گیٹ تک پہنچ ہی نہ سکے اور اگر کوئی آدمی بھی گیٹ تک آئے تو بھی اکیلا آ سکے۔ گیٹ کے باہر دونوں سائیڈوں پر دو مسلح آدمی کھڑے تھے اور یہ دونوں آدمی سیاہ رنگ کی کار کو اس قلعہ نما عمارت کی طرف بڑھتے دیکھ کر چوکنا ہو گئے۔ انہوں نے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لی تھیں۔ کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اس قلعے نما عمارت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر ڈرائیور نے کار جنگلے کے قریب لے جا کر روک دی۔

"تم لوگ یہیں اندر ہی رہو گے"...... ٹونی نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جنگلے سے گزر کر گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"میں ماسٹر کلب کا ٹونی ہوں۔ ریڈ چیف کے حکم پر پاکیشیائی سائنس دان کو لے کر آیا ہوں"...... ٹونی نے ان دربانوں کے قریب جا کر قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا تو ایک دربان نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

"مین گیٹ سے فرانزے بول رہا ہوں۔ ایک سیاہ رنگ کی کار گیٹ پر پہنچی ہے۔ اس میں پانچ افراد موجود ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی گیٹ پر آیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ماسٹر کلب کا ٹونی ہے اور ریڈ چیف کے حکم پر پاکیشیائی سائنس دان کو لے کر آیا ہے۔ اوور"...... دربان نے کہا۔

"ٹونی سے بات کراؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی تو دربان فرانزے نے ٹرانسمیٹر ٹونی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ ٹونی بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹونی نے کہا۔

"ٹونی۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم کون بول رہے ہو۔ پہلے اپنا تعارف کراؤ۔ اوور"...... ٹونی نے کہا۔

"میں ریڈ چیف سیکنڈ بول رہا ہوں۔ پولارڈ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ مائیک نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اوور"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے سامنے ہلاک کیا گیا ہے انہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ جب میں وہاں سے آیا تھا تو وہ زندہ تھے لیکن مفلوج اور

بے بس تھے اور مائیک انہیں ہلاک کرنے ہی والا تھا"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"جبکہ ریڈ چیف کی طرف سے ابھی کال آئی ہے کہ ماسٹر کلب سے اسے رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہو چکے ہیں اور مائیک اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ تہہ خانوں میں موجود آٹھ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ملی ہیں۔ اوور"...... پولارڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ وہ تو مکمل طور پر مفلوج تھے۔ اوور"...... ٹونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ تم ان کی اس کارروائی سے پہلے ہی پاکیشیائی سائنس دان کو لے کر وہاں سے نکل آئے۔ بہرحال تم اس پاکیشیائی سائنس دان کو دربانوں کے حوالے کر کے واپس چلے جاؤ۔ لیکن خیال رکھنا کہ انہیں کسی صورت یہ معلوم نہ ہو سکے کہ پاکیشیائی سائنس دان کو یہاں پہنچایا گیا ہے۔ اوور"...... پولارڈ نے کہا۔

"میں تو انہیں تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دوں گا۔ انہیں بتاؤں گا کیوں۔ اوور"...... ٹونی نے کہا۔

"وہ تمہارے بس کا روگ نہیں ہیں ٹونی اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم خاموش ہو جاؤ اور ٹرانسمیٹر فرانزے کو دو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹونی نے ٹرانسمیٹر واپس فرانزے کی طرف بڑھا دیا۔ گیٹ کی دوسری طرف موجود دربان بڑے چوکنے انداز میں لیکن خاموش کھڑا تھا۔

"یس باس ۔ اوور"...... فرانزے نے ٹرانسمیٹر لے کر کہا۔

"ٹونی ۔ پاکیشیائی سائنس دان کو تمہارے پاس چھوڑ کر واپس چلا جائے گا۔ جب ٹونی کی کار تمہاری نظروں سے غائب ہو جائے تو تم نے اس سائنس دان کو اندر بھیج دینا ہے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس ۔ اوور"...... فرانزے نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔

"کہاں ہے پاکیشیائی سائنس دان"...... فرانزے نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالتے ہوئے ٹونی سے کہا جو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"یہ کیسی ہدایت ہے کہ جب ہماری کار تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے تو تم پاکیشیائی سائنس دان کو اندر بھیجو گے ۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا ریڈ چیف سیکنڈ کو ہم پر اعتماد نہیں ہے"۔ ٹونی نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جو تم سوچ رہے ہو ۔ قلعہ کا گیٹ اس وقت کھل سکتا ہے جب کوئی کار اس کے مقابل موجود نہ ہو ۔ یہ اس کا مخصوص میکنزم ہے"...... فرانزے نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے ۔ میں لے آتا ہوں پاکیشیائی سائنس دان کو"...... ٹونی نے کہا اور واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کے قریب جا کر جھک کر اپنے ساتھیوں سے کچھ کہا تو وہ سب کار سے نیچے اتر آئے ۔ پھر ڈاکٹر قاضی کو بھی اتار لیا گیا۔ وہ ابھی تک نشے والی

کیفیت میں ہی تھے ۔ ٹونی نے اس کا بازو پکڑا اور پھر اسے تقریباً گھسیٹ کر چلاتے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی ساتھی وہیں کار کے قریب ہی کھڑے تھے ۔

"لو اسے سنبھالو ۔ یہ ہے پاکیشیائی سائنس دان"...... ٹونی نے فرانزے کے قریب جا کر کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... فرانزے نے کہا تو ٹونی سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار تیزی سے گھومی اور واپس جانے لگی ۔ فرانزے اور اس کا ساتھی دونوں خاموش کھڑے تھے اور پھر جیسے ہی کار سڑک کا موڑ گھوم کر ان کی نظروں سے غائب ہوئی اچانک اس موڑ کے پیچھے سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور پھر ایسی چمک دکھائی دی جیسے تیز آگ ایک لمحے کے لئے جلی ہو اور فرانزے نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"فرانزے بول رہا ہوں ۔ اوور"...... فرانزے نے کہا۔

"یس ۔ پولارڈ بول رہا ہوں ۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کار اپنے سواروں سمیت جل کر راکھ ہو گئی ہے جبکہ پاکیشیائی سائنس دان یہاں موجود ہے۔ اوور"...... فرانزے نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کوئی گڑبڑ یا خلاف معمول بات تو نہیں ہوئی۔

اوور"...... پولارڈ نے کہا۔

" ٹونی اس بات پر غصے میں تھا کہ یہ ہدایت کیوں کی گئی ہے کہ جب کار نظروں سے غائب ہو تو پھاٹک کھولا جائے ۔ میں نے اسے کہا کہ یہ پھاٹک میکانکی طور پر اس وقت تک نہیں کھلتا جب تک سامنے کار موجود ہو اور اس احمق نے میری اس بات پر یقین کر لیا۔ اوور"...... فرانزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے اشارہ ملنے پر کار میں تھری ایس کیسے نصب کیا ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مجھے نصب کرنے کی کیا ضرورت تھی باس ۔ میں نے تھری ایس ٹونی کے جوتے پر اپنے جوتے کے ذریعے فکس کر دیا تھا اور پھر جب کار نے موڑ کاٹا میں نے اسے آن کر دیا۔ کسی کو شک نہیں پڑ سکا اور نہ ہی پڑ سکتا تھا۔ اوور"...... فرانزے نے کہا۔

" اوکے ۔ میں پھاٹک کھول رہا ہوں ۔ تم پاکیشیائی سائنس دان کو اندر بھیج دو تاکہ وہ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ ہو سکے اوور ۔ پولارڈ نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور"...... فرانزے نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فرانزے نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوہیکل پھاٹک میکانکی انداز میں کھلنا شروع ہو گیا۔

" چلو "...... فرانزے نے خاموش کھڑے ہوئے ڈاکٹر قاضی کا بازو پکڑ کر اسے اندر لے جاتے ہوئے کہا اور پھر وہ پاکیشیائی سائنس دان کو پھاٹک کے اندر کی طرف چھوڑ کر تیزی سے واپس آگیا۔ اس کے ساتھ ہی پھاٹک دوبارہ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی بند ہوتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت پائی لینڈ کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ اس کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسے رہائش کے لئے منتخب کر لیا تھا۔ تنویر عقبی دیوار پر چڑھ کر اندر گیا اور پھر اس نے عقبی دروازہ کھول دیا اور وہ سب عقبی دروازے سے اندر پہنچ گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی۔ اس وقت وہ سب ایک کمرے میں موجود تھے۔ یہاں فون بھی موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھا کر چیک کیا تو اس میں ٹون موجود تھی۔

"اس ساری بھاگ دوڑ کا نتیجہ کیا نکلا۔ یہی کہ ہم یہاں منہ لٹکائے بیٹھے ہوئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"عجیب تماشہ ہوا ہے ہمارے ساتھ کہ ڈاکٹر قاضی کو پھر غائب کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں

خاموش رہنے کے لئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرائس پوائنٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"کرائس پوائنٹ۔ کیا مطلب۔ کرائس فورٹ تو ہے کرائس پوائنٹ تو نہیں ہے یہاں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کرائس فورٹ کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سخت اور کھردرا تھا۔

"ریڈ چیف"...... عمران نے ریڈ چیف کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ پولارڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے ریڈ چیف کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ ایک بار ریڈ چیف کی آواز سن چکا تھا

اس لیے اس کی آواز میں بات کرنے میں کوئی جھجک نہ تھی۔

"چیف۔ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر قاضی یہاں پہنچ چکا ہے اور آپ کے حکم کے مطابق ٹونی اور اس کے ساتھیوں کو کار سمیت تھری ایس کے ذریعے فرانزے نے جلا کر راکھ کر دیا ہے اور چیف اب یہ ڈاکٹر قاضی کب تک یہاں رہے گا کیونکہ اس سے پہلے کبھی کوئی اجنبی فورٹ میں نہیں رہا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ابھی ایک دو روز وہ وہیں رہے گا۔ تم نے اس کی حفاظت کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹورازم آفس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"پائی لینڈ ٹورازم آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہاسٹن سے بول رہا ہوں اور میں سیاحوں کی ایک جماعت کا سربراہ ہوں۔ ہم پائی لینڈ کی سیاحت کے لئے آنا چاہتے ہیں اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی کرائس فورٹ بھی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ پائی لینڈ میں کرائس فورٹ ہے۔ یہ ایک پرائیویٹ عمارت ہے جسے قدیم قلعے کے انداز میں تعمیر کیا گیا ہے لیکن اس کا مالک کسی کو اندر نہیں جانے دیتا۔ یہ خاصی بڑی اور قدیم عمارت ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ پائی لینڈ میں کہاں واقع ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پائی لینڈ کے شمال مغرب میں ایک ویران علاقہ ہے۔ وہاں ساحل پر کرائس فورٹ ہے۔ اکیلی عمارت ہے۔ آپ اسے دور سے تو دیکھ سکتے ہیں لیکن قریب جانا منع ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ پھر کیا فائدہ۔ اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارے اندر واقعی شیطان کا دماغ ہے۔ ہم سوچ سوچ کر تھک گئے کہ اب ڈاکٹر قاضی کو کیسے ٹریس کیا جائے اور تم نے نہ صرف اس جگہ کو ٹریس کر لیا بلکہ یہ بھی کنفرم کر لیا کہ ڈاکٹر قاضی واقعی وہاں موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ کی سوچ کا انداز واقعی حیرت انگیز ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب اس کی سوچ کی تعریفیں ہی کرتے رہو گے یا مشن بھی مکمل کرو گے"...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی تعریفیں برداشت نہ کر سکتا تھا۔

"میرے اندر تو شیطان کا دماغ ہے اور تنویر کے اندر کس کا دماغ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شیطان کے رقیب کا"...... صفدر نے بے ساختہ کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں جلد از جلد اس کرائس فورٹ سے ڈاکٹر قاضی کو برآمد کرنا چاہئے ورنہ یہ کسی بھی لمحے انہیں کافرستان کے حوالے کر سکتے ہیں اور کافرستان والے ضروری نہیں کہ انہیں کافرستان لے جائیں وہ ایکریمیا کی کسی بھی ریاست میں انہیں بھجوا کر ان سے اپنے مطلب کی معلومات لے کر انہیں ہلاک کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر پہلے ہم میں سے کوئی جا کر اس کرائس فورٹ کا محل وقوع چیک کر آئے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ اس طرح معاملات طویل ہو جائیں گے اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے اس لئے ڈائریکٹ ایکشن ہو گا۔ تنویر والا ڈائریکٹ ایکشن"...... صفدر نے کہا۔

"اور تنویر اس ڈائریکٹ ایکشن کا سربراہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کی طرف سے اس بات پر حیرت ہو رہی

ہو۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ لیڈر عمران ہو گا لیکن ایکشن ڈائریکٹ ہو گا"...... تنویر نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں تو تمہارا کانٹا درمیان سے نکالنا چاہتا تھا۔ تم الٹا مجھے ہی آؤٹ کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے اس لئے میرا نام تجویز کیا تھا کہ میں اس ڈائریکٹ ایکشن میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ منہ دھو رکھو۔ میں تمہارے بعد مروں گا پہلے نہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ ہوش میں رہ کر بات کیا کرو۔ جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہو"...... جولیا نے تنویر پر غصہ کھاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی موت کا لفظ برداشت نہ کر سکتی تھی۔

"بس۔ بس۔ لڑائی ختم۔ بھائی بہن کے درمیان ایسی لڑائی اچھی نہیں ہوتی۔ چلو میں ہی لیڈر سہی۔ اب کیا کروں۔ بھگتوں گا لیکن ہمیں کاریں اور اسلحہ چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اسلحہ یہاں سے عام مل جاتا ہے اور کاریں کہیں سے اڑا لیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ڈاکٹر قاضی کو ان میں سے کسی کار میں لے جانا ہے۔ اگر چوری کی کاریں ہوئیں تو کسی بھی لمحے چیکنگ میں پکڑی جا سکتی

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ڈاکٹر قاضی کو ہم وہاں سے نکال کر کہاں لے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"پاکیشیا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا مطلب تھا کہ پائی لینڈ میں کہاں رکھیں گے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایگل گروپ کے اڈے میں۔ اس بارے میں مجھے معلوم ہے۔ اصل مسئلہ ڈاکٹر قاضی کو نکالنے کا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاروں کے کسی ڈیلر کا نام اور اس کا پتہ اور فون نمبر بتا دیں جہاں سے ہم کاریں خرید سکیں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کا سب سے بڑا شوروم کار بزنس شوروم ہے۔ فلیش روڈ پر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"صفدر۔ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ اور سب کے لئے نئے لباس اور میک اپ کا سامان وغیرہ لے آؤ تاکہ ہم سب لباس تبدیل کر لیں اور میک اپ بھی۔ پھر ہم یہاں سے چلیں گے اور گیم کلب سے رقم حاصل کر کے اسلحہ خریدیں گے اور کاریں بھی"...... عمران

نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ہم یہ سب کام اکٹھے ہی کر آئیں گے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بھی ساتھ جاؤں گا"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ تم بیٹھو۔ دو نامحرموں کے درمیان ایک محرم کی موجودگی ضروری ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں"...... تنویر کے بولنے سے پہلے ہی جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں بھی ساتھ جا رہی ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ اکیلے کہاں بیٹھے رہیں گے۔ آپ بھی آ جائیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر لباس بدلنے اور میک اپ کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میرا لباس ٹھیک نہیں ہے۔ میں بیٹھ جاتا ہوں"۔ تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"اور میں بھی۔ صفدر کے ساتھ صرف مس جولیا جائے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے گیم کلب جانا ہے۔ وہاں مس جولیا کا جانا ٹھیک

نہیں ہے۔ آؤ کیپٹن شکیل "...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"ایگل کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اس بار جولیا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا کیونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا۔

"ولسن سے بات کرائیں۔ ولنگٹن سے ہاروے کا حوالہ کافی رہے گا۔ ویسے میرا نام پرنس ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ولسن بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں "...... عمران نے کہا۔

"اوہ پرنس۔ مجھے تو آپ کی کال کا شدت سے انتظار تھا۔ آپ نے رابطہ ہی نہیں کیا حالانکہ ہاروے نے مجھے کہا تھا کہ آپ جلد مجھ سے رابطہ کریں گے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور شاید اسی جلدی کی وجہ سے آپ نے بلیو فورس کلب کے مینجر ڈارسن سے تیز رفتار ہیلی کاپٹر کی بات کی اور آرتھر سے اس کی اجازت مانگی "...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو کیسے اس بات کا علم ہوا"...... ولسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی اس بات کی وجہ سے مجھے ڈارسن اور آرتھر دونوں کا خاتمہ کرنا پڑا ہے کیونکہ وہی تو ہمارے اصل مخالف تھے اور ہم نے ان سے بچا کر اپنا آدمی لے جانا تھا اور آپ انہی کے پاس پہنچ گئے "۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آئی ایم سوری پرنس۔ میرے تو تصور میں بھی یہ بات نہ تھی"...... ولسن نے کہا۔

"بہرحال اب آپ نے کیا انتظامات کئے ہیں "...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس دو بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہیں۔ اب تو ان سے ہی کام لینا ہو گا"...... ولسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس آدمی کے ساتھ پانچ افراد اور بھی ہوں گے۔ کیا چھ افراد ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر میں آجائیں گے "...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ بہت آسانی سے "...... ولسن نے جواب دیا۔

"تو پھر ایک بڑا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر تیار رکھو اور ہمیں جگہ بتا دو جہاں وہ موجود ہو گا۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے اور ہم نے فوری طور پر پائی لینڈ سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پائی لینڈ کے شمال میں ایک کالونی ہے جس کا نام گلیڈ فورڈ کالونی ہے۔ اس کی کوٹھی نمبر بارہ میں آجائیں۔ ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر

بھی وہیں ہو گا اور میں بھی"...... ولسن نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ آپ ہیلی کاپٹر کو تیار رکھنے کے احکامات دے دیں"...... عمران نے کہا۔

" وہ آپ کو تیار ملے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

پولارڈ لمبے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا مالک تھا۔ وہ ادھیڑ عمر تھا لیکن اس کے انداز میں جوانوں جیسی چستی تھی۔ وہ ایک آفس نما کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... پولارڈ نے کہا۔

" ریڈ چیف بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو پولارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" یس چیف ۔ میں پولارڈ بول رہا ہوں ۔ ابھی چند لمحے پہلے تو آپ نے بات کی تھی"...... پولارڈ نے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ میں نے کال کی تھی۔ میں نے تو تمہیں کال نہیں کی تھی"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" آپ نے ابھی کال کی تھی چیف "...... پولارڈ نے کہا اور پھر اس

نے ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

" ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ اڈا بھی ان کی نظروں میں آ گیا ہے اور وہ کسی بھی لمحے یہاں حملہ کر دیں گے "...... ریڈ چیف نے کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف "...... پولارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے پہلے ہی اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا سربراہ جس کا نام عمران ہے وہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کرتا ہے کہ اسے سوائے وائس چیکنگ کمپیوٹر کے اور کوئی پہچان نہیں سکتا اور چونکہ میں نے تمہیں کال نہیں کی تھی اس لئے لامحالہ میری بجائے اس پاکیشیائی ایجنٹ نے تمہیں کال کی اور اس طرح وہ کنفرم ہو گیا کہ پاکیشیائی سائنس دان یہاں کرائس فورٹ میں موجود ہے "...... ریڈ چیف نے کہا۔

" لیکن اس نے آپ کی آواز کہاں سے سن لی۔ وہ آپ کی ایسی نقل کر رہا تھا کہ میں بھی نہ پہچان سکا "...... پولارڈ نے کہا۔

" کہیں نہ کہیں سے سنی ہو گی۔ اس بات کو چھوڑو۔ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ کافرستان سے آنے والے افراد کل رات کو پہنچیں گے اور ہم نے کل رات تک بہرحال اس پاکیشیائی سائنس دان کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہر قیمت پر بچانا ہے "...... ریڈ چیف نے کہا۔

" تو کیا ہوا باس۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا ہے تو پھر وہ یہاں آ کر

کیا کر سکتے ہیں۔ یہ پوائنٹ تو ناقابل تسخیر ہے بلکہ اب جبکہ انہیں یہاں کے بارے میں علم ہو چکا ہے تو انہیں یہاں آنے دیں۔ پھر دیکھیں کہ میں ان کا کیا حشر کرتا ہوں "...... پولارڈ نے کہا۔

" وہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں پولارڈ، کنگ وغیرہ تو خیر کوئی حیثیت نہیں رکھتے لیکن انہوں نے انتہائی تربیت یافتہ لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا "...... ریڈ چیف نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف۔ ہم انتہائی محفوظ قلعے میں ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کا سائنس دان ہمارے پاس ہے اس لئے وہ کوئی اندھا دھند اقدام نہیں کر سکتے اور سب سے اہم بات یہ کہ انہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمیں ان کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے اس لئے وہ مطمئن ہوں گے اور آسانی سے مار کھا جائیں گے "۔ پولارڈ نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ واقعی تمہاری سب باتیں درست ہیں۔ اگر تم پہلے ایسی باتیں کر دیتے تو میں اس سائنس دان کو ماسٹر کلب کی بجائے کرائس پوائنٹ بھجوا دیتا "...... ریڈ چیف نے کہا۔

" نہیں چیف۔ یہاں غیر متعلقہ آدمی کا زیادہ عرصہ رہنا ہمارے خلاف جا سکتا ہے کیونکہ یہاں سے پوری دنیا کو کنٹرول کیا جاتا ہے اور پیغامات اور احکامات آتے جاتے ہیں "...... پولارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ بہرحال اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ اگر پاکیشیائی

ایجنٹ وہاں پہنچیں تو تم نے انہیں ختم کرنا ہے"...... ریڈ چیف نے کہا۔

" یس چیف ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ البتہ چیف آپ مجھ سے کوڈ طے کر لیں ۔ جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے ہم کوڈ استعمال کرتے رہیں گے تاکہ کوئی غلط کال نہ کر سکے "...... پولارڈ نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی تم بے حد ذہین ہو ۔ گڈ ۔ تم خود ہی کوئی کوڈ مقرر کر لو ۔ مجھے ان کوڈز کے بارے میں کوئی تجربہ نہیں ہے"۔ ریڈ چیف نے کہا۔

"چیف ۔ آپ جب بھی مجھے کال کریں تو اپنے آپ کو ریڈ چیف کہنے کی بجائے سپر باس کہا کریں اور میں جواب میں اپنے نام کی بجائے سیکنڈ باس کہا کروں گا"...... پولارڈ نے کہا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پولارڈ نے رسیور رکھ دیا۔

" تمہیں صرف دولت اکٹھی کرنا آتی ہے اور کچھ نہیں آتا اور تم نے یہ بات کر کے میرے ذہن میں ایک نیا آئیڈیا پیدا کر دیا ہے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے بعد تمہارا خاتمہ کرا کر میں خود ریڈ چیف بن سکتا ہوں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ریڈ سرکل کو تمہاری بجائے میری ضرورت ہے "...... پولارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کر

دیئے۔

" یس ۔ پولاک بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" پولاک ۔ فورٹ پر پاکیشیائی ایجنٹوں کے حملے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس لئے ریڈ الرٹ کر دو اور چوبیس گھنٹے انتہائی سخت محتاط رہنا"...... پولارڈ نے کہا۔

" باس ۔ ان ایجنٹوں کی تعداد کیا ہے"...... پولاک نے پوچھا۔

" بتایا تو یہی گیا ہے کہ ان کی تعداد پانچ ہے ۔ ایک عورت اور چار مرد"...... پولارڈ نے کہا۔

" پھر خطرے والی کیا بات ہے باس ۔ لازماً یہ کسی کار میں ہی آئیں گے ۔ ان کی کار میزائل سے اڑا دی جائے گی"...... پولاک نے کہا۔

" یو نانسنس ۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ عام مجرم نہیں ہیں ۔ سمجھے ۔ اس لئے احمقانہ باتیں مت کرو ۔ ہو سکتا ہے وہ چھپ کر یا علیحدہ علیحدہ آئیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سمندر کی طرف سے آئیں۔ تم نے ہر حالت میں محتاط اور مستعد رہنا ہے اور انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے۔ کسی چیکنگ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے"...... پولارڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو پولارڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" سارے ہی احمق بھرے ہوئے ہیں ریڈ سرکل میں۔ نانسنس۔ ان سب کا خاتمہ کرنا پڑے گا"...... پولارڈ نے کہا اور پھر اس طرح چونک کر اس نے انٹرکام کا رسیور دوبارہ اٹھایا جیسے رسیور اس نے غلطی سے رکھ دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس چیف۔ رونالڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" چیک پوسٹس پر موجود تمام افراد کو ریڈ الرٹ کر دو اور گیٹ پر موجود افراد اور ان کے ساتھیوں کو بھی چاروں طرف پھیلا دو۔ کسی بھی طرف سے پاکیشیائی ایجنٹ حملہ کر سکتے ہیں اور سب سے کہہ دو کہ کوئی بھی مشکوک آدمی نظر آئے تو بغیر چیکنگ کے اسے گولی سے اڑا دیا جائے"...... پولارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پولارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

تیز رفتار لانچ انتہائی تیزی سے ساحل کے قریب ہی سمندر میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لانچ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان سب نے جدید غوطہ خوری کے لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کی پشت پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے واٹر پروف تھیلے موجود تھے۔ لانچ کو تنویر چلا رہا تھا جبکہ باقی ساتھی عرشے پر موجود تھے۔ عمران کی آنکھوں سے ایک جدید ترین انداز کی دور بین لگی ہوئی تھی جو عمران کی آنکھوں پر ایک سیاہ سٹریپ سے فکس ہو چکی تھی اس لئے اب اسے پکڑنے کی ضرورت نہ تھی۔ عمران کی نظریں ساحل پر لگی ہوئی تھیں۔

" لانچ آہستہ کر لو تنویر"...... اچانک عمران نے تیز لہجے میں کہا تو لانچ کی رفتار ایک جھٹکے سے کم ہو گئی۔

" اب آہستہ آہستہ آگے بڑھو۔ کرائس فورٹ مجھے نظر آنے لگ

گیا ہے"...... عمران نے کہا تو لانچ اسی رفتار سے آگے بڑھتی چلی گئی
پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران نے لانچ کو روکنے کے لئے کہا تو تنویر
نے لانچ روک دی۔

"کرائس فورٹ ساحل سے تقریباً پانچ سو گز اندر ہے اور اس کی
اونچی اونچی دیواریں فصیلوں کے انداز میں بنی ہوئی ہیں اور چاروں
کونوں پر باقاعدہ چیکنگ پوسٹیں بنی ہوئی ہیں"...... عمران نے
باقاعدہ کمنٹری کرتے ہوئے کہا کیونکہ عام نظروں سے ایسی کوئی چیز
نظر نہ آرہی تھی۔ جہاں تک نظر جاتی تھی سمندر کا پانی ہی پانی نظر آرہا
تھا۔ البتہ دور جزیرہ پائی لینڈ کا سایہ سا نظر آرہا تھا۔

"اب سن لو کہ ہم نے کیا کرنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے
بعد ہمیں ایک دوسرے سے بات کرنے کا موقع بھی نہ ملے"۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سٹریپ کھولے اور دوربین کو
گلے میں لٹکا لیا۔

"مجھے دکھاؤ دوربین"...... جولیا نے کہا۔

"بعد میں دیکھ لینا۔ پہلے میری بات سن لو"...... عمران نے سرد
لہجے میں کہا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"ہم نے غوطہ خوری کے لباس میں پانی میں اتر کر لانچ کو ویسے
ہی دھکیل کر ساحل تک لے جانا ہے اور پھر اسے وہاں ہک کر دینا
ہے کیونکہ ہماری واپسی اسی لانچ کے ذریعے ہی ہو گی۔ اس کے بعد ہم
دوبارہ پانی میں داخل ہوں گے اور ساحل کے ساتھ ساتھ تیرتے

ہوئے آگے بڑھ کر اس جگہ پہنچیں گے جہاں کرائس فورٹ موجود
ہے۔ ساحل کی طرف دو چیک پوسٹیں ہیں۔ ہم میں سے دو نے ان
دونوں چیک پوسٹوں کو میزائل گنوں سے نشانہ بنانا ہے جبکہ باقی
ساتھی فرنٹ کی طرف جائیں گے اور وہاں سے سامنے موجود دونوں
چیک پوسٹوں کو تباہ کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم سب مل کر گیٹ
اڑا دیں گے اور اندر داخل ہو جائیں گے۔ وہاں ہمارا مقصد ڈاکٹر
قاضی کو ٹریس کرنا ہے اس لئے ڈاکٹر قاضی تک پہنچنے اور پھر اسے
واپس لے آنے کے دوران جو بھی نظر آئے اسے اڑا دیا جائے۔ کسی
کو نہ بخشا جائے اور نہ کسی سے کوئی رعایت کی جائے"...... عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ پلاننگ غلط ہے"...... یکلخت جولیا نے انتہائی سرد
لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر قاضی کی وہاں موجودگی کی وجہ سے وہ لوگ حد درجہ
الرٹ ہوں گے۔ نمبر دو یہ کہ انہیں لامحالہ اس بات کی اطلاع مل
چکی ہو گی کہ ہم مائیک کو ہلاک کر کے ماسٹر کلب سے زندہ نکل
جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اس لئے وہ کسی بھی لمحے ہماری یہاں
آمد کے منتظر ہوں گے اور جیسے ہی ہم ساحل پر پہنچیں گے وہ چیک
پوسٹوں سے ہم پر میزائل فائر کھول دیں گے اور اگر فرض کیا ہم یہ
چیک پوسٹیں اڑا دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو لامحالہ سامنے والی

چیک پوسٹیں اور وہاں موجود افراد سب الرٹ ہو جائیں گے اور ہو
سکتا ہے کہ انہوں نے اس عمارت کے گرد ایسے اقدامات کر رکھے
ہوں کہ ہمیں سامنے کے رخ پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے"۔
جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی درست اور بروقت تجزیہ ہے اور میں
اس سے اتفاق کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو باقی ساتھی تو ایک
طرف خود جولیا بھی ایسی نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اسے
یقین نہ آرہا ہو کہ عمران اتنی جلدی اس کی بات تسلیم کر لے گا۔

"پھر کیا کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"میں بتاتی ہوں۔ یہ عمارت ساحل سے تقریباً پانچ سو گز اندر
ہے اس لئے سمندر سے باہر نکلتے ہی سب سے پہلے ہم نے چیک
پوسٹوں کو نشانہ بنانا ہے۔ ہمارے پاس لانگ رینج میزائل گنیں
موجود ہیں جو ایک ہزار گز تک مار کر سکتی ہیں۔ اس کے فوراً بعد ہم
نے آگے بڑھ کر ساحل کی طرف اس عمارت کی عقبی دیوار پر نائن
ایس بم فائر کرنے ہیں۔ ان بموں کی فائرنگ سے یہ دیوار لامحالہ
ٹوٹ جائے گی۔ اس کے بعد ہم اندر داخل ہو جائیں گے اور پھر جو ہو
گا دیکھا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم بری طرح پھنس جائیں گے"...... اس بار
تنویر نے کہا تو جولیا اور دوسرے ساتھی چونک کر تنویر کی طرف
دیکھنے لگے۔

"وضاحت سے بات کرو تنویر۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ ہمارا
مشن تو ایک طرف ہم سب کی زندگی موت کا انحصار اس ایکشن پر
ہے۔ اس وقت ہم جو کچھ کرنے جا رہے ہیں وہ انتہائی اندھا اقدام
ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیک پوسٹیں تباہ ہوتے ہی وہ سب ریڈ الرٹ ہو جائیں گے۔
پھر جیسے ہی دیوار تباہ ہو گی وہ لوگ اندر سے اس سپاٹ کو گھیر لیں
گے اور فرنٹ کی طرف ان کے جو لوگ موجود ہوں گے وہ گھوم کر
ہمارے عقب میں آ جائیں گے اور ہم دونوں اطراف سے ان کے
نرغے میں ہوں گے۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ تم مجھ سے زیادہ بہتر
انداز میں سمجھ سکتے ہو"...... تنویر نے جواب دیا تو جولیا اور عمران
دونوں نے بے اختیار طویل سانس لئے کیونکہ تنویر کی بات بھی سو
فیصد درست تھی۔ اگر ایسا ہو جاتا تو پھر ان کے بچ نکلنے کا ایک فیصد
بھی چانس باقی نہ تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہ مشن ایک بار پھر سوچ بچار کی نظر
ہو گیا ہے"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"اس کا ایک اور حل بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... سب نے ہی تقریباً بیک آواز ہو کر کہا۔

"وہ یہ کہ ہم براہ راست اس عمارت کے عقب میں نہ جائیں بلکہ
کافی پہلے سمندر سے باہر آجائیں اور پھر ایک چکر کاٹ کر اس عمارت
کی طرف اس طرح بڑھیں کہ یہ لوگ ہمیں چیک نہ کر سکیں اور پھر

اچانک ان پر ٹوٹ پڑیں "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ دو باتیں تو طے شدہ ہیں ۔ ایک تو یہ کہ اگر ہم فرنٹ کی طرف سے گئے تو ہمارا سامنا سامنے والی چیک پوسٹوں سے ہو گا اور اگر عقبی طرف سے گئے تو عقبی پوسٹوں سے سامنا ہو گا ۔ البتہ ایک سائیڈ کی چیک پوسٹ دوسری سائیڈ کو کور نہیں کر سکتی اس لئے ہم کسی بھی طرف سے جائیں بہرحال دو چیک پوسٹوں کو ہمیں فوراً اڑانا ہو گا۔ اب رہ گئی دوسری بات ۔ تو وہ یہ ہے کہ ہم نے بہرحال اندر جانا ہے۔ اب فرنٹ کی طرف سے جائیں یا عقبی طرف سے ۔ فرنٹ پر پھاٹک ہو گا۔ وہ آسانی سے اڑ جائے گا لیکن اندر ہو سکتا ہے انتظامات بھی فرنٹ کی طرف سے ہی کئے گئے ہوں کیونکہ انسانی نفسیات ہے کہ وہ یہی سوچتا ہے کہ حملہ آور پھاٹک کی طرف سے اندر آئیں گے اور اگر عقبی طرف سے جائیں تو ہمیں اس قدر سخت انتظامات کا سامنا نہیں ہو گا اور ایک بار ہم اندر داخل ہو جائیں تو پھر اندر جو بھی ہو گا وہ دیکھا جائے گا اور تنویر کی بات غلط ہے کہ فرنٹ پر موجود افراد عقبی طرف پہنچ جائیں گے کیونکہ جب تک وہ عقبی طرف پہنچیں گے ہم فرنٹ پر پہنچ چکے ہوں گے ۔ ہم نے وہاں تباہی مچانی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ عقبی طرف والا مس جولیا کا آئیڈیا درست رہے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ۔ کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے "...... صفدر نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر جولیا والے آئیڈیئے پر عمل کیا جائے ۔ چیک پوسٹ اڑا کر دیوار توڑی جائے اور اندر داخل ہوا جائے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے ۔ اس بار تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تنویر لانچ کو ساحل کی طرف لے چلو ۔ ابھی وہ عمارت یہاں سے کافی دور ہے اس لئے وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں گے "...... عمران نے کہا تو تنویر نے لانچ کا انجن سٹارٹ کیا اور اسے موڑ کر تیزی سے ساحل کی طرف لے جانے لگا۔ تنویر نے ایک مناسب جگہ دیکھ کر لانچ ساحل کے قریب روکی اور ہک کر دی اور پھر وہ سب سیاہ بیگ کاندھوں پر لادے پانی میں اتر گئے اور ساحل کے ساتھ ساتھ پانی میں ہی آگے بڑھنے لگے ۔ سب سے آگے عمران تھا۔ اس کے بعد جولیا اور پھر باقی ساتھی تھے ۔ چونکہ ابھی دن کا وقت تھا اس لئے کچھ ہی آگے جانے کے بعد واقعی وہ قلعہ نما عمارت نظر آنا شروع ہو گئی اور اب وہ سب محتاط نظر آنے لگ گئے تھے اور پھر عمارت کے بالکل عقب میں جا کر عمران نے اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرولنگ کرتے ہوئے ساحل پر چڑھے اور رینگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے ۔ عمارت کی عقبی دیوار خاصی وسیع اور اونچی تھی جبکہ دونوں چیک پوسٹیں بھی صاف نظر آ رہی تھیں۔

" یہ ہمیں چیک نہ کر لیں "...... جولیا نے کہا۔

" کچھ آگے ایک گہرا گڑھا ہے ۔ ہم اس کے اندر پہنچ کر غوطہ خوری

کے لباس اتار دیں گے اور پھر آگے کی کارروائی شروع ہو گی لیکن تیز حرکت بالکل نہ کی جائے ۔ یقیناً یہ لوگ سمندر میں خاص حد تک چیکنگ کر رہے ہوں گے اور اگر کوئی لانچ یا جہاز پر آئے تو وہ اسے چیک کر لیں گے لیکن تیز حرکت بھی ان کی نظروں میں آ سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے وہ ایک ایک کر کے اس گہرے گڑھے میں اترتے چلے گئے ۔ گڑھا اتنا گہرا تھا کہ اندر سے انہیں عمارت ہی نظر نہ آ رہی تھی اور ظاہر ہے عمارت سے اس گڑھے کی تہہ کو چیک نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ سب اطمینان سے کام میں مصروف ہو گئے ۔ غوطہ خوری کے لباس اتار کر وہیں رکھ دیئے گئے اور پھر سیاہ بیگوں میں سے مخصوص بم نکال کر انہوں نے جیبوں میں بھر لئے ۔ مشین گنیں کاندھوں سے لٹکا کر میزائل گنیں انہوں نے ہاتھوں میں پکڑ لیں۔

" آؤ ۔ اب آگے بڑھیں ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں گڑھے سے نکل کر رینگتے ہوئے دوسری سائیڈ پر جائیں گے تاکہ وہاں سے دوسری چیک پوسٹ کو اڑایا جا سکے جبکہ تنویر اور جولیا اس سائیڈ میں موجود چیک پوسٹ پر فائر کھولیں گے اور میں آگے بڑھ کر اس دیوار پر بم مار دں گا۔ یہ تمام کارروائی بیک وقت ہو گی۔ اس کے بعد ہم سب لوگ اندر داخل ہوں گے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" اور یہ سن لو کہ جس قدر ہو سکے آہستہ حرکت کرنا ورنہ اوپر سے آنے والی گولیاں تمہیں ایک لمحے میں چاٹ جائیں گی "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل اس گڑھے سے باہر کرولنگ کے انداز میں نکلے اور پھر رینگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ پھر تنویر اور جولیا باہر نکلے ۔ ان کے کچھ ہی دیر بعد عمران گڑھے سے نکلا اور رینگتا ہوا قلعے کی دیوار کے قریب جانے لگا۔ کچھ قریب جانے کے بعد وہ رک گیا۔ اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ہاتھ میں موجود ایک سیاہ رنگ کی گیند اڑتی ہوئی سیدھی قلعے کی دیوار سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دھماکہ ہوتے ہی عمران کی دونوں طرف سے میزائل گنیں فائر ہوئیں اور چیک پوسٹیں خوفناک دھماکوں سے فضا میں بکھرتی چلی گئیں ۔

" دوڑو ۔ اندر آؤ "...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا اس دیوار کی طرف بڑھا جہاں اب ایک کافی بڑا سوراخ نظر آ رہا تھا۔ اس کی دونوں سائیڈوں سے بھی اس کے ساتھی دوڑ رہے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سب اس ٹوٹی ہوئی دیوار تک پہنچتے اچانک سٹک کی آواز انہیں اپنے سروں پر سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ان سب کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی وزنی چٹانیں ان کے جسموں پر آ گری ہوں اور وہ ان چٹانوں کے بے پناہ

وزن کی وجہ سے کچلے گئے ہوں اور اس آخری احساس کے ساتھ ہی
ان کے ذہن تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جس طرح گھپ
اندھیرے میں اچانک روشنی چمکتی ہے اس طرح عمران کے ذہن میں
بھی روشنی چمکی اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی
عمران کا جسم لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے سمٹا لیکن دوسرے لمحے
ایک جھٹکے سے اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے
کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ہال کمرے کے اندر دیوار میں نصب
آہنی کنڈوں کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں
ہاتھ اس کے سر سے اوپر کر کے آہنی کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے
جبکہ اس کے دونوں ٹخنوں کے گرد بھی آہنی کنڈے موجود تھے۔ اس
نے نظریں گھمائیں تو اس کے سارے ساتھی اسی انداز میں دیوار کے
ساتھ جکڑے ہوئے تھے حتیٰ کہ سب سے آخر میں جولیا کو بھی انہوں
نے اسی انداز میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ سب ڈھلکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔
جولیا کو بھی اسی انداز میں جکڑا ہوا دیکھ کر عمران کے ذہن میں
مجرموں کے خلاف غصے کی لہر سی دوڑ گئی کیونکہ یہ اس کے نقطہ نظر
سے غیر اخلاقی حرکت تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ذہنی مشقوں کی وجہ
سے اس کو خودبخود ہوش آ گیا ہے اور اب ہوش میں آنے کے بعد
اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ان پر بے ہوش کر دینے والی خصوصی گیس
روفاسن فائر کی گئی تھی جس کا شکار بے ہوش ہوتے ہوئے یہی

محسوس کرتا ہے کہ انتہائی وزن کے نیچے اس کا جسم کچلا جا رہا ہے۔ یہ
اس گیس کی خصوصیت تھی لیکن عمران اس بات پر حیران ہو رہا تھا
کہ مخالفوں نے ان پر فائر کھولنے کی بجائے گیس فائر کیوں کی تھی اور
پھر انہیں ابھی تک زندہ کیوں رکھا گیا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھوں
کی انگلیوں کو ان کنڈوں پر پھیرا اور چند لمحوں بعد ہی وہ ان کنڈوں
کے مخصوص بٹن چیک کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے سارے
ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے اس لئے اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ
خود کوئی حرکت کرے یا ویسے ہی رہ جائے۔ اس کے لئے اصل مسئلہ
پیروں میں موجود کنڈوں سے رہائی تھی اور وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ
کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ
میں ایک ڈبہ تھا۔

"ارے تمہیں بغیر اینٹی گیس کے خودبخود کیسے ہوش آ گیا"۔ اس
نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی عمران کو ہوش میں دیکھ کر کہا۔

"میری زبان چونکہ زیادہ دیر بے حرکت نہیں رہ سکتی اس لئے
مجبوراً زبان چلانے کے لئے ذہن کو بھی ہوش میں آنا پڑتا ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہو۔ چیف درست کہہ رہا تھا
ورنہ ان حالات میں اور کوئی مذاق کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا"۔
اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبہ کھول کر اس میں
سے ایک سرنج نکالی جو زرد رنگ کے محلول سے بھری ہوئی تھی اور

اس کی سوئی پر کیپ موجود تھی ۔اس نے ڈبے کو فرش پر رکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کے ساتھ موجود صفدر کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ سرنج میں موجود تمام محلول اس نے صفدر کے بازو میں انجیکٹ کر دیا۔ پھر اس نے خالی سرنج کو واپس ڈبے میں رکھا اور ڈبے میں سے دوسری بھری ہوئی سرنج نکال کر وہ صفدر کے ساتھ موجود تنویر کی طرف بڑھ گیا۔اس طرح اس نے باری باری سب کو انجکشن لگا دیئے ۔

" یہ کرائس فورٹ تو واقعی شاندار عمارت ہے "...... عمران نے کہا تو وہ آدمی چونک پڑا۔

" کرائس فورٹ ۔ کیا مطلب "...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم کرائس فورٹ میں نہیں ہیں کیا "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" اوہ نہیں ۔ تم کرائس پوائنٹ پر ہو "...... اس آدمی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ صرف وہی نام جانتا تھا جو اسے بتایا گیا تھا۔

" ہمیں زندہ کیوں رکھا گیا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔چیف کو معلوم ہو گا "...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی سب کو انجکشن لگا کر واپس چلا گیا تو عمران نے اپنی

کلائیوں کے گرد موجود کڑے کھولنے کی کوشش شروع کی ہی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی مشین گنوں سے مسلح چار افراد اندر داخل ہوئے اور دروازے کے قریب ہی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے ۔ عمران کی انگلیاں کلائی پر موجود کڑوں کے بٹنوں پر جم سی گئیں کیونکہ ان چاروں مسلح افراد کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں اور انہوں نے گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اس طرح کیا ہوا تھا کہ جیسے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی معمولی حرکت پر ہی ان پر فائر کھول دیں گے ۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے عمران کے سب ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے ۔

" ہم کہاں ہیں اور زندہ بھی ہیں ۔ حیرت ہے "...... سب نے ہی تقریباً ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر ایک ہی جملہ کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ ہوش میں آتے ہی اس کے اپنے ذہن میں بھی سب سے پہلے یہی سوال ابھرا تھا کہ کیا وہ زندہ ہے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اپنے ساتھیوں سے بات کرتا کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کی فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کا ثبوت دے رہی تھیں وہ بڑے اکڑے ہوئے انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر اندر آ کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم میں سے عمران کون ہے "...... اس ادھیڑ عمر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران اس کی آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ وہ کرائس فورٹ کا پولارڈ ہے کیونکہ جب عمران نے ریڈ چیف کی آواز اور لہجے میں فون کیا تھا تو پولارڈ نے ہی اٹنڈ کیا تھا۔

" تمہارا نام پولارڈ ہے "...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا تو پولارڈ بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

" تم کیسے جانتے ہو مجھے ۔ کیا تم عمران ہو "...... پولارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارے ملک میں ایک آئس کریم کا نام تم سے ملتا جلتا ہے اور تم بھی ہمارے لئے آئس کریم ہی ثابت ہوئے ہو کیونکہ ہم نے تمہارے اس قلعے کی دیوار اڑا دی تھی اور دو چیک پوسٹیں بھی تباہ کر دی تھیں لیکن تم نے ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے ہمیں زنجیروں میں صرف جکڑ دیا ہے۔ اس طرح ہم ابھی تک زندہ سلامت موجود ہیں اور پھر تم نے باقاعدہ انجکشن لگوا کر ہمیں ہوش بھی دلایا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم آئس کریم کی طرح انتہائی نرم اور مزاج کے لحاظ سے ذائقہ دار بھی ہو کہ بڑے اطمینان سے پوچھ رہے ہو کہ ہم میں سے عمران کون ہے "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" تمہیں واقعی اس بات پر حیران ہونا چاہئے ۔ میں تمہیں بتا دیتا

ہوں کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے ۔ تم جب ساحل پر پہنچے تو تمہیں چیک کر لیا گیا لیکن میں نے اس چیکنگ مشین کو ریز مشین سے لنک کر دیا جس کی وجہ سے تمہیں غوطہ خوری کے لباس اتارنے اور آگے بڑھنے کا موقع مل گیا۔ پھر تم نے اچانک تیز کارروائی کر ڈالی اور ایسی کارروائی جو ہمارے تصور میں بھی نہ تھی اور اسی لمحے میں نے فیصلہ کر لیا کہ تمہیں ہلاک نہ کیا جائے بلکہ تمہیں بے ہوش کر دیا جائے کیونکہ میں تم لوگوں سے بات چیت کرنا چاہتا تھا۔ تم میری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار، تیز اور مستعد ثابت ہوئے ہو اس لئے میں نے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا اور سب سے پہلے دیوار کو دوبارہ برابر کرا دیا۔ چیک پوسٹیں دوبارہ سیٹ کی گئیں اور پھر تمہیں ہوش میں لایا گیا لیکن یہ بات سن لو کہ تم نے بہرحال مرنا ہے لیکن اگر تم آسان موت مرنا چاہتے ہو تو پھر میرے چند سوالوں کا جواب درست دے دو "...... پولارڈ نے کہا۔

" تم چند کہہ رہے ہو ۔ تم بے شک سینکڑوں کی تعداد میں سوال پوچھ لو ۔ مجھے انٹرویو دینے کا بے حد شوق ہے ۔ میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی مجھے اہمیت دے ۔ مجھ سے انٹرویو کرے ۔ مجھ سے سوال کرے اور میں ان سوالوں کے جواب دوں لیکن اب کیا کروں ۔ کوئی مجھے لفٹ ہی نہیں کراتا۔ میں نے بہت سے ساتھیوں کی منتیں کیں۔ بڑے بڑے انٹرویو لینے والوں کی دعوتیں کیں لیکن وہ الٹا مجھ پر ہنستے ہوئے واپس چلے گئے ۔ آج بڑے عرصے بعد تم نے سوال پوچھنے کا کہا

ہے۔ اللہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔ پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

" حیرت ہے۔ تمہاری شہرت تو پوری دنیا میں ہے لیکن تم تو انتہائی احمق آدمی ہو"...... پولارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" انتہائی کے بعد بھی اگر کوئی لفظ ہو تو وہ بھی شامل کر لو۔ میں اس لفظ سے بھی بڑا احمق ہوں کہ خواہ مخواہ دوڑتا ہوا پاکیشیا سے یہاں آگیا۔ اگر پاکیشیائی سائنس دان کو ریڈ سرکل نے اغوا کر ہی لیا تھا تو کیا ہوا۔ سائنس دان اب گائے تو نہیں ہوتی کہ اس کا دودھ نکال کر بازار میں فروخت کر دیا جائے گا۔ اس سے کوئی ایجاد ہی کرائی جائے گی اور یہ ایجاد بنی بنائی بھی تو حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس طرح بنانے کا خرچ بھی ختم"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو پولارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم واقعی دلچسپ آدمی ہو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ اگر تم سائنس دان کو یہاں سے نکال کر لے جاتے تو پاکیشیا تک اسے بحفاظت پہنچانے کا تم نے کیا پلان بنا رکھا تھا"...... پولارڈ نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس سوال کا جواب لینے کے لئے تم نے ہمیں زندہ رکھا ہے۔ حیرت ہے۔ بعض اوقات قدرت بھی کیسے کیسے کام دکھاتی ہے۔ اگر تم اپنے ریڈ چیف سے یہ سوال کرتے تو وہ بھی تمہیں اس کا جواب دے دیتا۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں۔ ہم ڈاکٹر قاضی کو یہیں چھوڑ کر چلے جاتے"...... عمران نے کہا۔

" کیوں۔ کیا مطلب"...... پولارڈ عمران کے آخری فقرے پر چونک پڑا تھا۔

" ہم نے اس سائنس دان کو ایک انجکشن لگانا تھا جس کے بعد اس کا ذہن سلیٹ کی طرح صاف ہو جاتا اور اس سے معلومات حاصل نہ کی جا سکتیں۔ پھر جب اسے بے کار سمجھ کر پھینک دیا جاتا تو اسے ٹھیک کر لیا جاتا اینٹی انجکشن لگا کر"...... عمران نے جواب دیا تو پولارڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" ایسا کون سا انجکشن ہو سکتا ہے جو یادداشت غائب کر دے"...... پولارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یادداشت نہیں سب کچھ۔ بالکل سلیٹ صاف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ انجکشن تمہارے پاس ہے"...... پولارڈ نے پوچھا۔

" ہاں۔ ورنہ ہمیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم کسی فلم میں ایکٹنگ تو نہیں کر رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے یہ انجکشن حالانکہ تمہاری مکمل تلاشی لی گئی ہے"۔ پولارڈ نے کہا۔

" تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تمہاری فراخ پیشانی اور آنکھوں میں چمک بتا رہی ہے کہ تمہاری ذہانت کا گراف بہت اونچا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے تلاش کر سکتے ہو۔ ویسے دو اشارے تمہیں دیئے جا سکتے

ہیں ۔ایک اشارہ ہے اندرونی جیب کے اندر جیب ۔بولو کیسا اشارہ ہے "...... عمران نے کہا تو پولارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ستاگر "...... اس نے گردن موڑ کر عقب میں کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس "...... ایک آدمی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کے کوٹ کی اندرونی جیب کے اندر ایک اور جیب ہے اس کو چیک کرو۔ اگر وہاں واقعی کوئی انجکشن ہو تو وہ نکال لاؤ"۔ پولارڈ نے کہا۔

"یس باس "...... ستاگر نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی اور پھر تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

"کوئی حرکت میں نہ آئے ۔ میں خود سنبھال لوں گا ورنہ مسلح افراد پیروں کو کھولنے سے پہلے فائر کھول دیں گے "...... عمران نے منہ موڑ کر پاکیشیائی زبان میں اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو "...... پولارڈ نے کہا۔

"میں اپنے ساتھیوں کو بتا رہا تھا کہ پولارڈ خود ہی یہ انجکشن سائنس دان کو لگا دے گا اس لئے ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے "...... عمران نے کہا تو پولارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔ شاید وہ عمران کے اس انداز میں کڑوں میں جکڑے ہونے سے پوری طرح مطمئن تھا جبکہ بات چیت شروع ہو جانے کی وجہ سے ستاگر ایک سائیڈ پر

رک گیا تھا۔

"جلدی کرو ستاگر "...... عمران کی بات ختم ہونے پر پولارڈ نے کہا۔

"یس باس "...... ستاگر نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ عمران کے بالکل سامنے آیا تا کہ اس کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال سکے کہ عمران نے بٹنوں پر دباؤ ڈالا اور کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں کڑے کھل گئے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا ستاگر یکلخت چیختا ہوا فضا میں اڑ کر سیدھا کرسی پر بیٹھے ہوئے پولارڈ کے اوپر ایک دھماکے سے گرا اور ہال کمرہ دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور پلک جھپکنے میں ٹخنوں کے گرد موجود کڑے کھول لئے کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ بٹن کہاں ہوں گے لیکن سیدھا ہونے کی بجائے اس نے الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ ٹھیک اس جگہ پہنچ گیا جہاں ستاگر کے الٹ کر گرنے کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر گری تھی۔ عمران نے واقعی پھرتی اور تیزی دکھائی تھی کہ وہ قلابازی کھا کر وہاں پہنچ ہی گیا تھا جبکہ پولارڈ اور ستاگر دونوں باوجود تیزی اور پھرتی کے ابھی تک پوری طرح کھڑے بھی نہ ہوئے تھے اور دیواروں کے ساتھ کھڑے ہوئے باقی تین مسلح افراد ویسے ہی حیرت سے بت بنے کھڑے رہ گئے تھے ۔ عمران نے یکلخت اٹھتے ہوئے ستاگر کو دوبارہ اٹھتے ہوئے پولارڈ پر دھکیل دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی

سی تیزی سے قریب پڑی ہوئی مشین گن اٹھالی۔ اسے خطرہ تھا کہ
کہیں پولارڈ جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس پر فائر نہ کھول دے
اس لئے اس نے ستاگر کو دوبارہ پولارڈ پر دھکیل دیا تھا اور ٹھیک
اسی لمحے جب عمران نے مشین گن اٹھائی تو شاید مسلح افراد کو بھی
ہوش آگیا اور یہ ہوش یقیناً عمران کے ہاتھ میں مشین گن دیکھ کر آیا
تھا۔ عمران نے مشین گن اٹھاتے ہی غوطہ مارا اور ایک آدمی کی گن
سے نکلنے والی گولیاں اس کے قریب سے نکلتی چلی گئیں لیکن اس آدمی
کو اتنی مہلت ہی نہ مل سکی کہ وہ گن کو گھما لیتا اور دوسرے لمحے
عمران کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں نے ستاگر سمیت ان تینوں
کو زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا جبکہ پولارڈ جو اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا
اس طرح حیرت سے آنکھیں پھاڑے اپنے ساتھیوں کو تڑپتا دیکھ رہا
تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ وہ
حیرت کے اس جھٹکے سے نکلتا عمران کا بازو گھوما اور مشین گن کی نال
ایک لمحے کے لئے اس کے ہاتھ میں نظر آئی۔ دوسرے لمحے مشین گن
کا دستہ پوری قوت سے پولارڈ کے سر پر پڑا اور پولارڈ چیخ مار کر نیچے گرا
ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور
ضرب کے ساتھ ہی پولارڈ کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے
سے سیدھا اور ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا جبکہ اس کے
چاروں مسلح افراد ختم ہو چکے تھے۔
" ارے۔ میں نے تو یہ نہیں کہا تھا کہ تم آئندہ دو سالوں تک

ایسے ہی کھڑے رہو "...... عمران نے اس بار اپنے ساتھیوں کی
طرف مڑتے ہوئے کہا جو ویسے ہی بت بنے ساکت کھڑے تھے۔
شاید یہ ان کے سامنے ہونے والی کارروائی تھی جس نے انہیں پلک
جھپکنے سے بھی باز رکھا تھا اور پھر عمران کی آواز پر وہ سب اس طرح
حرکت میں آگئے جیسے ساکت کھڑے ہوئے روبوٹ بٹن دبتے ہی
حرکت میں آجاتے ہیں۔
" اس پولارڈ کو زنجیروں میں جکڑ دو۔ جلدی کرو "...... عمران نے
کہا اور چند لمحوں بعد عمران کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔
" جولیا تم یہیں رہو۔ اس پولارڈ کا خیال رکھنا۔ ہم ڈاکٹر قاضی کو
چیک کر لیں "...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
" ایک گن یہاں چھوڑ جاؤ "...... جولیا نے کہا۔
" اس پولارڈ کی تلاشی لو اس کی جیب میں لازماً مشین پسٹل موجود
ہو گا۔ اسے اچانک ہونے والی کارروائی کی وجہ سے مشین پسٹل
نکالنے کا ہوش ہی نہیں رہا "...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے
پولارڈ کی طرف بڑھی اور پھر واقعی اس کا ہاتھ جب پولارڈ کے کوٹ کی
جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔
" عمران صاحب۔ آپ اس پولارڈ سے پوچھ گچھ کریں۔ ڈاکٹر
قاضی کو ہم لے آتے ہیں "...... صفدر نے کہا۔
" ارے۔ ارے۔ میرے بغیر کہیں تم بے چارے کسی مصیبت
میں نہ پھنس جاؤ۔ اماں بی کہتی ہیں کہ بڑوں کی انگلی پکڑ کر چلنا

چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر صفدر نے عمران کے ہاتھ سے گن لی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ گنیں بھی چار ہی تھیں اور عمران کے علاوہ ان کی تعداد بھی چار تھی۔

"تم مشین پسٹل سمیت دروازے کی سائیڈ میں رکو میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں یہ ان کا اڈا ہے کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر کڑوں میں جکڑے ہوئے پولارڈ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد پولارڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ مگر ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... پولارڈ نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری تو پوری زندگی انہی بیڑیوں سے نجات حاصل کرنے میں گزر گئی ہے اور جو بیڑی میں اپنے پیروں میں ڈالنا چاہتا ہوں وہ بیڑی مشین پسٹل اٹھائے دروازے کے قریب کھڑی ہے تاکہ پلک جھپکنے میں دروازے سے باہر نکل جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس کی ضرورت نہیں ورنہ گولی مار دوں گی"...... دروازے

کے قریب کھڑی جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کیا بات کر رہا ہے۔

"دیکھا تم نے جو اصل بیڑی ہے وہ کس قدر سخت ہے اس لئے تمہاری بیڑی ہمارا کیا بگاڑ سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"تم واقعی خطرناک لوگ ہو۔ تم نے جو کچھ کیا ایسا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن یہ بتا دوں کہ تم اور تمہارے ساتھی یہاں سے زندہ نہیں جا سکتے جب تک میں نہ چاہوں"...... پولارڈ نے کہا۔

"میرا دل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت گداز ہو گیا ہے اس لئے مجھے تم جیسے بے چارے مجرموں پر رحم آنے لگ جاتا ہے جبکہ میرے یہ ساتھی مجرموں کو سرے سے انسان سمجھتے ہی نہیں اس لئے وہ مجھے یہاں چھوڑ کر خود باہر گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم ۔ تم مجھے چھوڑ دو فوراً میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اب بھی بچا لوں گا ورنہ وہ حقیقتاً مارے جائیں گے"...... پولارڈ نے کہا۔

"جولیا یہاں موجود ہے اور باقی ساتھی ویسے بھی ہمارے راستے کی دیواریں ہیں اور دیواروں کو ہٹ ہی جانا چاہئے اس لئے تم بے فکر رہو البتہ یہ بتا دو کہ ریڈ چیف کا اصل نام کیا ہے اور وہ ہاسٹن میں کہاں پایا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مم ۔ مجھے کچھ نہیں معلوم ۔ میں نہیں جانتا"...... پولارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو تم۔ قبر میں جا کر آرام کرو"...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اس کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"سنو۔ سنو۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ آج تک اس کا نام سامنے نہیں آیا"...... پولارڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ اب آ کر کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اب تک تنویر اور اس کے ساتھیوں نے معاملات کو کنٹرول کر لیا ہو گا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی واپس آ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو پولارڈ نے فون نمبر بتا دیا۔

"اس کے حلیئے اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا"...... پولارڈ نے کہا لیکن عمران اس کے بولتے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"ارے۔ پھر تو تم ریڈ سرکل کے انتہائی کم حیثیت کے آدمی ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ تمہارا عہدہ ریڈ سرکل میں ریڈ چیف کے بعد ہو گا پھر تو تم سے کوئی بات ہی نہیں ہو سکتی۔ جولیا۔ اس کا خاتمہ کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل

سیدھا کیا ہی تھا کہ اچانک ان کے عقب میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران اور جولیا دونوں اچھل کر کھڑے ہوئے اور دوسرے لمحے وہ دروازے کی طرف مڑے۔ چند لمحوں بعد صفدر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"ہم نے سب کا خاتمہ کر دیا ہے عمران صاحب۔ باہر موجود لوگ بھی ختم ہو گئے ہیں اور چیک پوسٹیں بھی ختم کر دی گئی ہیں لیکن ڈاکٹر قاضی کہیں دستیاب نہیں ہوا۔ میں یہی اطلاع دینے آیا تھا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں سے کہاں جا سکتا ہے۔ یہیں ہو گا کسی تہہ خانے میں"...... عمران نے کہا۔

"ہم نے تمام تہہ خانے بھی چیک کئے ہیں۔ یہ بہت بڑی عمارت ہے۔ یہاں تو ایسی مشینری نصب ہے کہ شاید کسی بہت بڑی لیبارٹری میں بھی نہ کی گئی ہو۔ تنویر نے تمام مشینری تباہ کر دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جولیا۔ تم اس کا خیال رکھو میں اس ڈاکٹر قاضی کو تلاش کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ یہ یہاں کا انچارج ہے یہی بتائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے ہمارے ہوش میں آنے سے پہلے ہی اسے یہاں سے نکال دیا ہو اور ہم مزید کیوں یہاں وقت ضائع کرتے رہیں"۔ جولیا

نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تم واقعی درست کہہ رہی ہو"...... عمران نے کہا اور مڑ کر وہ پولارڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

" میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں زندہ رہنے کا۔ بولو کہاں ہے ڈاکٹر قاضی"...... عمران نے اس کے سامنے جا کر رکتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کون ڈاکٹر قاضی"...... پولارڈ نے کہا۔

" پاکیشیائی سائنس دان"...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ تو ہاسٹن پہنچ بھی چکا ہوگا"...... پولارڈ نے کہا تو عمران اس کا لہجہ سنتے ہی چونک پڑا کیونکہ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" کب بھیجا ہے تم نے اسے اور کیسے بھیجا ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

" جب تم نے حملہ کیا اور ہم نے تمہیں بے ہوش کر لیا تو میں نے یہاں موجود ہیلی کاپٹر پر اسے ہاسٹن بھجوا دیا۔ اس کے بعد تمہیں ہوش میں لایا گیا"...... پولارڈ نے کہا۔

" کیا تم نے اسے ریڈ چیف کے پاس بھیجا ہے یا کہیں اور"۔ عمران نے کہا۔

" میں نے ریڈ چیف کو اطلاع دے دی تھی اس کے بعد وہ اسے کہاں بھجواتے ہیں یہ ان کی مرضی ہے"...... پولارڈ نے جواب دیا۔

" صفدر فون پیس لے آؤ"...... عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

" یہ جھوٹ بول رہا ہوگا۔ اسے کیا ضرورت تھی اسے اس طرح باہر نکالنے کی"...... جولیا نے کہا۔

" ابھی معلوم ہو جائے گا اور اگر اس نے جھوٹ بولا ہے تو پھر اس کی موت ایسی عبرتناک ہو گی کہ دنیا عبرت پکڑے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... پولارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ اس نے وہ فون پیس عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

" اب تم کنفرم کراؤ گے کہ تم نے واقعی سائنس دان کو ہاسٹن بھجوایا ہے"...... عمران نے فون پیس ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا لیکن پولارڈ نے کوئی جواب نہ دیا اور ہونٹ بھینچے خاموش ہی رہا۔ عمران نے فون پیس پر اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران نے فون پیس صفدر کی طرف بڑھا دیا اور صفدر نے فون پیس پولارڈ کے کان سے لگا دیا۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" سیکنڈ باس بول رہا ہوں۔ سپر باس سے بات کرائیں"۔

پولارڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سر باس بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ بولنے والا ریڈ چیف ہے لیکن وہ اس بات پر حیران تھا کہ وہ ریڈ چیف کی بجائے سر باس کے الفاظ استعمال کر رہا تھا۔

"سر باس۔ میں نے پاکیشیائی سائنس دان کو کرائس فورٹ کے ہیلی کاپٹر پر ہاسٹن بھجوا دیا تھا کیا وہ پہنچ گیا ہے یا نہیں"۔ پولارڈ نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"سر باس۔ آپ میری بات اچھی طرح غور سے سنیں"۔ پولارڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران نے آگے بڑھ کر صفدر کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا اور دوسرے ہاتھ سے پولارڈ کا منہ بند کر دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو پولارڈ۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ یہ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر باس۔ پاکیشیائی سائنس دان تو یہاں کرائس پوائنٹ پر موجود ہے میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ یہاں مجھ تک پہنچ جائیں تو میں انہیں ڈاج دینے کے لئے آپ کو اس انداز میں کال کروں گا"...... عمران نے پولارڈ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے

ہوئے کہا۔

"بس کل تک اس کی حفاظت کرو۔ کل کافرستانی گروپ پہنچ رہا ہے پھر ہم اس مصیبت سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا حاصل کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ یہ گروپ کہاں آئے گا۔ کیا ہاسٹن میں یا یہاں پائی لینڈ میں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں ہاسٹن میں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"پھر تو پاکیشیائی سائنس دان کو ہاسٹن پہنچانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں پہلے نہیں بتایا گیا کہ تمہیں ریڈ کال دی جائے گی اور تم نے پاکیشیائی سائنس دان کو ٹرانسفر کر دینا ہے زیرو پوائنٹ پر۔ وہاں سے وہ ہاسٹن پہنچ جائے گا"...... دوسری طرف سے یکلخت چونک کر کہا گیا۔

"اوہ۔ یس باس۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کی کیا پوزیشن ہے۔ انہوں نے حملہ تو نہیں کیا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نہیں باس۔ انہیں شاید علم ہی نہیں ہو سکا یہاں کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ پھر بھی ہوشیار اور محتاط رہنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر

کے اپنا ہاتھ پولارڈ کے منہ سے ہٹا لیا۔

" اب بتاؤ پولارڈ۔ کہاں ہے یہ پاکیشیائی سائنس دان "۔ عمران نے پولارڈ کو انتہائی غور سے دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

" وہ اب تمہیں نہیں مل سکتا۔ چاہے تم مجھے ہلاک کر دو۔ وہ تمہیں نہیں مل سکتا"...... پولارڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ فیصلہ کر چکا ہو کہ اب چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ کچھ نہیں بتائے گا۔

" زیرو پوائنٹ کہاں ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم"...... پولارڈ نے کہا۔

" اوکے ۔ اگر تم اس انداز میں ہی مرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اس کی گردن کی طرف بڑھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ اس کے گلے پر جم گیا۔ اس کا انگوٹھا ایک مخصوص انداز میں شہ رگ پر موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی پولارڈ کا جسم یکلخت جھٹکے کھانے لگا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا سانس رک گیا ہو اور وہ انتہائی شدید ترین تکلیف کا شکار ہو رہا ہو۔ عمران نے یکلخت انگوٹھا اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی پولارڈ نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اور اس کا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

" اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ بتا دو۔ ورنہ "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے پولارڈ کے جسم نے یکلخت زور زور سے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے ۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے انگوٹھا اٹھایا لیکن خرخراہٹ کی عجیب سی آواز کے ساتھ ہی یکلخت پولارڈ کا جسم لٹک گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ ناک کے دونوں نتھنوں سے خون کے قطرے باہر نکل آئے تھے اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

" اوہ ۔ یہ آدمی دل کی بیماری میں مبتلا تھا۔ ویری بیڈ"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹ گیا۔

" اب مشن کیسے مکمل ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" کوئی زخمی یا کوئی زندہ ہے"...... عمران نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" نہیں تنویر نے کسی کو زندہ نہیں چھوڑا۔ ویسے ان لوگوں نے باقاعدہ مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کی تھی لیکن اچانک ہماری طرف سے حملے اور ان کے پوری طرح تربیت یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ مار کھا گئے"...... صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے کی دوسری طرف سے راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں دروازے کی طرف مڑ گئے۔

چند لمحوں بعد راہداری کا موڑ مڑ کر کیپٹن شکیل سامنے آ گیا۔

" یہ تو کوئی خوش خبری لے کر آیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ ڈاکٹر قاضی مل گئے ہیں "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے صفدر اور جولیا تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ کہاں تھے وہ "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" قلعے سے ایک طویل سرنگ زمین کے نیچے جاتی چیک کر لی گئی اور سرنگ کے اختتام پر ایک تہہ خانہ نما کمرہ تھا۔ وہاں بیڈ پر انہیں بے ہوش کر کے کلپ کیا گیا تھا۔ اس کمرے سے سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں اور اوپر ایک چھوٹا سا کمرہ ہے اور وسیع احاطہ ہے اور باقاعدہ وہاں ہیلی پیڈ بنا ہوا ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ ہے زیرو پوائنٹ۔ بہرحال ڈاکٹر قاضی صاحب زندہ اور صحیح سلامت ہیں یا نہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ ٹھیک ہیں لیکن اب انہیں یہاں سے کیسے لے جایا جائے گا "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لانچ ابھی تک موجود ہو گی۔ ایگل گروپ کا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر بھی موجود ہو گا۔ ہاسٹن سے آگے چارٹرڈ طیارے پاکیشیا تک مل ہی جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ریڈ سرکل اور ریڈ چیف کا خاتمہ بھی تو ضروری ہے "...... صفدر نے کہا۔ وہ سب دروازے کی طرف بڑھ چلے جا

رہے تھے۔

" ہاں۔ اور خاص طور پر اس کافرستانی گروپ کا جو پاکیشیائی سائنس دان سے معلومات حاصل کرنے آ رہا ہے اور یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ڈاکٹر قاضی کے ساتھ جولیا کو بھیج دیں گے اور ہم ہاسٹن میں آخری شکار کھیل کر واپس چلے جائیں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن ریڈ سرکل کا ہیڈ کوارٹر کیسے تلاش کیا جائے گا "...... صفدر نے کہا۔

" یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کل رات ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر سے زیرو پوائنٹ پر پہنچے گا اور وہ یہاں سے سیدھا ہیڈ کوارٹر ہی جائے گا "۔ عمران نے جواب دیا۔

" فون پر وہ پہلے کنفرم تو کریں گے "...... صفدر نے کہا۔

" کر لیں۔ سیکنڈ باس تو موجود ہی ہے یہاں۔ چلو پاکیشیا میں بے چارے عمران کو اہمیت نہیں دی جاتی یہاں تو وہ سیکنڈ باس بن ہی سکتا ہے "...... عمران نے کہا تو صفدر، جولیا اور کیپٹن شکیل تینوں بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

مکمل ناول

مائینڈ بلاسٹر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مائینڈ بلاسٹر ایک ایسا آلہ جس کے ذریعے وسیع رینج میں موجود انسانوں کو نہ صرف طویل عرصے کے لئے بے ہوش کیا جاسکتا تھا بلکہ ان کے ذہن ہمیشہ کے لئے ناکارہ کئے جاسکتے تھے۔ انتہائی حیرت انگیز ایجاد ——؟

مائینڈ بلاسٹر ایک آلہ جو پاکیشیائی سائنسدان کی ایجاد تھا مگر اسے کافرستان لے اڑا۔

وہ لمحہ جب پاکیشیا کے ڈیڑھ سو فوجی کمانڈوز اس سائنسی تجربہ کی بھینٹ چڑھ گئے۔ کیسے اور کیوں ——؟

مائینڈ بلاسٹر جسے حاصل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی خوفناک جدوجہد کرنا پڑی۔

رائے پرشاد کافرستان کی نئی ایجنسی ایس ایس کا چیف۔ جس سے عمران کی انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ہوئی۔ ایسی فائٹ کہ عمران جیسا فائٹر بھی موت کے دہانے پر پہنچ گیا ——؟

مائینڈ بلاسٹر جس کی وجہ سے عمران اس قدر سنگدل اور بے رحم ہوگیا کہ اس نے ہزاروں افراد کو انتہائی بے رحمی سے ہلاک کردیا۔ کیسے اور کیوں ——؟

سسپنس ایکشن اور خوفناک جسمانی فائٹس پر مبنی انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں یکسر منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ ایڈونچر

سپیشل نمبر

ویلاگو

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

شوشو پجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جادو اور سحر کا ماہر تھا۔

شوشو پجاری جو روحوں کا عامل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سرداور کی روح پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشو پجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ——؟

قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں، جادوگروں اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا ——؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ۔ جس کے تحت خوفناک آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا۔ ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔

وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شوشو پجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہوگیا۔ کیسے ——؟

انتہائی حیرت انگیز انتہائی دلچسپ انتہائی خوفناک
اور
دل ہلا دینے والے واقعات سے بھرپور

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک نیا اور اچھوتا ناول

مکمل ناول

آپریشن ہائی رسک

مصنف ظہیر احمد

تھنڈر فلیش کافرستان کے سائنسدان کی نئی ایجاد۔

تھنڈر فلیش جس کی مدد سے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا منصوبہ بنالیا گیا۔

تھنڈر فلیش جس سے پاکیشیا کو تباہ کرنے کی ایکریمیا نے بھی منظوری دے دی۔

ریڈ سٹار دہشت گردوں کی ایک خوفناک تنظیم جس نے پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہر طرف تباہی و بربادی پھیلا دی۔

ریڈ سٹار جس کے چھ ممبر تھے۔ ایک سے بڑھ کر ایک ظالم، سفاک اور بے رحم درندے جو انسانوں کو مکھیوں مچھروں کی طرح ہلاک کر دیتے تھے۔

کرنل وجے ملہوترا کافرستان کی سیکرٹ سروس کا نیا سربراہ جو عمران کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔

کرنل وجے ملہوترا جس نے اپنے صدر کا بھی حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟

عمران جو پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام کو بچانے کے لئے دیوانہ وار ایک فائٹر طیارہ لے کر کافرستان پہنچ گیا۔

وہ لمحہ جب درجنوں جنگی طیارے عمران کے طیارے پر میزائلوں سے حملے کر رہے تھے۔

ایک نیا، انوکھا اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور شاہکار ناول

اشرف بک ڈپو پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں نان سٹاپ ایکشن ناول

مکمل ناول

کرسٹل بلٹ

مصنف ظہیر احمد

کرسٹل بلٹ — ایک ایسی گولی جس کو لگتی اس کا جسم ایک دھماکے سے پھٹ جاتا تھا۔

کرسٹل بلٹ — جس کا شکار ہونے والا سب سے پہلا انسان عمران تھا۔

کرسٹل بلٹ — جس کے لگتے ہی عمران کا جسم ایک دھماکے سے پھٹ گیا۔

عمران — جس کو ہلاک ہوتے صفدر اور جولیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

عمران — جس کی موت کی تصدیق خود ایکسٹو نے بھی کر دی۔ کیا واقعی عمران کرسٹل بلٹ کا شکار ہو گیا تھا ——؟

سنگ ہی — آپ کا جانا پہچانا خوفناک مجرم۔ جو تھریسیا کے ساتھ پاکیشیا میں موجود تھا۔

کرنل بلیک — زیرولینڈ کا سائنسدان جس نے اپنی ذہانت سے پاکیشیا کی میزائل لیبارٹری پر آسانی سے قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی ——؟

لیڈی کیٹس — چار خوبصورت لڑکیاں جو عمران کی موت کے بعد سیکرٹ سروس کی موت بن کر آئی تھیں۔

لیڈی کیٹس — جنہوں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کو زندہ جلا دیا۔ کیا واقعی؟

* لمحہ لمحہ رنگ بدلتی ہوئی تیز رفتار ایکشن اور انتہائی سسپنس میں ڈوبی ہوئی
* حیرت انگیز کہانی۔ جس کی ایک ایک سطر آپ کو اپنے اندر سمو لے گی۔

اشرف بک ڈپو پاک گیٹ ملتان